



ماہنامہ

# اعلیٰ حضرت

برگاشیف

May  
2015



رجب المرجب  
۱۴۳۶ھ

مُدریر اعلیٰ

(مولانا) محمد سبحان رضا خاں ”سبحانی میاں“



عرس خواجہ غریب نواز کے موقع پر قوم کے نام حضور صاحب سجادہ کا ایک اہم

## پیغام

حامد اومصلیٰ وسلم!

سرزمین ہندوستان، صوفیائے کرام کی تعلیم رشد و ہدایت کی ابدی نعمتوں، خانقاہی نظام کی جلوہ سامانیوں، اولیائے عظام کے روحانی جلووں اور علمائے اہلسنت کی مخلصانہ دعوت و تبلیغ کے روشن و منور نقوش سے ہمیشہ درخشاں و تاباں رہی ہے۔ اس سرزمین ہند پر اسلامی افکار و نظریات کے لہلہاتے گلشن سدا بہار میں جہاں سلطان الہند حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ کے خلفاء اور دیگر خواجگان چشت کی مخلصانہ دعوت و تبلیغ کے خوش نما گلہائے رنگارنگ نظر آتے ہیں تو وہیں اس میں سرکاران بلگرام وکالپی، مشائخ مارہرہ و مسولی اور علمائے بریلی جیسے قادری بزرگوں کی انتھک کوششوں کے دلکش میل بوٹے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ اس لالہ زار کو معطر بنانے میں جہاں مشائخ نقش بند نے شب و روز جدوجہد کی ہے وہیں اس کی حتابندی کرنے میں سہروردی بزرگوں نے بھی بے پناہ قربانیاں پیش کی ہیں۔ سرکار خواجہ غریب نواز کے گلستان ہند کی رعنائیوں کی حفاظت و پاسبانی میں جہاں خانوادہ محدث دہلوی، علمائے فرنگی مہلی اور افاضل خیر آبادی نے بے انتہا قربانیاں پیش کی ہیں تو وہیں اس سلسلہ میں میرے جد کریم سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت، ان کے خلفاء و شہزادگان اور دیگر مشائخ خانوادہ رضویہ کی بے مثال قربانیوں کو بھی ہرگز ہرگز فراموش نہیں کیا جاسکتا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہندوستان میں اسلام خواجہ غریب نواز جیسے اولیائے کرام اور صوفیائے عظام نے پھیلایا ہے تو اس کی حقیقی حفاظت و پاسبانی کا فریضہ ماضی قریب میں سرکار اعلیٰ حضرت اور ان سے وابستہ علمائے کرام نے انجام دیا ہے۔ بلاشبہ اسلامیان ہند ان عمق پرستی شخصیات اسلام کے ساتھ سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احسانات سے کبھی بھی عہدہ برآں نہیں ہو سکتے۔ کیوں کہ حضرت خواجہ غریب نواز نے ہندوستان جیسی سرزمین کفر و شرک کو اسلام کی لازوال نعمتوں سے سرفراز کرنے کے لئے بے حساب خدمات انجام دی ہیں جنہیں رہتی دنیا تک کبھی بھی بھلایا نہیں جاسکتا۔ اس لئے عرس خواجہ غریب نواز کے موقع پر ہم تمام اہل سنت کو سلطان الہند کی بارگاہ میں اپنی عقیدتوں کا خراج پیش کرنے کے لئے ان کی یاد میں مجلسیں، ایصال ثواب کی محفلیں اور جلے منعقد کر کے اپنی نئی نسل کو ان کی خدمات سے روشناس کرانا چاہئے۔

فقیر قادری محمد سبحان رضا خاں ”سبحانی“ غفرلہ القوی

خادم آستانہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف



بیادگار: امام اہلسنت، مجدد دین و ملت سیدنا سرکار علی حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز

# ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

بغیض رحمانی

پیشوا الاسلام حضرت علامہ شاہ  
محمد حامد رضا قادری  
علیہ الرحمہ

ہادی رسالہ

مفسر اعظم حضرت علامہ  
محمد امیر انجم رضا قادری  
"جیلانی میاں" علیہ الرحمہ

May  
2015

رجب المرجب ۱۴۳۶ھ  
مئی ۲۰۱۵ء

جلد نمبر ۵۵ شمارہ 5

مدیر اعلیٰ

نیرہ اعلیٰ حضرت، شہزادہ رحمان ملت، حضرت مولانا الحاج الشاہ  
محمد سبحان رضا قادری "سبحانی میاں" مدظلہ العالی  
سجادہ نشین خانقاہ رضویہ بریلی شریف

نائب مدیر اعلیٰ

نیرہ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا الحاج  
محمد احسن رضا قادری مدظلہ العالی  
صاحب سجادہ خانقاہ رضویہ بریلی شریف

حضرت مولانا محمد مسعود خوشتر صاحب دارینس  
حضرت مولانا ضیف صاحب رضوی بکین انگلینڈ  
مالی جناب ولید گل نواز رضوی صاحب انگلینڈ  
مالی جناب ڈاکٹر سید محمود حسین صاحب چنی

حضرت علامہ مفتی عبد الواحد صاحب ہالینڈ  
حضرت مولانا ازہر القادری صاحب لندن  
حضرت مولانا علی احمد صاحب سیوانی  
حضرت مولانا مفتی احمد صاحب رضوی انگلینڈ  
حضرت مولانا عبد البہار صاحب رحمانی پاکستان

مجلس مشاورت

مجلس ادارت

مدیر: حضرت علامہ قادری عبدالرشید خان قادری بریلی  
مدیر اعلیٰ: حضرت مفتی محمد سلیم بریلی  
مدیر معاون: حضرت مولانا ڈاکٹر محمد اعجاز محمد علی کلہاری  
محرر: حضرت مفتی محمد انور علی رضوی بہرائچی  
ترجمین کار: جناب ماسٹر محمد زید رضا خان بریلی  
کمپوزنگ: مرزا وحید بیک رضوی

زور سالانہ نمبر شپ

فی شمارہ: 20/-

زور سالانہ: 200/-

چیرون ملک: 20\$ امریکی ڈالر

کسی بھی قسم کی قانونی چارہ جوئی بریلی

کورٹ میں قابل سماعت ہوگی (ادارہ)

پرنٹر، جلیشر، پروڈیوسر  
اور ایڈیٹر "مولانا سبحان  
رضا خاں" نے رضا  
برقی پریس بریلی سے  
چھپوا کر دفتر ماہنامہ اعلیٰ  
حضرت سوداگران بریلی  
شریف سے شائع کیا۔

کلام الامام - امام الکلام

قافلے نے سوئے طیبہ کمر آرائی کی  
مشکل آسان الہی مری تنہائی کی  
لاج رکھ لی طمع غلو کے سودائی کی  
اے میں قرباں مرے آقا بڑی آقائی کی  
فرش تا عرش سب آئینہ ضمائر حاضر  
بس قسم کھائیے امی تری دانائی کی  
شش جہت مست مقابل شب و روز ایک ہی حال  
دھوم و انجم میں ہے آپ کی بینائی کی  
پانسو سال کی راہ ایسی ہے جیسے دو گام  
آس ہم کو بھی لگی ہے تری شنوائی کی  
چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج  
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی  
تنگ ٹھہری ہے صدا جس کے لئے وسعت عرش  
بس جگہ دل میں ہے اس جلوہ ہر جانی کی

ترسیل زور رسالہ کاپی

ماہنامہ اعلیٰ حضرت

۸۴ سوداگران بریلی شریف

Monthly Alahazrat  
84, Saudagran, Bareilly Sharif  
Pin-243003

Contact No.  
(+91)-0581-2575683,  
2555624 (Fax) 2574627  
(Mob) (+91)-9359103539

E-mail: mahanaalalahazrat@gmail.com  
E-mail: subhanimien@yahoo.co.in

ماہنامہ اعلیٰ حضرت انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لئے  
visit us: www.ala-hazrat.org

چیک یا ڈرافٹ نام

MAHANA ALA HAZRAT  
A/c No.  
0043002100043696  
Punjab National Bank Civil  
Lines Bareilly

نوٹ: تمام مضمولات کی صحت و درستی پر مجلس ادارت کی گہری نظر و تفتیش  
ہے مگر بھی اگر کوئی شرعی غلطی راہ پا جائے تو آگاہ فرما کر ایسے کے سختی  
نہیں۔ انتظامہ قضائی کی ترقی و ترقی کے لئے شجہ کردی جائیگی۔



## فہرست

۱	کلام الامام انام الکلام	حسان الہند امام احمد رضا فاضل بریلوی	۱
۲	ترقی یا مفاد پرستی (اداریہ)	قاری عبدالرحمن خان قادری	۵
۳	باب التفسیر	مولانا ابراہیم رحمانی مدھوبنی	۸
۴	باب الحدیث	حضرت مولانا الحاج سبحان رضا خاں سبحانی میاں	۹
۵	فتاویٰ منظر اسلام	حضرت مولانا الحاج محمد احسن رضا قادری	۱۰
۶	واسن پہ کوئی چیٹ نہ خنجر پہ کوئی داغ	مفتی محمد سلیم بریلوی	۱۱
۷	امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن تارخ کے آئینے میں	مولانا محمد غفران رضا، ماریش	۱۵
۸	امام اعظم اور عمل بالقیاس	مولانا طارق انور رضوی، کیرالا	۱۷
۹	اصدق الصادقین حضرت ابو بکر صدیق	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۲۷
۱۰	سماج کی سمات برائیاں	ڈاکٹر جاوید احمد خاں	۳۱
۱۱	منظوم تہنیت بموقع رسم سجادگی	مولانا پھول محمد نعمت قادری	۳۴
۱۲	نبی کریم کا علم غیب قرآن پاک اور احادیث کریمہ کی روشنی میں	مولانا غیاث الدین نظامی	۳۵
۱۳	جلسہ تعزیت	مولانا تحسین رضا قادری	۴۴
۱۴	اہل قبلہ کا علمی تجزیہ	مولانا رفیق احمد کولاری، کیرالا	۴۵
۱۵	جامع الشواہد پر علی میاں ندوی کا اعتراض اور اس کا جواب	میشم عباس قادری رضوی، پاکستان	۵۲
۱۶	تضمین برکلام اعلیٰ حضرت	انور تلہری	۵۷
۱۷	تجلیات نعت و منقبت (ادارہ) نعت و تراجم سجادگی	مولانا پھول محمد نعمت، حضرت قاری امانت رسول	۵۸
۱۸	نوفتب سجادہ حضرت احسن میاں کا دورہ نیپال و بہار	محمد فرقان فیضی	۵۹
۱۹	مراسلات (ادارہ) عرس نظامی پاکستان میں عرس رضوی	مولانا طارق نظامی، مولانا دلدار علی، میلی، مولانا اختر، کوٹہ	۶۰
۲۰	ہماری ڈاک (ادارہ)	مولانا عبدالحجید درہنگا دریا، احمد نقشبندی	۶۲

ہر ماہ انٹرنیٹ پر ماہنامہ اعلیٰ حضرت پڑھنے کے لیے کلک کریں ہماری اس ویب سائٹ پر۔

## ترقی یا مفاد پرستی

از:- مولانا عبدالرحمن خاں قادری، مدیر ماہنامہ طہذا

سے ہندوستان کا نقشہ ہی بدل دیں گے۔ ترقی کے سانچے میں ملک کو ڈھالیں گے۔ اپنے اور بیگانے کا فرق مٹا کر سبھی کو روزگار اور فلاح کے مواقع فراہم کرائیں گے۔ ہندوستانیوں نے بھروسہ کیا اور دل کھول کر حمایت کی۔ خوب ووٹ دیئے اور دلوائے۔ اکثر مسلم ووٹ غیر معمولی تقسیم کا شکار ہونے کی وجہ سے بے اثر ہو کر رہ گئے۔ خاصے مسلمان بی جے پی کی حمایت بے جا کی اندھی کوٹھری میں خود کو بھی بھول گئے۔ اور راستہ بھی بھول گئے۔ واضح اکثریت کے ساتھ مودی، جی میدان جیت گئے اور ایسے جیتے کہ گزشتہ دو دہائیوں میں اس جیت کی مثال نہیں ملتی۔ ہندوستان میں مخلوط حکومتوں کا راج چلتا تھا۔ مگر مودی کی قیادت و سربراہی کے سائے میں بی جے پی نے کامیابی کی ایک نئی اور حیرت انگیز تاریخ رقم کر دی۔ ہندوستانی کڑ پٹھتی ہندوؤں نے یہ سمجھا کہ فتح و ظفر کا تاج ہمارے ہی سر آ گیا ہے۔ اب ہمارے سامنے کسی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ہم جو چاہیں کریں۔ کوئی کہنے سننے والا نہیں۔ ”نسیاں بھئے کو تو ال، پھر ڈر کا ہے کا“

وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے۔ سیدھے سادھے، سادہ لوح عوام اچھے ماحول، اچھی زندگی، اچھے مواقع اور اچھی اچھی اسکیموں کا انتظار کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔ مگر انتظار بسیار کے لمحات طویل سے طویل تر ہوتے جا رہے ہیں۔ بجائے آسانیوں کے دشواریاں دامن گیر ہوتی جا رہی ہیں۔ مونھ پر مایوسیوں کے زور دار

ترقی اور روزگار کا وعدہ کرنے والے ”نریندر مودی“ اپنے ناپاک و عیار مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ نادان عوام نے ان پر اعتماد کیا۔ بھولی بھالی جتنا ان کے دامن ترویج میں پھنس گئی۔ پارلیمانی عام انتخاب کے دوران ان کی جذباتی تقریروں پر ہندوستانی باشندگان نے بھروسہ کیا۔ ”سب کا ساتھ، سب کا دھما“ نعرہ لگانے والے مودی پر جاہلوں نے آنکھیں بند کر کے یقین کیا۔ انہیں ایسا لگا کہ ۱۲۵ کروڑ ہندوستانی عوام کے دن بدلنے والے ہیں۔ گجرات کے سفاک مودی نے اپنا حلیہ، اپنا لباس، اپنا لہجہ، اپنے عزائم اور اپنا رویہ بدل دیا ہے۔ یہ وہ مودی نہیں جس نے گجرات کے مسلمانوں کی اینٹ سے اینٹ بجوائی۔ کمن اور بے قصور بچوں کا قتل عام کرایا۔ بے سہارا عورتوں اور بے بس مردوں کو زندہ نذر آتش کیا۔ اچھائی بے دردی اور سفاکانہ انداز میں تڑپا تڑپا کر موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ املاک لوٹی گئیں۔ کارخانے جلائے گئے۔ دوکانیں تباہ کی گئیں۔ کاروبار نشٹ کئے گئے۔ عزتیں پامال کی گئیں۔ یہ وہ نہیں بلکہ یہ ترقی و فلاح کے داعی ہیں، اہل ہند کے سچے بھی خواہ، اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے ہمدرد۔ اور روزگار و تعلیم کے دل سے خواہاں ہیں۔ یہ دس سال کی عمر سے آر۔ ایس۔ ایس۔ کے خدمت گزار اور سچے وفادار رہے لیکن اب یہ بدل گئے ہیں۔ ہندوستانی عوام کی بھرپور خدمت کریں گے اور اپنی انتھک کوششوں



درازی میں مصروف ہیں۔ مگر ہمارے وزیراعظم ہیں کہ کچھ بولنے اور سننے کو تیار ہی نہیں۔ ان کی طرف سے نہ کوئی صفائی اور نہ کوئی تبصرہ۔ مسند اقتدار پر عیش و عشرت کے عالم میں بدست ”مودی“ اپنا وعدہ ترقی اور اپنی انتخابی تقریریں بھول گئے، نہ حکومت میں چور اور اہل ہند کے مفادات سے دور غیر ملکی پُر مفاد اور پُر تکلف دوروں میں اتنا مصروف کہ انہیں ترقی و فلاح کے بارے میں سوچنے کا وقت کہاں؟ حالات خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں۔ ظلم بڑھ رہا ہے۔ مسجدیں محفوظ نہیں۔ مسلمان دہشت زدہ ہے۔ کلیساؤں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ایسے پر صعوبت ماحول میں مودی جی آخر کیوں چپی سادھے ہوئے ہیں؟ آرائیں ایس کے گندہ ذہن افراد ریشہ دوانیوں میں لگاتار مصروف ہیں۔ مگر مودی جی خاموش۔ اور خاموش بھی کیوں نہ ہوں یہ سب ”ایک ہی تھالی کے چٹے بچے ہیں۔“

آخر کیا بات ہو گئی کہ ایک لمبا عرصہ گزرنے کے بعد گزشتہ دنوں مودی جی نے سکوت کا قفل توڑا اور اپنی خاموش زبان کھولی اور کہا: ”میری حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ملک کے تمام مذاہب کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہو اور بغیر کسی دباؤ کے ملک کے ہر ایک شہری کو کوئی بھی مذہب اختیار کرنے کی پوری آزادی دی جائے۔ کسی بھی مذہب کے کسی بھی گروہ کو مذہب کی بنیاد پر تشدد کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور جو ایسا کرنے کی کوشش کریں گے۔ انہیں سخت کارروائی کا سامنا کرنا ہوگا میری حکومت کسی بھی طرح کا تشدد برپا کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔“

(اردو روزنامہ انقلاب ۲۴ فروری ۲۰۱۵ء)

مودی جی نے بات اچھی کہی۔ ان کی باتیں کبھی اچھی ہوتی ہیں۔ ماضی

طمانچے پڑ رہے ہیں۔ آئے دن مشکلات میں اضافہ، طرح طرح کے ناپاک منصوبے اور دل آزار باتیں۔ کوئی مسلمانوں کے مذہب سے کھلواڑ کر رہا ہے۔ کوئی ہر ہندوستانی کو ہندو بتا رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ۸۰۰ سالوں کے بعد اس ملک پر ہندو حکومت کو اقتدار ملا ہے۔ اب ہندوستان ”ہندو راشٹر“ بنے گا۔ کسی نے ”دھرم پر یوتن“ کو لازمی قرار دیا تو کسی نے ”گھر واپسی“ کا راگ الاپا۔ کسی نے ”لو جہاد“ کی مجھول و مہمل اصطلاح رائج کی تو کسی نے مسجدوں کو مندر بنانے کا اعلان کیا۔ کسی نے دستور ہند بدلنے کی بات کہی تو کسی طرف سے نصاب تعلیم کی کتابوں میں ہیرا پھیری اور تاریخ مسخ کرنے کا عمل شروع ہو گیا۔ کہیں ”وندے ماترم“ پر اصرار تو کہیں ”سرسوتی وندنا“ کو لازمی قرار دینے کی بات، کہیں کلیساؤں پر حملے تو کہیں مسجدوں پر نشانے، کہیں بوڑھی راہباؤں کی عصمت دری تو کہیں مدارس اسلامیہ کی نفع بخش تعلیم پر حملے۔ بی جے پی کی حکومت کیا آئی۔ مودی جی وزیراعظم کیا بنے کہ ہر طرف سے آفتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے، تکالیف و مشکلات کے تباہ کن میزائل برسنے لگے، مایوسیوں کی کالی کالی گھٹائیں چھانے لگیں۔ بچارے، غریب مسلمانوں کا جینا دو بھر ہو گیا۔ بی جے پی کے لیڈران نہ مسلمانوں کو کوئی سہولت دینے کو تیار ہیں اور نہ ان کی مسجدوں کو ”عبادت گاہ“ ماننے کو تیار۔ ابھی ماضی قریب میں ”سبرامنیم“ نے مسجدوں کے خلاف کتنی شدید بکواس اور کتنی دلسوز دریدہ و فنی کی ہے۔ کسی باہوش پر مخفی نہیں۔ مسلمانوں پر متعصب اور کٹر پٹھانی ہندوؤں کی طرف سے کیسی کیسی یلغار ہو رہی ہے۔ ان پر عرصہ حیات تنگ سے تنگ تر کیا جا رہا ہے۔ بی جے پی کے لیڈران سخت دریدہ و فنی اور بے ہودہ زبان



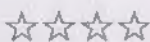
برسائے۔ تب کہیں جا کر ان کی خاموشی کا طلسم ٹوٹا اور انہوں نے کہا کہ ”میری حکومت تشدد کی اجازت نہیں دے گی اور مذہبی آزادی کی کھلی فضا میں سکون زندگی گزارنے کا حق دے گی۔“

سوال یہ بھی ہے کہ اب سے پہلے بہت مظالم ڈھائے گئے۔ مسلمانوں کو بار بار رڑپا رڑپا کر مارا گیا۔ مسجدیں جلائی گئیں۔ مدارس اور خانقاہیں مسمار کی گئیں۔ مسجدوں کو مندروں میں تبدیل کیا گیا، ہزاروں مسلمان مارے گئے۔ امریکہ خاموش رہا۔ اب کیوں نصیحت کر رہا ہے؟ کیوں چیخ رہا ہے؟ کیوں امریکہ کی صحافت حرکت میں آئی؟

اہل شعور و ادراک پر مخفی نہیں کہ یہ مسلمانوں کی حمایت میں نہیں بلکہ عیسائیوں کی ہمدردی میں ہو رہا ہے۔ ہندو کلیسا جلائیں گے تب آپ میں حرکت آئے گی، مسلمان مارا جائے تو کوئی بات نہیں۔ خدا کرے کہ یہ حمایت باقی رہے اور دشمن دشمن کی سرکوبی کرتا رہے۔ مودی جی کی زبان کھلی رہے اور جن وعدوں کی بنیاد پر وہ اقتدار میں آئے ان پر عمل ہو۔ اگر عمل نہیں ہوا اور دہشت گرد ہندویوں ہی بے لگام آزاد پھرتے رہے۔ مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی اور دریدہ ذہنی بند نہیں ہوئی۔ حسب وعدہ نئے پروگراموں کے ساتھ ہندوستانی گلشن نہیں سینچا گیا۔ تو ترقی کے نام پر مفاد پرستی کا چراغ جلانے والے یاد رکھیں کہ پانچ سال گزرتے دیر نہیں لگتی۔ چوتھائی مدت گزر چکی ہے۔ اگر یہی حال رہا تو آئندہ الیکشن میں وہی ہوگا جو ماضی قریب میں دہلی کے اسمبلی الیکشن میں ہوا۔ ع

سنجھل کر پاؤں رکھنا میکے میں شیخ جی صاحب

یہاں پکڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں



کے بیانات گواہ ہیں۔ گزشتہ سال ۱۵ اگست کی تقریر میں بھی باہمی بھائی چارگی کا حسین خواب دکھایا گیا۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ عمل نہیں ہوتا۔ خالی کھوکھلے دعوے ہوتے ہیں۔ قابل غور بات یہ ہے کہ لمبی خاموشی اور بھاری خسارے کے بعد مودی جی نے اپنی زبان کیوں کھولی؟ پہلے سے کیوں خاموش تھے؟ اس پر اصرار خاموشی کے پردے سے کیا کیا تخیلات جنم لیتے ہیں بتانے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ اتنے ہی بھی خواہ، ہندوستان پرست اور پختہ عزم کے مالک ہیں تو آپ کے لیڈران بے لگام اور آپے سے باہر کیوں ہیں؟ آپ کے ساکت اور جامد چہرے سے آپ کے صحیح خدو خال ظاہر نمایاں ہیں۔ ع

ہم کو تو ہر حجاب میں آتے ہو تم نظر دھوکہ وہ کھائے جو تمہیں پہچانتا نہ ہو

کاش! یہ بیان پہلے آگیا ہوتا اور اس کی روشنی میں ہندوستانی سیاست کا سفر باہمی رواداری و یکجہتی کی راہوں پر جاری رہا ہوتا تو صدر امریکہ کو شائستہ انداز میں آپ کو نصیحت کرنے، بلکہ ڈانٹنے اور زوردار طمانچہ رسید کرنے کی ضرورت نہ پڑی ہوتی۔ یہ جملہ کہ ”ہندوستان اس وقت تک ترقی کریگا جب تک اس کی مذہبی رواداری کی شناخت باقی رہے گی۔“ ذرا سوچو! کیوں کہا گیا؟ کیا یہ ہندوستانی اقلیتوں پر ظلم کا جواب نہیں؟ کیا یہ آپ کے نازیبا رویے پر مہذب احتجاج و انتباہ نہیں؟ کیا یہ جملہ رخسار ہند پر زبردست طمانچہ نہیں؟ حساس افراد اور زندہ دل اشخاص اس زوردار طمانچہ کی ضرب اور تکلیف محسوس کر سکتے ہیں۔ اور دوسرا زوردار طمانچہ ”نیویارک ٹائمز“ کا ادارہ بنام ”پراسرار خاموشی“ ہے۔ جس نے مودی کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ مودی کی خاموشی پر اس ادارہ نے زبردست میزائل



ترجمہ: مجدد اعظم اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا فاضل ہری پوری قدس سرہ

## باب التفسیر

تفسیر: صدرالافاضل حضرت علامہ محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمہ

پیش کش: مولانا ابرار الحق رحمانی مدھونی

ترجمہ :- اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا۔ ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے۔ تو نہ ست پڑے ان مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے ۲۶۳۔ اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔ وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے ۲۶۴ کہ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام میں کیں۔ ۲۶۵ اور ہمارے قدم جما دے اور ہمیں ان کافروں پر مدد دے۔ ۲۶۶ تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام دیا ۲۶۷ اور آخرت کے ثواب کی خوبی۔ ۲۶۸ اور نیکی والے اللہ کو پیارے ہیں۔ اے ایمان والو! اگر تم کافروں کے کہے پر چلے۔ ۲۶۹ تو وہ تمہیں اٹے پاؤں لوٹا دیں گے۔ ۲۷۰ پھر ٹوٹا کھا کے (نقصان اٹھا کر) پلٹ جاؤ گے۔ ۲۷۱ بلکہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار۔ کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ ۲۷۲ کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس پر اس میں کوئی سمجھ نہ اتاری اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا برا ٹھکانا انصافوں کا۔ (سورہ آل عمران رکوع ۶، آیت ۱۵۱ تا ۱۵۵)

۱۷۱ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کفار سے علیحدگی اختیار کریں اور ہرگز ان کی رائے و مشورے پر عمل نہ کریں۔ اور ان کے کہے پر نہ چلیں ۱۷۲ جنگ اُحد سے واپس ہو کر جب ابوسفیان وغیرہ اپنے لشکریوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا تو انہیں اس پر افسوس ہوا کہ ہم نے مسلمانوں کو بالکل ختم کیوں نہ کر ڈالا۔ آپس میں مشورہ کر کے اس پر آمادہ ہوئے کہ چل کر انہیں ختم کر دیں۔ جب یہ قصد پختہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور انہیں خوف شدید پیدا ہوا اور وہ مکہ مکرمہ کی طرف واپس ہو گئے۔ اگرچہ سب تو خاص تھا لیکن رعب تمام کفار کے دلوں میں ڈال دیا گیا کہ دنیا کے سارے کفار مسلمانوں سے ڈرتے ہیں اور بفضل تعالیٰ دین اسلام تمام ادیان پر غالب ہے۔

تفسیر:- ۲۶۳ ایسا ہی ہر ایماندار کو چاہئے ۲۶۴ یعنی حمایت دین و مقامات حرب میں ان کی زبان پر کوئی ایسا کلمہ نہ آتا جس میں گھبراہٹ و پریشانی اور تزلزل کا شائبہ بھی ہوتا بلکہ وہ استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہتے اور دعا کرتے۔ ۲۶۵ یعنی تمام صفات و کمالات باوجودیکہ وہ لوگ ربانی یعنی اتقیا تھے پھر بھی گناہوں کا اپنی طرف نسبت کرنا نشان تواضع و انکسار اور آداب عبدیت میں سے ہے۔ ۲۶۶ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طلب حاجت سے قبل توبہ و استغفار آداب دعا میں سے ہے۔ ۲۶۷ یعنی فتح و ظفر اور دشمنوں پر غلبہ ۲۶۸ مغفرت و جنت اور استحقاق سے زیادہ انعام و اکرام ۲۶۹ خواہ وہ یہود و نصاریٰ ہوں یا منافق و مشرک ۲۷۰ کفر و بیدینی کی طرف



## گلدستہ احادیث

**ترتیب و انتخاب:** نبیرہ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد سبحان رضا سبحانی میاں مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ رضا نگر، سوداگران بریلی شریف

### ایحیائی ثواب

عن امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ ﷺ من مر علی المقابر وقرأ قل هو اللہ احد احدى عشرة مرة ثم وهب اجرها للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات۔

(فتاویٰ رضویہ ۱۹۴/۴)

ترجمہ: امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا قبرستان سے گزر ہو اور اس نے گیارہ بار قل هو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو ایصال کیا۔ تو تمام مردوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔

عن سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال: یا رسول اللہ! ان ام سعد ماتت، فای الصدقة افضل؟ قال الماء۔ قال فحفر بيرا وقال هذه لام سعد۔

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی تو کھودا اور اس طرح کہا یہ کنواں ام سعد کے لیے ہے۔

**تشریح:** ان دونوں حدیثوں کو نقل فرمانے کے بعد میرے جد کریم سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایصال ثواب اور فاتحہ کی

اہمیت و افادیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”قبل اس کے صدقہ محتاج کے ہاتھوں میں پہنچے ثواب اس کا میت کو پہنچانا جائز ہے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہو قباد کہ کنواں تیار ہو جانے پر یہ الفاظ کہے۔ ہذہ لام سعد اور جب تک وہ کنواں رہا بحکم ہذہ لام سعد سب کا ثواب مادر سعد کو پہنچا اور سب کا ایصال منظور تھا۔ تو قبل تصرف بھی ایصال ثواب حاصل۔ یہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ اب جو اسے ناجائز کہے حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔“

کچھ آگے چل کر فاتحہ کے مروجہ طریقے کی حقانیت کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”طریقہ مروجہ میں ثواب پہنچانے کی دعا اس وقت کرتے ہیں جب کہ کھانا دینے کی نیت کر لی اور کچھ قرآن عظیم پڑھ لیا تو کم از کم گیارہ ثواب تو اس وقت مل چکے۔ دس ثواب قرأت کے اور ایک نیت اطعام کا۔ کیا انہیں میت کو نہیں پہنچا سکتے؟ رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگرچہ موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہو گا کہ جب تک وہ شی موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے۔ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچ جائے۔ خود امام الطائفہ صراط مستقیم میں لکھتا ہے ”طریق رسانیدن آں دعا بجناب الہی است“ کیا دعا کرنے کے لیے بھی اس شی کا موجودی الحال ہونا ضروری ہے؟

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۴)



## فتاویٰ منظر اسلام

ترتیب، تخریج اور تحقیق:۔ حضرت مولانا الحاج محمد احسن رضا قادری، سجادہ نشین درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

کے دن کوئی بھی آدمی بروجہ ناواقفیت ظہر کی نماز ادا نہیں کرتا ہے۔ لہذا تحریر فرمائیے کہ جمعہ کی ۱۲ رکعت پڑھنے کے بعد ظہر کی نماز کس طرح ادا کریں اور کتنی رکعت؟ اور فرض ظہر کے خالی پڑھیں یا بھرے ہوئے پڑھیں جائیں۔

(۲) کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وقت عشا میں وتر سے پہلے جو دو نفل پڑھے جاتے ہیں وہ بیوی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واسطے پڑھے جائیں اور اسی لیے ان کو بیٹھ کر پڑھنے کا حکم ہے۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

سائل عاشق علی خاں، موضع ہر پورہ ڈاکخانہ مانچور ضلع بریلی شریف  
الجواب:۔ دیہات میں جمعہ کے نام سے دو رکعت پڑھ لینے کے بعد چار رکعت فرض ظہر کی نیت سے پڑھیں۔ پھر دو رکعت سنت اور دو رکعت نفل پڑھا کریں۔ نیت وہی کریں جو اوپر دونوں میں ظہر کی کرتے ہیں۔ ان چاروں فرضوں میں پہلی دو رکعتوں میں قرأت کریں آخری دو میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) یہ محض غلط ہے۔ نماز خالص اللہ عزوجل کے لیے پڑھی جاتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے پڑھنا حرام۔ ان نفلوں کو بھی کھڑے ہو کر پڑھیں۔ بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

۱۸ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۹۰ھ

امام سے دنیوی رنجش کی وجہ سے ترک جماعت کا حکم کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید امام ہے اور بکر وغیرہ مقتدی ہیں۔ بکر کی بے جا باتوں کی وجہ سے زید و بکر میں بول چال بند ہے۔ زید سے بکر بلا وجہ کی رنجش رکھتا ہے اور اس کے پیچھے نماز ادا نہیں کرتا۔ پوچھنے پر کہتا ہے کہ جس امام سے مقتدی کی رنجش اور ناراضی ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لیے جماعت کے بعد وہ علیحدہ اپنی نماز ادا کرتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی روکتا ہے۔ لہذا از روئے شرع بکر کا کیا حکم ہے؟

سائل بشیر الدین، سرولی، شہباز پور ضلع بریلی شریف  
الجواب:۔ بلا عذر شرعی جماعت کا ترک ناجائز ہے اور ایسا شخص فاسق ملعن ہے۔ بلکہ دنیوی رنجش کی بنا پر امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا بھی ناجائز ہے۔ جن لوگوں نے جماعت چھوڑی وہ گنہگار ہوئے ان پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

۲۳ شوال المکرم ۱۳۹۰ھ

دیہات میں جمعہ کے دن ظہر کے فرض پڑھنے کا طریقہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ (۱) دیہات کا ایک گاؤں جس میں مسجد بھی ہے، امام بھی مقرر ہے اور وہ گاؤں قصبہ و شہر سے بھی دور ہے۔ یہاں جمعہ بھی ہوتا ہے۔ جمعہ



## ”دامن پہ کوئی چھینٹ نہ خنجر پہ کوئی داغ“

ہاشم پورہ قتل عام کا فیصلہ آنے کے بعد اس ملک کے قانونی، دستوری اور جمہوری ڈھانچے کو مشکوک و مضطرب نگاہوں سے دیکھنے والی مسلم قوم کے حساس دلوں کے زیر و نیم کو الفاظ کا جامہ پہناتی ایک چشم کشا تحریر۔

از - مفتی محمد سلیم بریلوی، مدیر اعزازی ماہنامہ اعلیٰ حضرت، استاد جامعہ رضویہ منظر اسلام

ان کی دنیا اجڑنے والی ہے۔ ان کے کسں بچوں کی پیشانیوں پر تیشی کا داغ لگنے والا ہے۔ ان کی بے قصور اور عفت مآب شریک حیات کو تاحیات بیوگی کی چادر اوڑھنا ہے۔ ان کی ماؤں اور بہنوں کو زندگی بھر اپنے بیٹوں اور بھائیوں کے غم میں زندگی گزارنا ہے۔ ارے یہ لوگ تو اس لیے بے فکری کے ساتھ اپنے گھر کے دروازوں کو بند کیے بیٹھے تھے کہ ہمارے دلش اور ہمارے صوبہ کے فرض شناس محافظ ہمارے گھروں اور ہمارے جان و مال کی حفاظت کے لیے مستعدی کے ساتھ اپنی ذیونیں انجام دے رہے ہیں۔ مگر اسے کیا کہنے کہ جب پاسان ہی ڈاکو بن جائے۔ محافظ ہی خون کا پیاسا ہو جائے۔ رانی ہی بھیڑیا بن جائے۔ کچھ ایسا ہی اس رات بھی ہوا تھا۔ چشم دید گواہوں کے بیان کے مطابق ہاشم پورہ کے رہنے والے لوگ فسادوں اور شرانگیز افراد کے خوف سے اپنے اپنے گھروں میں دبکے بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک اس سنان رات کے ستائے کی چادر کو پی اے سی کے نوجوان مسلمانوں کے گھروں کے دروازوں پر دی جانے والی اپنی دستکوں سے چاک کرتے ہیں۔ یہ غریب اور سادہ لوح مسلمان ڈرتے ڈرتے اپنے گھروں کے دروازوں کو کھولتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے دروازوں پر حکومت ہند کی جانب سے عطا کی جانے والی وہ معزز و ردی زیب تن کیے ہوئے

۲۸ سال پہلے مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۸۷ء کو ہمارے جمہوری ملک ہندوستان کے نقشے پر جنگلات صوبہ اتر پردیش کے ترقی یافتہ شہر میرٹھ کے ہاشم پورہ علاقہ میں حیوانیت اور درندگی کا ایک ننگا ناچ ہوا تھا۔ جس میں بلا خوف و خطر قانون کے رکھوالوں نے بے قصور مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی تھی۔ یہ خون کی ہولی کھینے والے کوئی جرائم پیشہ افراد نہیں تھے۔ پیشہ ور قتل نہیں تھے۔ کرنل گروہ سے تعلق رکھنے والے خوئی نہیں تھے۔ شہریوں کے جان و مال سے کھواڑ کرنے والے شرانگیز فسادی نہیں تھے بلکہ یہ وہ لوگ تھے جو ہندوستانی شہریوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کے لیے حکومت سے وظائف و تنخواہ لیتے ہیں۔ جنہیں حکومت اعزاز سے نوازتی ہے۔ یہ پی اے سی کے وہ نوجوان تھے جنہیں فسادات اور امن وامان کے خطرے میں پڑ جانے کی صورت میں امن و شانتی کی بحالی کے لیے شہروں اور آبادیوں میں تعینات کیا جاتا ہے۔

مورخہ ۲۲ مئی کی شب میں ہاشم پورہ کے رہنے والوں کو یہ کہاں پتہ تھا کہ آج کی یہ رات ان کے اور ان کے اہل و عیال کے لیے قیامت صغریٰ کا منظر پیش کرنے والی ہے۔ ارے یہ غریب مسلمان تو اپنے گھروں کو بند کیے اپنے ذہن و تصور میں فساد کی ہولناکیوں سے بچنے کی تدابیر کر رہے تھے۔ مگر انہیں کیا پتہ تھا کہ آج



ہندوستان کی ساکھ کو برقرار رکھنے کے لیے اس واقعہ کی مذمت کے لیے آگے آجاتی ہیں۔ متاثرین کو انصاف دلانے کے لیے ننگ کرتی ہیں۔ سماجی تنظیمیں مجرموں کو سزا دینے کا مطالبہ کرتی ہیں۔ مذہبی تنظیمیں اور مذہبی ادارے اس ملک میں اپنی بے بسی اور بے چارگی پر ماتم کرتے ہیں۔ غیر جانبدارانہ صحافتی فرائض انجام دینے والے افراد حقائق کو متکشف کرنے کی جی توڑ کوشش کرتے ہیں اور پھر ان تمام آوازوں کو ہمارے ملک و ریاستوں کی برسرِ قدار سیاسی پارٹیوں کے ”جانچ و تفتیش“ نامی اس ہتھکنڈے سے دبا دیا جاتا ہے کہ جس کا تفتیشی عمل اتنا طویل ہوتا ہے کہ جب تک متاثرین کے ذہن و دماغ سے غم و غصہ کی تصویریں ہی محو ہو جاتی ہیں۔ وقت ان کے زخموں پر مرہم لگا دیتا ہے۔ عوام و خواص ان ہولناک واقعات کو اس طویل مدت میں بھول جاتے ہیں۔ احتجاج کرنے والوں اور انصاف کی آواز بلند کرنے والوں کی صدائے احتجاج دم توڑ جاتی ہے۔ یہی سب کچھ ہاشم پورہ کے متاثرین کے ساتھ بھی ہوا۔

۲۸ سال کی طویل مدت تک اس واقعہ کی تفتیش، اصل مجرموں کی شناخت، اور متاثرین کو انصاف دینے کا ”قانونی و جمہوری نالک“ چلتا رہا۔ غریب اور سیدھے سادھے مسلمان اپنے جمہوری ملک کے قانونی و جمہوری ڈھانچے پر آنکھ موندے اعتماد و بھروسہ کرتے رہے۔ اور انتظار کرتے رہے اس دن کا جب کہ پی اے سی کے ان درندوں کو ہمارے ملک کا قانون قرار واقعی سزا دیگا اور ان کے غموں کا مداوا کریگا۔

خدا خدا کر کے ۲۱ مارچ کا وہ دن بھی آیا جبکہ ہاشم پورہ قتل عام میں نامزد کیے گئے پی اے سی کے ۱۹ افراد کے سلسلہ میں فیصلہ آتا تھا۔ ہاشم پورہ کے بے قصور مقتولین کے پسماندگان کو

نوجوان کھڑے ہیں کہ جو تحفظ و پاسپانی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ مگر انہیں کیا پتہ تھا کہ ابھی حکومت کی نظر میں مقدس و معزز سمجھی جانے والی اس وردی کے اوپر بے قصور مسلمانوں کے خون ناحق کے چھینٹے پڑنے والے ہیں اور اس کی عظمت و تقدس کی چادر کو تارتا رکھے جانے والا ہے۔ پی اے سی کے نوجوان دروازہ کھولنے والوں سے کہتے ہیں کہ ”ہمیں علاقہ میں امن و شانتی قائم رکھنے کے لیے امن و سلامتی کے لیے بات کرنی ہے“ پتیارے سیدھے سادھے مسلمان ان حکومتی درندوں اور خون آشام بھٹیڑیوں کی مکاری کو نہ سمجھ پانے کی وجہ سے انتہائی آسانی کے ساتھ ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ بچوں اور بوڑھوں کو ایک طرف بٹھ دیا جاتا ہے۔ بقیہ افراد میں سے کچھ لوگوں کو جیل بھیج دیا جاتا ہے اور تقریباً ۵۵ لوگوں کو پی اے سی کی اکتالسیوں بٹمین کے ٹرک میں بھر کر رات کے گہرے ستائے میں مرادنگر کی نہر کے پاس اس طرح چوری چھپے لے جایا جاتا ہے کہ انہیں کوئی نہ دیکھ سکے۔ نہر کے کنارے لے جانے کے بعد سب سے پہلے ۵۵ رسالہ یاسین نامی آدمی کو اتار کر گولی ماری جاتی ہے اور پھر اسے نہر میں پھینک دیا جاتا ہے۔ اس طرح کیے بعد دیگرے ان بے قصوروں کو انتہائی سفاکانہ انداز میں گولی ماری جاتی اور نہر میں پھینک دیا جاتا۔ واضح رہے کہ جس دور میں ان مسلمانوں کا سفاکانہ اور بھیانک قتل عام ہوا تھا اس وقت مرکز اور ریاست دونوں ہی میں کانگریس پارٹی کی حکومت تھی۔

ہاشم پورہ قتل عام کا یہ واقعہ ایسا نہیں تھا کہ جسے حکومت آسانی کے ساتھ ہضم کر جاتی بلکہ اس ہولناک واقعہ نے پورے ملک کو ہی ہلا کر رکھ دیا تھا۔ سیاسی پارٹیاں کچھ تو دباؤ میں آکر، کچھ مسلمانوں کے دونوں کے لالچ کی وجہ سے اور کچھ عالمی سطح پر ملک

ثبوت اکٹھا کیوں نہ کر سکیں؟ صحیح طریقے سے استغاثے کو مضبوط کیوں نہ کر سکیں؟ کورٹ کے سامنے اچھے، غیر جانبدار اور باصلاحیت وکلاء کے ذریعے ان مجرمین کے خلاف مضبوط دلائل پیش کیوں نہ کر سکیں؟ صحیح کہا تھا بشیر بدر نے۔ ع

تیغ منصف ہو جہاں، دار و رسن ہو شاہد

بے گناہ کون ہے اس شہر میں قاتل کے سوا

اس سلسلہ میں مسٹر بھوتی نارائن رائے کا بیان یقیناً اس سائز کو بے نقاب کرنے کے لیے کافی ہے کہ جو ان مجرمین کو پہچانے کے لیے رچی گئی تھی۔ اس فیصلہ کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار انہوں نے ان الفاظ میں کیا ہے کہ ”سی آئی ڈی نے جس طرح اس معاملہ میں اس قدر خراب طریقے سے تفتیش کی تھی اس سے یہی ہونا تھا۔ یہ فیصلہ ایک بار پھر اقتدار کے بے لگام کردار کو بے نقاب کرنے والا ہے۔ کسی بھی ایسے بڑے معاملہ میں ملزمین کے خلاف نہ طریقے سے پیروی ہوتی ہے اور نہ ہی تفتیش جس کی وجہ سے عدالت ثبوت کی عدم موجودگی میں ملزمان کو بری کر دیتی ہے۔“

واضح رہے کہ مسٹر بھوتی نارائن رائے وہی پولیس سپرنٹنڈنٹ ہیں کہ جو اس قتل عام کے وقت غازی آباد میں تعینات تھے اور جہاں کی نہر سے ہاشم پورہ کے مقتولین کی لاشیں برآمد ہوئی تھیں۔ انہوں نے ہی اس معاملہ میں مقدمہ درج کرایا تھا۔

بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اس قتل عام کے مجرمین میں سے کسی کے یہ ملزمین نہیں تھے کہ جنہیں شک کا فائدہ دیتے ہوئے تیس ہزاری کورٹ نے بری کیا ہے تو آخر مجرم کون ہیں؟ کیا ہماری حکومت کی یہ ذمہ داری نہیں بنتی کہ وہ اصل مجرموں کو سامنے لائے۔ انہیں قرار واقعی سزا دلوائے۔ ہماری تفتیشی ایجنسیوں کی ناکامی پر ان

انصاف ملنا تھا۔ مگر یہ کیا؟ وہلی کی تیس ہزاری کورٹ سے ان متاثرین کے ہاتھ سوائے ناامیدی اور مایوسی کے کچھ بھی نہ آیا۔ اگر ہاتھ آیا تو وہ صرف اور صرف اس سیاہ رات کی تازہ یادیں کہ جس نے انہیں ایک بار پھر درد و کرب میں مبتلا کر دیا۔ جس نے ہمارے ملک کے جمہوری ڈھنچے کو ہلا کر رکھ دیا۔ ایک بار پھر مسلمانوں کو دستور بندے تعلق سے مشکوک و مضطرب کر دیا۔ قانون کے محافظوں نے ایک بار پھر قانون کی آنکھوں میں دھول جھونک دی۔ قانون کے ماہرین نے ہمارے قانون کے اندھے پن سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تمام سفاک قاتلوں کو باعزت بری کر دیا۔ ہمارے ملک کے خزانے سے ہزار ہا کروڑ روپے حاصل کرنے والی تفتیشی ایجنسیوں قوتوں کی شناخت کرنے میں ناکام رہیں۔ ہماری ریاست کے قابل وکلاء استغاثے کو مضبوطی کے ساتھ کورٹ کے سامنے پیش کرنے اور شواہد و دلائل مہیا کرانے میں ناکام رہے۔

۲۸ سال تک چلنے والے اس مقدمہ میں کورٹ نے یہ کہہ کر مسلمانوں کے اندر کرب و اضطراب پیدا کر دیا کہ ملزمین کے خلاف کوئی ثبوت پیش نہیں کیے جاسکے۔ مگر سوائے یہ کہ ثبوت پیش کرنے کی ذمہ داری کس کی تھی؟ تفتیشی ایجنسی نے تفتیش کے نام پر ملک کے خزانے کا خطیر حصہ آخر کس مصرف میں صرف کیا؟ تفتیشی ایجنسی ان مجرمین کے خلاف ثبوت مہیا کیوں نہ کر سکی؟ اس طویل مدت میں مرکز اور صوبہ میں کانگریس بھی برسر اقتدار رہی اور خاص طور پر صوبہ میں چار مرتبہ سماجواदी پارٹی اور چار مرتبہ بہوجن سماج پارٹی برسر اقتدار رہ چکی ہے اور اس وقت بھی سماجواदी پارٹی ہی کی حکومت ہے تو مسلمانوں کے دونوں پر اپنا موروثی حق جتانے والی یہ پارٹیاں آخر کار اپنے اپنے عہد اقتدار میں ان مجرمین کے خلاف



جانے والے ورنہ منہ بٹھیا رو کی ویسے قتل کیا جان بتایا گیا پھر بھی ۲۸ سال کی طویل مدت میں ہماری جمہوریت کے رکھوالوں کو شواہد میسر نہ سکے؟ تیس ہزاری کورٹ کا یہ فیصلہ کیا تھا؟ ہاشم پورہ کے مقتولین کے پسمندگان کے دامن صبر پر ایک ایسی بجلی تھی جس نے لمحہ بھر میں اس دامن صبر کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ ایک طرف خونی درندہ اپنی فتح و ظفر پر شادیاں بجا رہے تھے تو دوسری طرف ہاشم پورہ کے یہ غریب و بے کس مسلمان تھے جو اپنی بے بسی اور لاچاری پر ماتم کناں تھے۔ ایک طرف قاتلوں کے چہروں سے خوشیوں کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں تو دوسری طرف مقتولین کے پسمندگان کے چہروں پر مایوسی کی لکیریں گہرے اور واضح انداز میں دکھائی دے رہی تھیں۔ ایک طرف قانون کی دھجیاں بکھیرنے والے آپس میں ایک دوسرے کو بیٹھائیاں کھلا رہے تھے تو دوسری طرف ہاشم پورہ کے مسلم گھروں میں چولہوں پر سٹائوں کا راج قائم تھا۔ ایک طرف پی اے سی کے ان خون کشام بھیڑیوں کو ان کے عزیز و اقارب مبارکبادیوں کی سوغات پیش کر رہے تھے تو دوسری طرف مقتولین کے پسمندگان کو کوئی صبر کی تلقین کرنے والا بھی میسر نہیں تھا۔ ہاں! اگر ان کے پاس کوئی تھا تو وہ ہماری نام نہاد صحافت کے علمبردار افراد تھے جو ان کے زخموں کو کربید رہے تھے اور ان سے طرح طرح کے سوال و جواب کر رہے تھے مگر ان کی خاموش اور مایوسی بھری نگاہیں خلا میں گھورتے ہوئے شاید اپنے ملک کے جمہوری، دستوری اور قانونی ڈھانچے کی کرشمہ سازی کو یوں بیان کر رہی تھیں کہ۔

”دامن پہ کوئی چھینٹ نہ خنجر پر کوئی داغ“

کے خلاف تادیبی کارروائی کرے۔ کیا ہمارے قانونی اداروں کی یہ ذمہ داری نہیں بنتی کہ وہ متعلقہ محکموں اور حکومت سے سختی کے ساتھ یہ مطالبہ کرے کہ اصل مجرموں کا پتہ لگا کر ان کو بے نقاب کیا جائے؟ اگر پی اے سی کے یہ نوجوان قاتل نہیں ہیں جیسا کہ تیس ہزاری کورٹ نے انہیں یہ سرٹیفکیٹ دیا ہے تو پھر ان پینتالیس بے قصور مسلمانوں کو قتل کس نے کیا؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنے مقتولوں کا کوئی قاتل بن نہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہاشم پورہ کے مسلمانوں کا مرادنگر کی نہر کے کنارے قتل عام ہوا؟ کیا غازی آباد میں نہر سے ان مقتولین کی لاشیں برآمد نہیں کی گئیں؟ کیا ان لاشوں کا پوسٹ مارٹم نہیں ہوا؟ یا گواہوں نے پولس اور تفتیشی ایجنسیوں کے افسران کے سامنے اپنے بیانات قلمبند نہیں کرائے؟

ہاں!!! یہ بالکل سچ ہے اور مٹی بر حقیقت ہے کہ یہ تمام چیزیں معرض وجود میں آئیں تو پھر یہ نتیجہ با آسانی نکالا جاسکتا ہے کہ ان سب مقتولین کا کوئی نہ کوئی قاتل ضرور ہے۔ پھر ان قاتلوں کا پتہ آخراں تک کیوں نہیں لگایا گیا؟ کیا حکومت کورٹ کے ذریعے ان ملزمین کو بری کر دیئے جانے کی وجہ سے بری الذمہ ہو گئی؟ کیا اس کے سفید دامن پر مسلمانوں کے خون ناحق کے دھبے نہیں ہیں؟ کیا مسلمانوں سے ہمدردی جتانے والی ان پارٹیوں کا یہ اخلاقی فریضہ نہیں بنتا کہ وہ ان متاثرین کو انصاف دلائیں؟ کیا مقتولین کی رگوں سے انہیں خوف محسوس نہیں ہوتا؟ کیا ان کے پسمندگان کی بد دعاؤں اور گریہ و نالہ سے انہیں ڈر نہیں لگتا؟ یہ کیسا قتل عام تھا کہ جس میں لاشیں بھی برآمد ہوئیں، ان لاشوں کا پوسٹ مارٹم بھی کیا گیا، انہیں گولیوں سے اور وہ بھی حکومت کی طرف سے پی اے سی کو دیئے

# امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن کنزالایمان

## تاریخ کے آئینے میں

از: مولانا غفران رضا سجانی، خطیب وامام سنی رضوی عید گاہ مسجد، ریش

کر کے اس سے ترجمہ قرآن کرواتے تاکہ برصغیر پاک و ہند میں مسلمان ایک ترجمہ قرآن پاک پر متفق رہتے اور بغیر تفرقہ کے پرسکون زندگی گزارتے۔

مختلف تراجم قرآن پڑھنے کے بعد قاری کو یہ احساس ہوتا ہے کہ ہر مترجم قرآن کی فکر جدا ہے اور عقائد کے معاملے میں ہر مترجم ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس کی فکر اور جدید نظریات کو ترجمہ قرآن میں پڑھا جاسکتا ہے، مترجمین قرآن کریم نے جہاں ۱۳ ویں صدی ہجری میں ترجمہ قرآن کے ذریعہ اردو زبان کے دینی ادب کو فروغ دیا وہاں انہوں نے اپنے خود ساختہ عقائد و نظریات کو بھی ترجمہ قرآن میں بھر پور جگہ دی لیکن اس عمل سے ایک عام قاری کے اہتمام کو سخت دھچکا لگا کہ وہ اس ترجمہ قرآن کو نشہ، الکی سمجھنے لگا اور جو کچھ ترجمے کے ذریعہ اس کو عقیدہ ملا وہ اس کو ہی حق سمجھتا رہا۔

قارئین حضرات! ۱۳ ویں صدی ہجری میں متعدد نئے عقائد رکھنے والے مترجم قرآن نے برصغیر پاک و ہند میں اپنے اپنے ترجمہ قرآن کے ذریعہ فرقہ بندیوں کا ایک جال بچھا دیا۔ ابتدا میں نیچری، چکڑالوی، دیوبندی، پرویزی، اہل قرآن، اہل حدیث، قادریانی وغیرہ نہ جانے کتنے نئے نظریات رکھنے والے سامنے آئے اور انہوں نے اپنے عقائد کے پرچار کے لیے قرآن کریم کا سہارا لیا اور اپنے عقائد انہوں نے ترجمہ قرآن کے ذریعہ لوگوں تک

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، عظیم المرتبت، امام اہل سنت، مجدد اعظم، الشہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ ہر سنی صحیح العقیدہ شخص خواہ عوام میں سے ہو یا خواص سے اپنے اعتبار سے آپ کے تجدیدی و علمی کارناموں سے بخوبی واقف ہے، اور آج تو ہر چہار عالم میں امام احمد رضا مجتہد اعظم فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تجدیدی کارناموں کا ذکر نکال رہا ہے، علمی میدان میں تو عالم یہ ہے کہ مدرسہ و دارالعلوم و جامعہ سے لے کر اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا کو پڑھا اور پڑھایا جا رہا ہے۔

آپ کو جس میدان علم میں بھی دیکھو اس کے آپ امام نظر آتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی ۱۰۰ سے زائد علوم و فنون میں ہزار ہا کتب آپ کی یادگار ہیں لیکن ان لا جواب یادگاروں میں سے ایک بہترین ولا جواب یادگار آپ کا ترجمہ قرآن بنام کنزالایمان اپنی مثال آپ ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا مجدد اعظم فاضل بریلوی قدس سرہ کے دور میں اردو تراجم قرآن موجود تھے مگر اتنی بڑی تعداد میں تراجم قرآن کے ہوتے ہوئے اصولی اعتبار سے کافی تھے کہ انہیں کو تمام مسلمان پڑھتے اور استفادہ کرتے اور سب مسلمان مل کر ایک قرآن کے ترجمے پر متفق ہو جاتے اور اگر کسی مستند ترجمہ قرآن پر اتفاق نہ ہو پاتا تو پھر کسی ایک عالم پر اتفاق



قرآن کا کام لیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن کریم میں اسلاف کے عقائد کا رنگ نمایاں ہے اور بالخصوص برصغیر ہندوپاک کے اکابرین مثلاً حضرت شیخ محققین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی، حضرت خواجہ مختیار کاکی، حضرت شاہ نظام الدین اولیاء، حضرت شاہ چراغ دہلوی، حضرت شاہ امیر خسرو، حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی، حضرت مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی، حضرت شاہ مخدوم صابر کلیری، حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری، حضرت سلطان اولیاء آل رسول جگر وشہ بٹول چمن فاطمہ کے پھول، سلطان الہند حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین کے عقائد کا رنگ نمایاں طور پر جھلکتا نظر آتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے ایسا قرآن کریم کا ترجمہ کیا کہ جس کو پڑھ کر قاری کے ذہن میں اکثر تفاسیر کے مفہوم آجاتے ہیں یعنی قاری صرف ایک ترجمہ قرآن ہی نہیں بلکہ ساتھ ہی ساتھ کئی تفاسیر کا بھی مطالعہ کر رہا ہوتا ہے جس میں عقائد اہل سنت نمایاں طور پر نظر آتے ہیں اور عشق رسول کی جھلک اور حق و باطل میں امتیاز ہوتا ہوا نظر آتا ہے، یہ شان ہے امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن کنز الایمان کی، کنز الایمان ایک منفرد جامع و مستند ترجمہ ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے عشق رسول میں ڈوب کر اور قرآن کریم کی روح کو چھو کر ترجمہ قرآن کیا ہے۔ جو تراجم قرآن کی دنیا میں ایک امتیازی شان رکھتا ہے، جو آج تقریباً پوری دنیا میں پڑھا جاتا ہے، سنا جاتا ہے، اور سنایا جاتا ہے، اللہ اس کا فیض ہمیشہ جاری و ساری رکھے۔ آمین۔

پہونچائے اور عام لوگ صحیفہ قرآن کے ترجمہ کو بھی روح قرآن کریم سمجھتے ہوئے اس پر یقین کرتے چلے گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے برصغیر پاک و ہند میں عقائد کی ایک جنگ عظیم چھڑ گئی۔

برصغیر میں جہاں ایک طرف اردو زبان فروغ پاری تھی تو دوسری طرف ترجمہ قرآن کریم کے ذریعہ تفریقہ کی آگ سلگائی جا رہی تھی اور ہر کوئی ترجمہ قرآن سے سہارا لے رہا تھا۔ شاید ان ہی حالات کے لیے قرآن کریم فرقان حمید میں ایک جگہ ارشاد موجود ہے۔ یُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ (البقرہ ۲۶)

ترجمہ: اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے۔ اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے علم ہیں۔

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے نازل کیا کہ یہ ہر دور میں حق و باطل میں امتیاز بتائے۔ ۱۳ویں صدی ہجری برصغیر ہندوپاک میں اس لحاظ سے بڑی اہم تھی کہ انگریز یہاں مختلف سازشوں کے ذریعہ مسلمانوں کو آپس میں لڑوا رہا تھا۔ اس نے مسلمانوں کے درمیان خونی دُشمنی سے ابتدا کی بلکہ اس نے مسلمانوں کی یکجہتی ختم کرنے کے لیے نام نہاد مسلمانوں اور نام نہاد علماء کے ذریعہ اولاً ترجمہ قرآن کریم کے ذریعہ لوگوں کو منتشر کرنے کی ناپاک سازش رچی۔ اور دوسری طرف اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور عظمتوں کو کم کرنے کے لیے نام نہاد مسلمانوں سے ایسی باتیں قلم سے لکھوائیں جو ۱۳ سو سال میں کسی نے نہیں لکھیں اور ان کے ذریعہ مسلمانوں کو منتشر کر دیا۔ لہذا ان حالات کے پس منظر میں ایک جامع مستند اور صحیح العقیدہ ترجمہ کی ضرورت تھی۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام عشق و محبت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترجمہ

# امام اعظم اور عمل بالقیاس

مولانا طارق انور رضوی (کیرلا)

الزحرو قال له- لولا السنة ما فهم أخذ منا القرآن ﴿میزان الشریعہ الکبریٰ ج ۱ ص ۵۸﴾

﴿ت﴾ امام اعظم ابوحنیفہ فرمایا کرتے- لوگوں کی رائے سے بچو- اور ایک مرتبہ کوفہ کا ایک آدمی ان کے پاس آیا در آنحالیکہ ان کے پاس حدیث پڑھی جا رہی تھی- پس اس آدمی نے کہا- ہمارے لئے ان احادیث کو چھوڑ دو- تو امام اعظم نے اس کو سخت زبردستی کی اور فرمایا کہ اگر حدیث نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی قرآن کو نہ سمجھ پاتا۔

**اقول:** عبارت بالا سے معلوم ہوا کہ امام کی مجلس میں فقہ کے ساتھ احادیث کریمہ بھی پڑھی جاتی تھیں۔

(۲) ﴿قد روى الامام ابو جعفر الشيرازي نسبة الى قرية من قري بلخ بسنده المتصل الى الامام ابي حنيفة رضى الله عنه انه كان يقول (۱) كذب والله واقتري علينا من يقول عنا، اننا نقدم القياس على النص وهل يحتاج بعد النص الى قياس؟ وكان رضى الله عنه يقول (۲) نحن لا نقبس الا عند الضرورة الشديدة وذلك اننا ننظر اولاً في دليل تلك المسئلة من الكتاب والسنة واقضية الصحابة- فان لم نجد دليلاً، قسنا حينئذ مسكوتاً عنه على منطوق به بجماع اتحاد العلة بينهما- وفي رواية اخرى عن الامام (۳) انا ناخذ اولاً بالكتاب ثم ما لسنه ثم باقضية الصحابة ونعمل بما يتفقون عليه- فان اختلفوا، قسنا حكماً على حكم بجامع العلة بين المسئلتين حتى يتضح المعنى وفي رواية اخرى (۴) انا نعمل

امام اعظم ابوحنیفہ اور دیگر مجتہدین کو اصحاب الرائے کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عہد تابعین میں اکثر علماء درس حدیث کا اہتمام فرماتے۔ جنہیں محدث کہا جاتا۔ امام اعظم نے خالص فقہی مجلس قائم فرمائی۔ ان سے قبل ان کے استاد حماد بن ابی سلیمان نے بھی اسی طرح کی مجلس قائم فرمائی تھی۔ لیکن فقہی مجلسیں قلیل الوجود تھیں۔ اس لئے عام فقہ سے اشتغال رکھنے والے علمائے دین اصحاب الرائے کے لقب سے ملقب ہوئے۔ بعض کم فہموں نے اس سے یہ سمجھا کہ اصحاب الرائے وہ ہیں جو حدیث کے بالمقابل اپنے قیاس پر عمل کرتے ہوں۔ حالانکہ یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ اصحاب الرائے کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ درس حدیث کی بجائے درس فقہ کا انعقاد کرتے ہوں۔ اور قرآن و حدیث دلائل شرع میں سے ہیں۔ اور فقہ اس کا نتیجہ۔ اور تہنیت کی تعلیم بھی مسلمانوں کیلئے لازم ہے جس طرح قرآن و حدیث کی تعلیم ضروری ہے۔ امام اعظم نے فقہی مجلس میں تجدید کاری کی۔ اپنے تلامذہ کی مجلس شوریٰ تشکیل دی اور تدوین فقہ کا اہتمام فرمایا۔ فقہ کو باب در باب جمع فرمایا۔ اس طرح آپ اصحاب الرائے یعنی فقہاء کے امام قرار پائے۔

قیاس و رائے کا وہ مفہوم جو بعض ناقص فہموں نے سمجھا کہ قرآن و حدیث کے بالمقابل اپنے قیاس و رائے پر عمل کرنے والا۔ تو اس الزام سے امام الفقہاء و دیگر فقہائے اسلام بری ہیں اور خود اس کا انکار فرماتے ہیں۔

(۱) امام شعرانی نے لکھا ﴿كان يقول اياكم و اراء الرجال- و دخل عليه مرة رجل من اهل الكوفة والحديث يقرأ عنده- فقال الرجل- دعونا من هذه الاحاديث- فزجره الامام اشد



جامع الکوفة فدخل عليه سفيان الثوري ومقاتل بن حيان  
وحما د بن سميّة وجعفر الصادق وغيرهم من الفقهاء-

فكلموا الامام ابا حنيفة وقالوا- قد بلغنا انك تكثر من

القياس في الدين وانا نخاف عليك منه- فان اول من قاس

ابليس- فلناظرهم الامام من بكرة نهار الجمعة الى الزوال و

عرض عليهم مذهبه- وقال اني اقدم العمل بالكتاب ثم

بالسنة ثم باقضية الصحابة مقدّمًا ما اتفقوا عليه على ما

اختلفوا فيه وحينئذ اقيس- فلقاموا كلهم وقبلوا يده وركبته

وقالوا له انت سيد العلماء، فاعف عنا فيما مضى منا من

وقعتنا فيك بغير علم- فقال غفر الله لنا ولكم

اجمعين ﴿ميزان الشريعة الكبير ج ۱ ص ۶۵﴾

(ت) ابو مطيع حاتم بن عبد اللہ بن محمدؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ام

ابو حنیفہ کے پاس کوفہ کی جامع مسجد میں تھے۔ پس ان کے پاس محدث

سفیان ثوری، محدث مقاتل بن حیان، محدث حماد بن سلمہ، امام

جعفر صادق اور دیگر فقہاء تشریف لائے۔ تو ان حضرات نے امام

ابو حنیفہ سے گفتگو کی اور فرمایا کہ ہمیں خبر پہنچی کہ آپ دین میں بہت

قیاس کرتے ہیں اور ہم لوگ قیاس سے آپ پر خوف محسوس کرتے

ہیں۔ اس لئے کہ سب سے پہلے ابیسی نے قیاس کیا۔ پس امام اعظم نے

یوم جمعہ کی صبح سے وقت زوال تک ان حضرات سے مناظرہ کیا اور ان

کے سامنے اپنا مذہب پیش کیا۔ اور فرمایا کہ میں عمل بالقرآن کو مقدم رکھتا

ہوں، پھر عمل بالحدیث کو پھر عمل بقضایا انصی بہ کو مقدم رکھتا ہوں متفق علیہ

کو مختلف فیہ پر مقدم رکھتے ہوئے۔ اور اس وقت میں قیاس کرتا ہوں۔ تو

سب اٹھے اور امام اعظم ابو حنیفہ کے ہاتھ اور ان کے گھٹنے کا بوسہ لیا اور ان

سے فرمایا۔ آپ علماء کے سردار ہیں۔ پس ہمیں معاف کیجئے جو ماضی میں

اولاً بکتاب اللہ ثم بسنة رسول اللہ ﷺ ثم باحادیث ابی

بکر وعمر وعثمان وعلى رضى الله عنهم ﴿میزان الشريعة

الکبری ج ۱ ص ۶۵﴾

(ت) امام ابو جعفر شیزاماری (رحمہ اللہ) کے ایک گاؤں کی طرف نسبت

(ہے) نے امام اعظم ابو حنیفہ تک اپنی متصل سند کے ساتھ روایت کیا ہے

کہ امام اعظم فرمایا کرتے۔

(۱) قسم بخدا! جھوٹ بولا اور ہمارے اوپر افتراء کیا جو ہمارے بارے

میں کہتا ہے کہ ہم نص پر قیاس کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور کیا نص کے بعد

قیاس کی ضرورت ہے؟ اور فرمایا کرتے۔

(۲) ہم سخت ضرورت کے وقت ہی قیاس کرتے ہیں۔ اور ایسا اس طرح

کہ پہلے ہم اس مسئلہ کی دلیل کے بارے میں قرآن، حدیث اور قضایا

صحابہ میں غور کرتے ہیں۔ پس اگر ہم کوئی دلیل نہ پائیں تو اس وقت

مسکوت عنہ کو منطوق بہ پر، ان دونوں کے درمیان جامع علت کے

اتحاد کی وجہ سے قیاس کرتے ہیں۔ اور امام اعظم سے ایک دوسری روایت

میں ہے۔

(۳) ہم اول کتاب اللہ کو لیتے ہیں، پھر سنت رسول اللہ ﷺ کو، پھر

قضایائے صحابہ کو اور ہم ان کے متفق علیہ مسئلہ پر عمل کرتے ہیں۔ پس

اگر صی بہ میں اختلاف واقع ہو تو اس حکم کا کسی حکم پر دونوں مسنوں کے

درمیان جامع علت کی وجہ سے قیاس کرتے ہیں یہاں تک کہ معنی واضح

ہو جاتا ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے۔

(۴) ہم پہلے کتاب اللہ پر عمل کرتے ہیں۔ پھر سنت رسول اللہ ﷺ پر،

پھر حضرت ابوبکر و عمر فاروق و عثمان غنی و مولیٰ علی رضی اللہ عنہم کی احادیث

و آثار پر۔

(۵) کان ابو مطیع یقول - كنت يوماً عند الامام ابی حنیفة فی

بلا جہ نکاری کے آپ کے بارے میں نازیبا کلمات ہم سے صادر ہوئے۔  
تو امام ابوحنیفہ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ سب حضرات کی  
مغفرت فرمائے۔

(۴) امام شعرانی نے تحریر فرمایا ﴿وقد دخل جعفر الصادق ومقاتل  
بن حیان وغیرہما علی الامام ابی حنیفۃ۔ وقالوا لہ۔ بلغنا  
انک تکثر من القیاس فی دین اللہ تعالیٰ واول من  
قاس، ابلیس فلا تقس۔ فقال الامام۔ ما اقولہ لیس ہو بقیاس  
وانما ذلک من القرآن۔ قال تعالیٰ ﴿ما فرطنا فی الكتاب من  
شیء﴾ فلیس ما قلناہ بقیاس فی نفس الامر۔ وانما ہو قیاس  
عد من لم یعطہ اللہ تعالیٰ الفہم فی القرآن ﴿میزان الشریعہ  
الکبریٰ ج ۱ ص ۱۸﴾

(ت) حضرت امام جعفر صادق (۸۰ھ-۱۴۸ھ) اور مقاتل بن حیان  
بنی ۱۵۰ھ وغیرہما حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے پاس گئے (رضی اللہ  
عنہم)۔ اور ان دونوں حضرات نے امام اعظم سے فرمایا کہ ہمیں خبر  
پہونچی ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے دین میں بہت زیادہ قیاس کرتے ہیں  
اور سب سے پہلے انیس نے قیاس کیا پس آپ قیاس نہ فرمائیے۔ پس  
امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں، وہ قیاس نہیں ہے۔ اور وہ  
قرآن سے ہے۔ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ”ہم نے کتاب میں کچھ  
بھی نہیں چھوڑا“ پس جو کچھ ہم نے کہا، وہ نفس الامر کے اعتبار سے قیاس  
نہیں۔ اور وہ قیاس ہے اس کے نزدیک جسے رب تعالیٰ نے فہم قرآن  
عطا نہ فرمایا۔

(۵) ﴿قد اطل الامام ابو جعفر الشیخ اماری الکلام فی تبرئۃ  
الامام ابی حنیفۃ من القیاس بغیر ضرورۃ۔ ورد علی من  
نسب الامام الی تقدیم القیاس علی النص وقال۔ انما

الروایۃ الصحیحۃ عن الامام تقدیم الحدیث ثم الآثار ثم  
قیس بعد ذلک۔ فلا یقیس الا بعد ان لم یجد ذلک  
الحکم فی کتاب والسنة واقضیۃ الصحابة فہذا هو النقل  
الصحیح عن الامام۔ فاعتمدوا صم سمعک  
وبصرک۔ قال۔ ولا خصوصیۃ للامام ابی حنیفۃ فی القیاس  
بشرطہ المذكور بل جمیع العلماء یقیسون فی مضایق  
الاحوال اذا لم یجدوا فی المسئلۃ نصًا من کتاب ولا سنة  
ولا اجماع ولا اقبضۃ الصحابة۔ وكذلك لم یزل  
مقلدوہم یقیسون الی وقتنا هذا فی کل مسئلۃ لا یجدون  
فیہا نصًا من غیر تکثیر فیما بینہم۔ بل جعلوا القیاس احد  
الدلۃ الاربعۃ۔ فقالوا۔ کتاب والسنة والاجماع  
والقیاس۔ وقد کان الامام الشافعی رضی اللہ عنہ یقول۔ اذا  
لم نجد فی المسئلۃ دلیلًا، قسناھا علی غیرہا۔ فمن اعترض  
علی الامام ابی حنیفۃ فی عملہ بالقیاس لزمہ الاعتراض علی  
الائمة کلہم لانہم کلہم یشارکونہ فی العمل بالقیاس  
عند فقدہم النصوص والاجماع۔ فعلم من جمیع ما قررناہ  
ان الامام لا یقیس ابداً مع وجود النص کما یزعم بعض  
المتعصبین علیہ ﴿میزان الشریعہ الکبریٰ ج ۱ ص ۶۶﴾

(ت) امام ابو جعفر شیخ اماری نے امام ابوحنیفہ کو بلا ضرورت قیاس کرنے  
سے بری قرار دینے کیلئے طویل کلام کیا۔ اور اس کا رد کیا جو امام کو نص پر  
قیاس کو مقدم کرنے کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور فرمایا۔ امام اعظم  
سے صحیح روایت یہ ہے کہ وہ حدیث کو مقدم کرتے ہیں، پھر آثار کو، پھر اس  
کے بعد قیاس کرتے ہیں۔ پس وہ اسی وقت قیاس کرتے ہیں جب  
قرآن و حدیث اور قضایا صحابہ میں نہیں پاتے ہیں۔ یہ امام اعظم سے



الایات والایخبار والاثار ومنه ما هو مأخوذ من المأخوذ  
او من المصنفوم فمن اقوالهم ما هو قریب ومنها ما هو اقرب  
ومنها ما هو بعيد ومنها ما هو بعد و مرجعها کتبها الی  
الشریعة - لانها مقتبسة من شعاع نورها و ما ثم لنا فرع  
یتفرع من غیر اصل ابدا کما مر بیانه فی الخطبة - و انما  
العالم کلمتا بعد عن عین الشریعة ضعف نور اقواله بالنظر  
الی نور اول مقتبس من عین الشریعة الاولی ممن قرب  
منها ﴿میزان الشریعة الکبریٰ ج ۱ ص ۳۵﴾

### احادیث ضعیفہ سے استدلال

علمی خیانت: عبد حاضی کے مثنیٰ کو یک را اعتراض کرتے ہیں کہ  
ائمہ مجتہدین نے جن احادیث سے مسائل کا استنباط کیا، وہ احادیث  
ضعیف ہیں۔ اور اگر وہ احادیث ضعیف نہ بھی ہوں تو اسے کسی نہ کسی  
طرح ضعیف قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ محدث دہابیہ ناصر الدین  
البانی کی علمی خیانتوں کا تذکرہ ہماری کتاب "مصباح المصنیع فی احکام  
التراتیخ" میں موجود ہے۔

(۱) امام شعرانی شافعی (۸۹۸ھ - ۹۷۳ھ) نے تصحیح ابی اساک ان  
تبادر الی تضعیف شیء من ادلة مذهب الامام ابی حنیفة الا  
بعد ان تطالع مسانیده الفلاحۃ ﴿میزان الشریعة الکبریٰ  
ج ۱ ص ۷۰﴾

(ت) تم امام اعظم ابو حنیفہ کی تینوں مسانید کے مطالعہ سے پہلے ان کے  
مذہب کے دلائل میں سے کسی دلیل کی تضعیف کی طرف جلد بازی  
کرنے سے بچو۔

(۲) ﴿قد من اللہ تعالیٰ علیٰ بمطالعة مسانید الامام ابی حنیفة

متعلق صحیح روایت ہے۔ پس (اس روایت پر) اعتماد کرو اور (معاذین  
کے کلام سے) کان اور آنکھ بند کر لو۔ امام شیزاماری نے فرمایا - شرط  
مذکور سے ساتھ قیاس کرنے میں امام ابو حنیفہ کی کوئی تخصیص نہیں ہے بلکہ  
سارے ائمہ مشکل حالات میں قیاس کرتے ہیں جب مسئلہ کے بارے  
میں قرآن و سنت اور اجماع و قطع یا صحابہ میں کوئی نص نہیں پاتے ہیں۔  
اور ایسا ہی ان ائمہ کے مقصدین اپنے درمیان بغیر اختلاف کے ہمارے  
اس زمانہ تک قیاس کرتے ہیں ہر اس مسئلہ میں جس کے بارے میں کوئی  
نص نہیں پاتے ہیں۔ بلکہ علماء نے قیاس کو چار دلیلوں میں سے ایک  
دلیل بتایا ہے۔ لہذا علماء فرماتے ہیں۔ (اولہ شرعیہ چار ہیں) قرآن،  
حدیث، اجماع اور قیاس۔ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے  
تھے۔ جب ہم مسئلہ کے بارے میں دلیل نہیں پاتے ہیں تو اس مسئلہ کو  
دوسرے مسئلہ پر قیاس کرتے ہیں۔ پس جس نے قیاس کی وجہ سے امام  
اعظم پر اعتراض کیا تو وہ اعتراض تمام ائمہ پر لازم آئے گا۔ اس لئے کہ  
تمام ائمہ مجتہدین نص و اجماع نہ پائے جانے کے وقت قیاس میں  
ان کے شریک ہیں۔ تو جو کچھ ہم نے ثابت کیا، اس سے معلوم ہوا کہ امام  
اعظم نص کے پائے جانے کے وقت کبھی بھی قیاس نہیں کرتے  
ہیں۔ جیسا کہ ان سے بعض تعصب رکھنے والے گمان کرتے ہیں۔

اقبول: مخالفین کا دنیا میں نام و نشان بھی باقی نہ رہا اور امام اعظم فک  
اجتہاد پر شمس منیر بن کر چمک رہے ہیں۔

(۲) امام شعرانی نے لکھا ﴿کان سیدی علی الخواص رحمہ اللہ  
تعالیٰ یقول ابضا ماثم من اقوال العلماء الا وہو مستند الی  
اصل من اصول الشریعة لمن تأمل - لان ذلک القول اما ان  
یکون راجعا الی ایه او حدیث او اثر او قیاس صحیح علی  
اصل صحیح - لکن من اقوالہم ما ہو مأخوذ من صریح

رضی ہوئے، ان کی عدالت تیرے لئے کافی ہے (یعنی امام اعظم کا ان کی روایات سے استنباط مسائل کرنا ان کی عدالت کیلئے کافی ہے)۔ اور مجھے خبر پہنچی کہ ایک دن امام اعظم سے اسود، عطاء بن ابی رباح اور علقمہ کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ ان میں کون افضل ہیں؟ پس آپ نے فرمایا۔ قسم بخدا! ہم اس لائق نہیں ہیں کہ ان کا تذکرہ کریں، پھر ہم ان کے درمیان تفضیل کیسے کر سکتے ہیں۔

(۳) اعلم یا احی! انی طالعت بحمد اللہ تعالیٰ ادلة المذاهب الاربعة وغیرها لاسیما ادلة مذهب الامام ابی حنیفة رضی اللہ عنہ فانی خصصته بمزید اعتناء وطالعت علیہ کتاب تحریج احادیث کتاب الہدایة للحافظ الزیلعی وغیرہ من کتب الشروح فرأیت ادلته رضی اللہ عنہ وادلۃ اصحابہ ما بین صحیح او حسن او ضعیف کثرت طرقہ حتی لحق بالحسن او الصحیح فی صحة الاحتجاج بہ من ثلاثة طرق او اکثر الی عشرة۔ وقد احتج جمهور المحدثین بالحديث الضعیف اذا کثرت طرقہ والحقوہ بالصحیح تارة وبالحسن اخرى..... فتقدیر وجود ضعف فی بعض ادلة اقوال الامام ابی حنیفة واقوال اصحابہ فلا خصوصية له فی ذلك بل الانمة کلہم یشار کونہ فی ذلك۔ ولالوم الاعلیٰ من یستدل بحديث واه بمرقة جاء من طریق واحدة وهذا لا یکاد احد یجده فی ادلة احد من المجتہدین۔ فما منهم احد استدل بضعیف الا بشرط مجیئہ من عدة طرق وقد قدمنا انی لم أجب عن الامام ابی حنیفة وغیرہ بالصدر وحسن الظن کما یفعل ذلك غیری وانما أجنب عنہ بعد التبع والفحص عن ادلة اقوالہ واقوال

الثلاثة من نسخة صحیحة، علیہا خطوط الحفاظ، اخرهم الحافظ الدمیاطی۔ فرأیتہ لایروی حدیثا الا عن خيار التابعین العدول الثقة الذین هم من خیر القرون بشهادة رسول اللہ ﷺ کالاسود وعلقمة و عطاء و عکرمہ ومجاهد ومکحول والحسن البصری واصرابہم رضی اللہ عنہم اجمعین فکل الرواة الذین هم بینہ و بین رسول اللہ ﷺ عدول ثقات اعلام اخبار لیس فیہم کذاب ولا متہم بکذب۔ وناہیک یا اخی بعد الہ من ارتضاهم الامام ابو حنیفة رضی اللہ عنہ لان یأخذ عنہم احکام دیہ مع شدة تورعہ وتحرزہ وشفقتہ علی الامة المحمدیة۔ وقد بلغنا انہ سئل یومًا عن الاسود وعطاء وعلقمة ایہم افضل؟ فقال۔ واللہ ما سحن باہل ان نذکرہم فکیف نفاضل بینہم؟ (میزان الشریعہ الکبریٰ ج ۱ ص ۶۸)

(ت) اللہ تعالیٰ نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تینوں مسانید کے صحیح نسخوں کے مطالعہ کے ذریعہ مجھ پر احسان فرمایا۔ ان نسخوں پر (جمع کرنے والے) حفاظ حدیث کی تحریریں ہیں۔ ان میں آخر حافظ دمیاطی ہیں۔ پس میں نے امام اعظم کو دیکھا کہ وہ ہر حدیث ثقہ، عادل، اخبار تابعین سے روایت کرتے ہیں جو حضرات، حضرت عالم ماکان وما یکون ﷺ کی شہادت سے خیر القرون سے ہیں جیسے اسود، علقمہ، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ، مجاہد، مکحول، حسن بصری اور ان کے امثال رضی اللہ عنہم اجمعین۔ تو تمام روایات جو امام ابو حنیفہ اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے درمیان ہیں، وہ عادل، ثقہ، عالم، نیک ہیں۔ ان میں کوئی کاذب یا جھوٹ سے متہم نہیں ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ اپنے تقویٰ، احتیاط اور امت محمدیہ پر اپنی شفقت کے باوجود جن سے اپنے دین کے احکام لینے کیسے



کی شرط ہی کے ساتھ استدلال کیا۔ اور ہم نے تجھے پہلے بتا دیا کہ ہم نے امام ابوحنیفہ اور ان کے علاوہ مجتہدین کے بارے میں دل سے (اختراعاً) اور حسن ظن سے جواب نہیں دیا۔ جیسا کہ میرے علاوہ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں۔ اور میں ان کے بارے میں ان کے اور ان کے اصحاب کے اقوال کے دلائل کے تتبع اور تحقیق کے بعد ہی جواب دیتے ہوں۔ اور ”المبجہ البہین فی بین اولیٰ مذاہب المجتہدین“ کے نام سے موسوم ہماری کتاب اس کیلئے ضامن ہے۔

اقول: ﴿وَاَوْ بِمَرْقَةٍ﴾ محدثین کے یہاں جرح کے الفاظ میں سے ہے۔ یہ درجہ ساقف سے جرح کے درجہ ثالث کی اصطلاح ہے (تدریب الراوی للسیوطی ج ۲ ص ۵۸۶۔ فتح المغیث للسخاوی ج ۱ ص ۳۹۸)

(۴) ۱۔ مشعرانی نے لکھا ﴿وَقَدْ تَبِعَتْ بِحَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى اقْوَالَ واصحابه لَمَّا أَلْفَتْ كتاب أدلة المذاهب۔ فلم اجد قولاً من اقواله او اقوال اتباعه الا وهو مستند الى آية او حديث او اثر او الى مفهوم ذلك او حديث ضعيف كثر طرقه او الى قياس صحيح على اصل صحيح۔ فمن اراد الوقوف على ذلك فليطالع كتابي المذكور۔ وبالجمله فقد ثبت تعظيم الانتماء للمجتهدين كما تقدم عن الامام مالک والامام الشافعی۔ فلا التفات الى قول غيرهم في حقه وفي حق اتباعه﴾ (ميزان الشریعہ الکبریٰ ج ۱ ص ۶۲)

(ت) بجزہ تعالیٰ میں نے امام اعظم اور ان کے اصحاب کے اقوال کا تتبع کیا جب میں نے مذاہب کے دلائل کی کتاب (المبجہ البہین) تالیف کی۔ پس میں نے امام اعظم اور ان کے تبعین کے اقوال میں سے ہر قول کو کسی آیت یا حدیث یا اثر یا اس کے مفہوم یا کثیر الاسناد حدیث ضعیف یا کسی اصل صحیح پر صحیح قیاس کی طرف منسوب پایا۔ پس جو واقف ہونے کا

اصحابہ۔ و کتابی المسمیٰ بـ ”المنهج المبين في بيان ادلة مد اهل المجتهدين“ كافل بذلك﴾ (ميزان الشریعہ الکبریٰ ج ۱ ص ۶۸)

(ت) اے میرے بھائی! جان لو کہ میں نے بجزہ تعالیٰ مذاہب اربعہ اور ان کے علاوہ مذاہب کے دلائل کا مطالعہ کیا، خاص کر امام ابوحنیفہ کے مذہب کے دلائل کا مطالعہ کیا اور میں نے اس میں خاص کر زیادہ توجہ کی اور اس بارے میں حافظ زبیلیؒ ۴۳۳ھ کی تخریج احادیث ہدایہ (نصب الراية) اور اس کے علاوہ شروح کا مطالعہ کیا۔ پس میں نے امام ابوحنیفہ اور اس کے اصحاب کے دلائل کو صحیح یا حسن یا کثیر الاسناد ضعیف حدیث کے درمیان پایا۔ یہاں تک کہ وہ ضعیف حدیث اس سے استدلال کے صحیح ہونے کے باب میں حدیث حسن یا حدیث صحیح سے ملحق ہوگئی ہو، تین سندوں سے یا اس سے زیادہ سندوں سے، یہاں تک کہ دس سندوں سے (یعنی وہ ضعیف حدیثیں کم از کم تین سندوں سے مروی ہیں اور بعض تین سے زائد سندوں سے مروی ہیں یہاں تک کہ بعض مستدل بہ ضعیف حدیثیں دس سندوں سے مروی ہیں) اور جمہور محدثین نے حدیث ضعیف سے استدلال کیا ہے جب اس کی سندیں کثیر ہوں اور اسے کبھی صحیح سے ملحق کرتے ہیں اور کبھی حسن سے ملحق کرتے ہیں۔ پس امام ابوحنیفہ کے اقوال اور ان کے اصحاب کے اقوال کے بعض دلائل میں ضعف پائے جانے کی تقدیر پر اس بارے میں ان کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ بلکہ تمام ائمہ مجتہدین اس بارے میں ان کے شریک ہیں۔ اور ملامت صرف اس پر ہے جو شدید ضعیف حدیث سے استدلال کرے جو ایک سند سے مروی ہو۔ اور مجتہدین میں سے کسی مجتہد کی دیووں میں ایسی حدیث کو کوئی نہ پاسکے گا۔ پس مجتہدین میں سے جو کوئی ہے، اس نے حدیث ضعیف سے اس کے متعدد اسناد سے مروی ہونے

ابو حنیفہ کے مذہب پر عمل کریں گے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اجتہاد امام ابو حنیفہ کے اجتہاد کے موافق ہوگا۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ اس مذہب حنفی کی تقلید فرمائیں گے۔ کیونکہ ان کی شان اس سے بلند ہے کہ وہ علماء امت کی تقلید فرمائیں۔ تکلف اور تعصب کے شائبہ کے بغیر کہا جاتا ہے کہ نظر کشفی میں اس مذہب حنفی کی نورانیت دریاء عظیم کے رنگ میں نظر آتی ہے اور تمام فقہی مذاہب حوض اور نہر کے رنگ میں نظر آتے ہیں۔ اور بظاہر بھی ایسا ہی نظر آتا ہے۔ اہل اسلام کی بڑی جماعت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے تبعین میں سے ہے۔

اقول: حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اولوا العزم مرسلین میں سے ہیں۔ وہ مجتہدین امت میں سے کسی کی تقلید کیسے کر سکتے ہیں۔ ہاں، وہ اپنے اجتہاد کے مطابق شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے۔ اور ان کا اجتہاد امام ابو حنیفہ کے اجتہاد کے مماثل و موافق ہوگا۔ جیسا کہ اہل کشف نے بیان کیا۔ اور بعض روایتوں میں ہے کہ شریعت اسلامیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بطور وحی بتائی جائے گی۔

(۲) امام شعرانی نے لکھا: ﴿وہذا مذهبہ اول المذہب تلویثاً و آخرہا انقراضاً﴾ کما قالہ بعض اہل الکشف (میزان الشریعہ الکبریٰ ج ۱ ص ۶۳) (ت) امام ابو حنیفہ کا مذہب تدوین کے اعتبار سے پہلا مذہب ہے۔ اور ختم ہونے کے اعتبار سے سب سے آخری مذہب ہے جیسا کہ بعض اہل کشف نے فرمایا۔

(۳) ﴿قد تقدم ان الله لما من علي بالاطلاع على عين الشريعة رأيت المذاهب كلها متصلة بهاراً رأيت مذاهب الانمة الاربعة تجرى جد اولها۔ ورأيت جميع المذاهب التي اندرست قد استحال حجارة ورأيت اطول الانمة جدولاً الامام اباحنيفة ويليہ الامام مالک ويليہ الامام

ارادہ کرے تو میری مذکورہ کتاب کا مطالعہ کرے۔ حاصل کلام (امام اعظم کے بارے میں) ائمہ مجتہدین کی تعظیم و تکریم ثابت ہو چکی ہے جیسا کہ امام مالک اور امام شافعی کے حوالے سے گذرا۔ پس امام اعظم اور ان کے تبعین کے بارے میں ان ائمہ مجتہدین کے علاوہ کا کلام قابل توجہ نہیں ہے۔

اقول: جو اجتہاد کی منزل تک پہنچا ہی نہیں، وہ کسی مجتہد سے متعلق صحیح رائے زنی کہاں سے کر سکے گا؟۔ مشہور مقولہ ہے۔ ”ولی راوی می شناسد“۔ دیدہ و کور کو کیا آئے نظر، کیا دیکھے۔

## نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(۱) حضرت مجدد الف ثانی (۱۵۶۵ھ-۱۵۹۳ھ) نے لکھا۔ ”دو واسطہ ہمیں مناسبت کہ حضرت روح اللہ دارود، تواند بود آنچه خواہد محمد پارسا در فصول ستہ نوشتہ است کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بعد از نزول بمذہب ابی حنیفہ عمل خواہد کرد۔ یعنی اجتہاد حضرت روح اللہ موافق اجتہاد امام اعظم خواہد بود۔ نہ آنکہ تقلید ایں مذہب خواہد کرد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ شان او علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام از اس بلندتر است کہ تقلید علماء امت فرماید۔ بے شائبہ تکلف و تعصب گفتہ می شود کہ نورانیت ایں مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریاء عظیم می نماید۔ و سائر مذہب در رنگ حیاض و جد اول بنظری درآیند۔ و بظاہر ہم کہ ملاحظہ نمودہ می آید۔ سواد اعظم از اہل اسلام متبعان ابی حنیفہ اند عظیم الرضوان“۔ (المجتہبات من المکتوبات ص ۲۶۲ مکتوب ۵۵)

(ت) اسی وقت مدارک کی مناسبت کی وجہ سے جو امام ابو حنیفہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رکھتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ہو جو خواہد محمد پارسا نے فصول ستہ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد امام



عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِشَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى لِسَانِ  
جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ﴿مِيزَانُ الشَّرِيعَةِ الْكُبْرَى  
ج ۱ ص ۳۹﴾

(ت) امام مہدی رضی اللہ عنہ ظاہر ہوں گے۔ پس ان کے زمانے  
میں ما قبل فقہی مذاہب میں سے کسی کے توں پر عمل کی تخصیص ختم ہو جائے  
گی جیسا کہ اہل کشف نے اس کی صراحت کی۔ اور انہیں حضرت رسول  
اکرم ﷺ کی شریعت کا اہم کیا جائے گا بطریق مطابقت، اس طرح کہ  
اگر حضرت سید الانبیاء ﷺ جلوہ افروز ہوتے تو ان کے تمام احکام پر  
انہیں برقرار رکھتے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے ذکر مہدی کی حدیث میں  
اپنے قول مبارک کے ذریعہ اس کی طرف اشارہ فرمایا کہ ”وہ میرے نقش  
قدم کی پیروی کریں گے، خطا نہیں کریں گے“ پھر جب حضرت عیسیٰ  
علیہ السلام منزل فرمائیں گے تو عظم دوسرے امر کی طرف منتقل ہو جائے گا  
۔ اور وہ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت جبرئیل امین کے ذریعہ  
شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا التَّحِیۃ وَالسَّالَامُ کی وحی کی جائے گی۔

### مسائل فقہیہ کے لئے مجلس شوریٰ کا انعقاد

(۱) امام شعرانی شافعی نے لکھا: ﴿قَالَ صَاحِبُ الْفَتَاوَى  
السَّرَاجِیَّةِ - قَدْ اتَّفَقَ لِابِی حَنِیْفَةَ مِنَ الْاَصْحَابِ مَا لَمْ يَتَّفَقْ  
لِغَیْرِهِ وَقَدْ وَضَعَ مَذْهَبَهُ شَوْزِی وَلَمْ یَسْتَبِدْ بِوَضْعِ  
الْمَسَائِلِ - وَانَّمَا كَانَ یَلْقِیْهَا عَلٰی اَصْحَابِهِ مَسْئَلَةً مَسْئَلَةً  
فَیَعْرِفُ مَا كَانَ عِنْدَهُمْ وَیَقُولُ مَا عِنْدَهُ وَیُنَظِّرُهُمْ حَتّٰی یَسْتَقِرَّ  
اِحْدَ الْقَوْلَیْنِ فِیْثَبْتَ اَبُو یُسُفَ حَتّٰی اثْبَتَ الْاَصُوْلَ كُلَّهَا وَقَدْ  
اَدْرَكَ بِفَهْمِهِ مَا عَجَزَتْ عَنْهُ اَصْحَابُ الْقَرَائِحِ﴾ (مِيزَانُ  
الشَّرِيعَةِ الْكُبْرَى ج ۱ ص ۵۹)

الشافعی ولبیہ الامام احمد بن حنبل ..... فَأَوَّلْتُ ذَلِكَ  
لَطَوِلَ زَمَنَ الْعَمَلِ بِمَذَاهِبِهِمْ وَقَصْرَهُ فَكَمَا كَانَ مَذْهَبُ  
الامام ابی حنیفہ اول المذاهب المدونة تدویناً فکذلک  
یکون اخرها انقراضاً وبذلک قال اهل الکشف ﴿مِيزَانُ  
الشَّرِيعَةِ الْكُبْرَى ج ۱ ص ۲۹﴾

(ت) ما قبل میں گذر چکا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر عین الشریعہ  
الکبریٰ پر اطلاع کا احسان فرمایا تو میں نے تمام فقہی مذاہب کو اس سے  
متصل کر دیا۔ اور میں نے ائمہ اربعہ کے مذاہب کو دیکھا کہ ان کی  
نہریں بہہ رہی ہیں۔ اور وہ تمام فقہی مذاہب جو ختم ہو گئے، انہیں میں  
نے دیکھا کہ پتھر حائل ہو چکے ہیں۔ اور میں نے ائمہ میں سب سے لمبی  
نہر امام ابوحنیفہ کی دیکھی، اور ان کے قریب امام مالک کی نہر ہے۔  
اور امام مالک کی نہر کے قریب امام شافعی کی نہر ہے۔ اور ان کے قریب  
امام احمد بن حنبل کی نہر ہے۔ تو میں نے اس کی تاویل ان کے مذاہب  
کی مدت عمل کے طویل اور قصیر ہونے سے کی۔ پس امام اعظم ابوحنیفہ کا  
مذہب مدون مذاہب میں تدوین کے اعتبار سے پہلا مذہب ہے۔ اور  
اسی طرح ختم ہونے کے اعتبار سے سب سے آخری مذہب ہے۔  
اور اہل کشف نے ایسا ہی کہا۔

(۲) امام شعرانی نے لکھا: ﴿يُخْرِجُ الْمَهْدِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيُظِلُّ فِي  
عَصْرِهِ التَّقِيدَ بِالْعَمَلِ بِقَوْلِ مَنْ قَبْلَهُ مِنَ الْمَذَاهِبِ كَمَا صَرَحَ  
بِهِ اهل الكشف ويلهم الحكم بشريعة محمد ﷺ بحكم  
المطابقة بحيث لو كان رسول الله ﷺ موجوداً لَأَقْرَأَهُ عَلَى  
جميع احكامه كما اشار اليه في حديث ذكر المهدي  
بقوله ”يَقْفُوْا ثَرِي لَا يُعْطٰی“ ثم اذا نزل عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ اَنْتَقَلَ الْحُكْمَ اِلٰی اَمْرٍ اٰخَرَ وَهُوَ اَنَّهُ يُوْحٰی اِلٰی السَّيِّدِ

نے اس فقہ کو گام لگائی ہے اور تہارے لئے اس پر زین ڈالی ہے، پس تم لوگ میری مدد کرو۔ اس لئے کہ لوگوں نے ہمیں جہنم کے اوپر پل بنادیا ہے۔ تو پہونچنا میرے غیر (یعنی اللہ تعالیٰ) تک ہے اور چلنا میری پیٹھ پر ہے۔ پس جب کوئی واقعہ پیش آتا تو ان سے مناظرہ کرتے اور ان کو قریب میں رکھتے اور ان سے سوال کرتے۔ تو ان احادیث و آثار کو سنتے جو ان کے تلامذہ کے پاس ہوتیں اور وہ بیان کرتے جو ان کے پاس ہوتیں۔ اور ان تلامذہ سے (کبھی ایک مسئلہ میں) ایک مہینہ یا اس سے زیادہ دن مناظرہ کرتے یہاں تک کہ آخری قول مستقر ہو جاتا، پس امام ابو یوسف اسے کھہہیتے۔ یہاں تک کہ تمام مسائل اسی طریقہ پر بطریق مشورت لکھے گئے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ دیگر ائمہ مجتہدین کی طرح ان مسائل میں منفرد ہوئے۔

(۳) ﴿وَكَانَ يَقُولُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ قَوْلًا حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ شَرِيعَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَقْبَلُهُ﴾۔ وکان یجمع العلماء فی کل مسئلہ لم یجدھا صریحۃ فی الکتاب و السنۃ و یعمل بما یستفرون علیہ فیھا۔ و کذلک کان یفعل اذا استنبط حکماً فلا ینکثہ حتی یجمع علیہ علماء عصرہ۔ فان رضوہ، قال لابی یوسف، اکتبہ۔ رضی اللہ عنہ۔ فمن کان علی هذا القدم من اتباع السنۃ، کیف یجوز نسبته الی الراى۔ معاذ اللہ ان یقع فی مثل ذلک عاقل ﴿میزان الشریعہ الکبریٰ ج ۱ ص ۵۹﴾

(ت) امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کہ کسی کیلئے کوئی قول کرنا مناسب نہیں ہے یہاں تک کہ وہ جان لے کہ حضرت سید دو عالم ﷺ کی شریعت اسے قبول کرتی ہے۔ اور ہر اس مسئلے میں علماء کو جمع فرماتے جس مسئلے کو قرآن و حدیث میں صراحتاً نہ پاتے۔ اور اس صورت پر عمل فرماتے، علماء اس بارے میں جس صورت پر متفق ہوتے۔ اور ایسا ہی

(ت) صاحب فتاویٰ سراجیہ علی اوشی م ۵۷۵ھ نے فرمایا۔ حضرت امام ابو حنیفہ کے اتنے تلامذہ ہوئے کہ ان کے علاوہ مجتہدین کے نہ ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے مذہب کو مشاورت کے طریقے پر وضع کیا اور مسائل کی وضع میں اپنے آپ کو رائج نہ سمجھا۔ اور اپنے اصحاب کے سامنے ایک ایک مسئلہ پیش کرتے۔ پس اس کی جانکاری لیتے جو ان تلامذہ کے پاس ہوتا اور وہ بیان کرتے جو ان کے پاس ہوتا اور ان سے مناظرہ فرماتے یہاں تک کہ دقتوں میں سے ایک مستقر ہو جاتا۔ پس امام ابو یوسف اسے لکھہ لیتے۔ یہاں تک کہ تمام اصول (اسی طرح) لکھے گئے۔ اور امام ابو حنیفہ نے اپنی فہم و فراست سے وہ پالی کہ (اجتہاد کے) ملکہ راستہ والے اس سے عاجز رہ گئے۔

(۲) عد مرثائی نے لکھا ﴿نقل عن مسند الحواری ان الامام اجتمع معہ الف من اصحابہ۔ احلہم و افضلہم اربعون قد بلغوا حد الاحتیاد۔ فقرب بہم و اذناہم و قال لہم۔ انی الخفیت هذا الفقه و اسرختہ لکم فاعینونی۔ فان الناس قد جعلونی جسراً علی النار۔ فان المتتہی لغیری واللعب علی ظہری۔ فکان اذا وقعت واقعة شاورہم و ناظرہم و جاورہم و سألہم فیسمع ما عندهم من الاخبار و الاثار و یقول ما عنده۔ و یساظرہم شہراً او اکثر حتی یستقر اخر الاقوال فیہنہ ابو یوسف۔ حتی اثبت الاصول علی هذا المنہاج شوری۔ لا انه تفرد بذلک کثیرہ من الائمة﴾ (رد المحتار ج ۱ ص ۷۲)

(ت) امام محمد بن محمود خوارزمی م ۵۷۶ھ کی جامع مسانید ابی حنیفہ سے منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ کے پاس ان کے ایک ہزار تلامذہ جمع ہوئے۔ ان میں سے چالیس بزرگ تر اور افضل تھے، وہ حد اجتہاد فی المذہب تک پہونچ چکے تھے۔ پس انہیں اپنے قریب کیا اور انہیں حکم دیا کہ میں



نسب النبی غیرہ الا بطریق المعجار للموافقة (رد المحتار ج ۲ ص ۷۲)  
 (ت) (پس ہر ایک ان کی کوئی روایت کو بیٹے) یعنی اصحاب میں سے کسی  
 کا قول ان کے قول سے خارج نہیں ہے۔ اور اسی لئے ولوالحیہ کی کتاب  
 الجنایات میں فرمایا۔ امام ابو یوسف نے فرمایا۔ میں نے کوئی ایسا قول  
 نہیں کیا جس میں میں نے امام ابو حنیفہ کی مخالفت کی مگر وہ ایسا قول تھا  
 جسے وہ فرما چکے تھے۔ اور امام زفر بن ہذیل سے مروی ہے کہ انہوں نے  
 کہا کہ میں نے کسی چیز میں امام ابو حنیفہ کی مخالفت نہیں کی۔ مگر وہ  
 ایسا قول تھا جسے انہوں نے فرمایا، پھر رجوع کر لیا۔ پس یہ ایک اشارہ  
 ہے کہ ان کے اصحاب اختلاف کے طریقے پر نہ چلے۔ بلکہ انہوں نے  
 اجتہاد و قیاس سے وہی کہا، جو ان کے استاذ امام ابو حنیفہ فرما چکے تھے۔ اور  
 ”الحاوی القدسی“ کے اخیر میں ہے۔ جب امام ابو حنیفہ کے اصحاب میں  
 کسی کے قول کو اختیار کیا تو یقینی طور پر معلوم ہے کہ وہ امام ابو حنیفہ کے  
 قول کو اختیار کرنے والا ہے۔ اس لئے کہ ان کے تمام بڑے اصحاب مثلاً  
 امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر اور امام حسن بن زیاد نے فرمایا کہ ہم نے  
 کسی مسئلہ میں کوئی قول نہ کہا مگر یہ کہ وہ ہماری امام ابو حنیفہ سے روایت  
 ہے۔ اور اس پر انہوں نے سخت قسمیں کھائیں۔ پس اس وقت فقہ میں  
 کوئی جواب اور کوئی مذہب باقی نہ رہا مگر امام ابو حنیفہ کا، وہ کیسا بھی  
 ہو (یعنی وہ قول اخیر ہو یا قول مرجوع عنہ)۔ اور اس مسئلے کی نسبت امام  
 ابو حنیفہ کے علاوہ (ان کے اصحاب) کی طرف صرف موافقت کی وجہ  
 سے بطریق مجاز ہے (ورنہ وہ حقیقت میں امام ہی کا قول تھا۔ پھر امام  
 نے اس سے رجوع کر لیا)

**اقول:** اب قول مرجوع عنہ کی نسبت امام کی طرف درست نہیں۔  
 اگرچہ وہ حقیقت میں ان کا ہی قول تھا۔

کرتے جب کسی حکم کا استنباط کرتے۔ پس اسے نہیں لکھتے یہاں تک کہ  
 اپنے زمانے کے علماء (یعنی اپنے تلامذہ) کو اس پر جمع کر لیتے۔ پس اگر وہ  
 علماء اس سے راضی ہوتے تو امام ابو یوسف سے فرماتے۔ اسے لکھ لو۔ پس  
 جو اتباع سنت میں اس طریقے پر ہو، اس کو رائے کی طرف منسوب کرنا  
 کیسے جائز ہوگا؟۔ اللہ کی پناہ اس سے کہ کوئی عقلمند اس میں مبتلا ہو۔

(۴) در مختار میں ہے (وقال لأصحابه - ان توجه لكم دليل فقولوا  
 به - فكان كل يأخذ برواية عنه ويرجحها) (الدر المختار شرح  
 تنویر ابصار ج ۲ ص ۷۲)

(ت) امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اگر تمہیں  
 کوئی دلیل دستیاب ہو تو اسے بیان کرو۔ پس ہر ایک ان کی کوئی روایت  
 کو لیتے اور اسے (دلیل کے ذریعہ) ترجیح دیتے۔

(۳) علامہ ترمذی نے اس روش میں نہیں (فكان كل يأخذ بروايته  
 عنه) ای فلیس لاحد منهم قول خارج عن اقواله - ولذا قال  
 فی الولوالحیة من کتاب الجنایات - قال ابو یوسف، ما قلت  
 قولاً خالفتم فیہ اباحنیفۃ الا قولاً قد کان قالہ - وروی عن  
 زفرانہ قال - ما خالفتم اباحنیفۃ فی شیء الا قد قالہ ثم رجع  
 عنہ - فهذه اشارة الى انهم ما سلكوا طريق الخلاف - بل  
 قالوا ما قالوا عن اجتہاد ورأى اتباعاً لما قاله استاذهم  
 ابو حنیفۃ - و فی اخر الحاوی القدسی - واذا اخذ بقول واحد  
 منهم یعلم قطعاً انه یكون به اخذاً بقول ابی حنیفۃ - فانه  
 روی عن جمیع اصحابہ من الکبار کابی یوسف ومحمد  
 وزفر والحسن انهم قالوا - ما قلنا فی مسئلة قولاً  
 الا و هو روایتنا عن ابی حنیفۃ - واقسموا علیہ ایماناً غلاظاً فلم  
 یستحق اذا فی الفقہ جواب ولا مذهب الا لہ کیفما کان وما

## اصدق الصادقین حضرت سیدنا صدیق اکبر

از:- ڈاکٹر اقبال احمد اختر اٹھادری

جب کہ کنیت ”ابو بکر“ ہے آپ کا سب سے مشہور لقب ”صدیق“ ہے حافظ ابن عبد البرؒ اس کی یہ توجیہ بیان کرتے ہیں: ”آپ نے ہر معاملہ میں حضور اکرم ﷺ کی تصدیق کرنے میں پہل کی، اس لیے آپ کا لقب صدیق رکھا گیا“ ۵۔

چنانچہ دیلمی، حضرت سیدہ ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

”اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام صدیق رکھا ہے۔“ ۶۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے منقول ہے کہ یہ لقب اللہ نے خود نازل فرمایا، آپ حلیفہ بیان کرتے ہیں کہ: ”اللہ تعالیٰ نے ابو بکر کے لیے ”صدیق“ کا لقب آسمان سے نازل فرمایا۔“ ۷۔

حضرت امام حسن بصری اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: ”آپ کا یہ لقب شب معراج کے اگلے دن کی صبح مشہور ہوا“ ۸۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ شب معراج سے اگلے دن مشرکین مکہ حضرت ابو بکر کے پاس آئے اور کہا، اپنے صاحب کی اب بھی تصدیق کرو گے؟ .... اب انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ راتوں رات بیت المقدس کی سیر کر آئے ہیں! .... اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرما

اصدق الصادقین، سید المتقین، افضل البشر بعد الانبیاء، خلیفۃ الرسول، امیر المومنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کیا شان بیان کی جائے کہ والی کائنات سرکار دو عالم ﷺ خود جن کے احسان مند ہوں اور فرماتے ہوں کہ: ”تمام انسانوں میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابو بکر صدیق کا ہے۔“

آپ کی ولادت واقعہ یثیل (یعنی جب حبشہ کا بادشاہ ابرہہ، تمہیوں کے لشکر لے کر مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہوا تھا) سے تقریباً دو سال چار ماہ بعد ہوئی ۱۔ آپ حضور اکرم ﷺ سے دو سال چند ماہ چھوٹے تھے ۲۔ زمانہ جاہلیت میں آپ کا اسم گرامی ”عبد الکعبہ“ تھا، جسے بعد میں حضور اکرم ﷺ نے تبدیل فرما کے ”عبد اللہ“ تجویز فرمایا ۳۔ آپ کے والد ماجد ”ابوقحافہ“ کا نام ”عثمان“ تھا، جن کا تعلق بنو تیم قبیلہ سے تھا آپ کا نسب اس طرح ہے: ”ابوقحافہ عثمان..... بن عامر..... بن عمر..... بن کعب..... بن سعد..... بن مرہ بن کعب..... بن لوی..... بن غالب..... بن فہر القرشی النجفی“۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ”ام الخیر سلمیٰ“ تھا، جن کا نسب یوں ہے: ”ام الخیر سلمیٰ بنت صحر بن عمرو بن کعب..... بن سعد..... بن تیم“ ۴۔

آپ ”عتیق“ اور ”صدیق“ کے لقب سے ممتاز ہیں،



سے سلیم الفطرت تھے، شراب نوشی سے عمر بھر محفوظ رہے۔ ایک بار صحابہ کرام نے پوچھا کہ زمانہ جاہلیت میں کبھی آپ نے شراب نوشی کی ہے؟

آپ نے فرمایا:..... ”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں“..... صحابہ نے وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا: ”مجھے اپنی عزت اور مال کی حفاظت مطلوب تھی، شراب نوشی عزت و آبرو کے لیے باعث نقصان ہے“

حضور انور ﷺ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: ”صدق ابو بکر صدیق ابو بکر..... (ابو بکر ص) کہتے ہیں واقعی انہوں نے کبھی شراب نوشی نہیں کی“ ۱۲

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: ”آپ نے زمانہ جاہلیت میں ہی اپنے اوپر شراب کو حرام کر رکھا تھا“ ۱۳

اللہ اکبر! ایک ایسے معاشرے میں جہاں شراب کا عام رواج تھا اور کھلے عام بتوں کی پوجا کی جاتی تھی، مگر اللہ کی شان کہ آپ اس دور جاہلیت میں بھی شراب اور بت پرستی سے محفوظ رہے

حضور اکرم ﷺ سے آپ کی شروع ہی سے دوستی تھی..... آپ، حضور انور ﷺ کے ندیم خاص اور راز داں تھے..... بعثت سے پہلے حضور انور ﷺ غیب سے آواز سنتے کہ کوئی پکارتا: ”یا محمد“..... (ﷺ) اس خصوصی راز سے آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آگاہ فرما دیا تھا ۱۴..... آپ کے قبول اسلام کے سلسلے میں

یا کہ: ”بے شک آپ ﷺ نے سچ فرمایا ہے، میں تو صبح و شام اس سے بھی اہم اور مشکل امور کی تصدیق کرتا ہوں“۔ اور پھر اس واقعہ کے بعد آپ کا لقب ”صدیق“ مشہور ہو گیا ۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل، حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق کا قریب سے گزر ہوا، تو جبریل امین نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ ابو قحافہ کے صاحبزادے ہیں؟

حضور انور ﷺ نے فرمایا: ہاں، کیا تم آسمان میں رہنے والے نہیں پہچانتے ہو؟

جبریل امین نے عرض کیا: ”قسم ہے آپ کو مبعوث فرمانے والے رب کی! ابو بکر کا زمین کی نسبت آسمانوں پر زیادہ شہرہ ہے، وہاں ان کا نام حلیم ہے“ ۱۶

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی پرورش اور نشوونما مکرّمہ میں ہوئی کبھی کبھی تجرّبت کے لیے باہر بھی جاتے تھے..... آپ نہایت متمول شخصیت کے مالک تھے..... قبیلہ قریش میں اخلاق و عادات، فضل و شرف اور احسان کے لحاظ سے اہم مقام کے حامل تھے..... قریش کے مشہور قبیلہ قارہ کے سردار ابن دغنے نے آپ کے اوصاف حسنہ کا بایں الفاظ اعتراف کیا ہے کہ: ”اے ابو بکر! بے شک آپ ناداروں کی مدد کرتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور راقع میں مصیبت زدہ افراد کے کام آتے ہیں“ ۱۷

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع ہی

قبول کیا۔ ۱۹

بہت سے واقعات کتب سیر و مناقب میں مرقوم ہیں لیکن خود حضور اکرم ﷺ کے بعض ارشادات کی روشنی میں یہ امر یقینی ہے کہ آپ قدیم الاسلام مسلمان ہیں

چنانچہ حافظ ابن عساکر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابو بکر صدیق کے سوا میں نے جس کو اسلام کی دعوت دی، اس نے توقف کیا، ابو بکر نے میری ہر بات کو قبول کیا اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔“ ۱۵

قبول اسلام کی اولین سعادت کسے نصیب ہوئی؟ اس کا حتمی تعین نہایت مشکل ہے کیونکہ اس سلسلہ میں متعدد متضاد روایات ملتی ہیں۔ ہاں اس حوالے سے تین حضرات کے اسمائے رami نمایاں ہیں:

۱. ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۲. امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳. امیر المومنین حضرت علی کرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاہم قول فیصل وہ ہے جو حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے سراج الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ آپ نے اولیت ایمان کی تمام روایات میں تطبیق کرتے ہوئے نہایت قرین قیاس اور دل لگتی بات کہی، آپ فرماتے ہیں کہ:

”مردوں میں سب سے پہلے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عورتوں میں سب سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بچوں میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے اسلام

آپ کو یہ منفرد اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ کی چار پشتیں

شرف صحابیت سے بہرہ یاب ہوئیں۔ یہ وہ اعزاز ہے کہ سوائے

آپ نے کسی اور کے حصہ میں نہ آسکا۔ چنانچہ مفسر قرآن صدر الافاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:-

”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین بھی مسلمان اور

آپ کے صاحبزادے محمد اور عبد اللہ اور عبد الرحمن اور آپ کی

صاحبزادیاں حضرت عائشہ اور حضرت اسماء اور آپ کے پوتے محمد بن

عبد الرحمن (اور نواسے حضرت عبد اللہ بن زبیر)..... یہ سب مومن

اور سب شرف صحابیت سے مشرف صحابہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اجمعین۔ آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کو یہ فضیلت حاصل ہو

کہ اس کے والدین بھی صحابی ہوں، اولاد بھی صحابی اور پوتے بھی

صحابی چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف ہوں۔“ ۱۶

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ:- ”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی قوا

کی تالیف قلب کرنے والے اور محبوب شخصیت کے حامل تھے، وہ

قریش کے نسب اور ان کے تمام معاملات سے خوب واقف تھے۔

آپ تاجر، خلیق اور نیک سیرت انسان تھے۔ آپ کی قوم کے لوگ

آپ سے نہایت درجہ انس رکھتے اور اپنے امور میں آپ کے علم اور

تجربے سے مستفید ہوتے، آپ خوش مجلس تھے، جب آپ نے

دعوت اسلام کا کام شروع کیا، تو آپ کی ترغیب سے حضرت عثمان،

حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت عبد الرحمن بن عوف

رضی اللہ عنہم اجمعین جیسے جلیل القدر لوگ مشرف باسلام ہوئے۔“ ۱۷



حواشی و حوالے:

۱..... ابن عساکر، مختصر تاریخ دمشق، جلد: ۱۳، ص: ۳۷

۲..... تاریخ الخلفاء، ص: ۳۰

۳..... الاستیعاب، جلد: ۱، ص: ۳۲۹

۴..... الکامل فی التاریخ، جلد: ۲، ص: ۴۰۲

۵..... الاستیعاب، جلد: ۱، ص: ۳۳۱

۶..... سبل الہدی، جلد: ۱، ص: ۲۵۲

۷..... ابن عساکر، مختصر تاریخ دمشق، جلد: ۱۳، ص: ۵۲

۸..... تاریخ الخلفاء، ص: ۲۹

۹..... تاریخ الخلفاء، ص: ۲۹

۱۰..... الریاض النضرۃ، جلد: ۱، ص: ۸۲

۱۱..... صحیح بخاری شریف، جلد: ۱، ص: ۵۵۲

۱۲..... الریاض النضرۃ، جلد: ۱، ص: ۲۰۱

۱۳..... الریاض النضرۃ، جلد: ۱، ص: ۲۰۱

۱۴..... الریاض النضرۃ، جلد: ۱، ص: ۹۲

۱۵..... ابن عساکر، مختصر تاریخ دمشق، جلد: ۱۳، ص: ۴۴

۱۶..... تاریخ الخلفاء، ص: ۳۳

۱۷..... مولانا نعیم الدین مراد آبادی، خزائن العرفان فی تفسیر

القرآن، زیر آیت: ۱۵، سورۃ احقاف

۱۸..... الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، جلد: ۲، ص: ۲۳۴

۱۹..... نور الابصار، ص: ۵۳

۲۰..... جامع ترمذی، باب مناقب عبدالرحمن بن عوف، جلد: ۲، ص: ۲۳۹

۲۱..... الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، جلد: ۲، ص: ۳۳۴

۲۲..... ام احمد رضا خاں، حدائق بخشش، مطبوعہ بریلی

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں

اسلام لانے والے ان پانچ حضرات کا تعلق ان دس افراد پر مشتمل

مقدس جماعت سے ہے جنہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے ۱۹..... سرکار

۱۰..... دواعلم صحیحہ نے انہیں ایک ہی مجلس میں جنت کی بشارت فرمائی تھی

عشرہ مبشرہ میں باقی پانچ دوسرے حضرات کے ۳۱..... گرامی یہ

ہیں ۱- حضرت ابوبکر صدیق ۲ حضرت عمر فاروق

اعظم ۳ حضرت علی ۴ حضرت سعید بن زید ۵ اور حضرت

ابوسبیدہ ۶۔ حضرت جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۲۰.....

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی

ذات کے ساتھ اپنی تمام دولت بھی اشاعت اسلام کے لیے وقف

کردی تھی ساری کی ساری دولت مظلوم اور کمزور غلاموں کی

آزادی اور مسکینوں کی مدد پر خرچ کردی ۱۲..... غرض اسلام کے ابتدائی

دور سے لے کر تادم آخر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں..... خدمت اسلام کے لیے آپ

کی ان ہی مساعی جیلہ کے سبب والی کائنات سرکار دواعلم حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:

”تمام انسانوں میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر صدیق کا ہے۔“

سایہ مصطفیٰ، سایہ اصطفیٰ

عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل

عانی اثین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین، سید المہتممین

چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

# سماج کی سات بیماریاں

از: پروفیسر ڈاکٹر جاوید احمد خاں، شعبہ عربی، چنچل کالج، چنچل، ولدہ (مغربی بنگال)

دُن گئی ہے۔ ہر ایک کے ساتھ شیانِ شان معاملہ کیا جائے، دوسروں کے لئے وہی پسند کیا جائے جو خود اپنے لئے پسند کیا جائے اور جو خود اپنے لئے ناپسند ہو وہ دوسروں کے لئے بھی ناپسند ہو۔ دوسروں کے ساتھ بھلائی، غفو و کرم اور سخاوت و فیاضی کا معاملہ کیا جائے کسی کو ضرر اور اذیت نہ پہنچی جائے ملاقات کے وقت مسکراتے ہوئے اور چہرے پر شگفتگی بکھیرے ہوئے ملا جائے۔

**جھوٹ:** جھوٹ نہایت بری عادت ہے، جھوٹ بولنے والے کا انجام برا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس بری عادت سے بڑی شدت کے ساتھ منع کیا ہے چونکہ یہ ایک ایسی عادت قبیحہ ہے جو دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اللہ رب العالمین کا فرمان ہے ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بچو! کے ساتھ ہو جاؤ“۔ (توبہ: ۱۱۹) حدیث میں ہے کہ ایک بار اللہ کے رسول کا گزر کھانے کے ڈھیر کے پاس سے ہوا آپ نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا اور اس کے اندر تری محسوس کی آپ نے اس کھانے کے ڈھیر والے سے کہا کہ تو نے یہ کیا کر رکھا ہے اس شخص نے جواب دیا یا رسول اللہ بارش ہوئی تھی اس کی وجہ سے اس میں تراوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ تو محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھیکے ہوئے اناج کو اوپر کیوں نہیں کر دیتے کہ لوگ اس کو دیکھ لیں سن جو شخص بھی لوگوں کے ساتھ جھوٹ اور دھوکے کا معاملہ

**والدین کی نافرمانی:** والدین کی عزت اور ان کا احترام و اکرام نہ کرنا انھیں مارنا ڈانٹنا انھیں ان کے ہی گھروں سے نکال باہر کرنا جیسے واقعات اکثر دیکھے پڑھے اور سنے جاتے ہیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والا کبھی بھی اپنے والدین کریمین کے ساتھ اس طرح سے برتاؤ نہیں کر سکتا قرآن کریم نے والدین کے سامنے اف اور ہوس تک کہنے سے روکا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہونچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہو اور انہیں نہ جھڑکن اور ان سے تعظیم کی بات کرنا“، (بنی اسرائیل: ۲۳) حدیث شریف میں آیا ہے کہ ”وہ شخص خاک میں مل گیا جس نے اپنے والدین کو پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی“، ایک حدیث میں حضور نے فرمایا کہ ”جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے“ والدین کے ساتھ بھلائی کرنا یہ ہے کہ زندگی میں جان و مال سے ان کی خدمت اور دل سے تعظیم و محبت کرے، مرنے کے بعد ان کا جنازہ پڑھے، ان کے لئے دعا و استغفار کرے اور ان کے عہد نامہ مقدور پورے کرے ان کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور ان کے اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کرے، حدیث شریف میں حسن اخلاق کی ترغیب

دونوں کے درمیان دلال اور واسطہ بنے (بھاص) ایک حدیث میں ہے کہ رشوت لینے اور دینے والے دوزخ میں جائیں گے۔

**شراب نوشی:** قرآن بلا تفریق تمام انسانوں کی بھائی کے لئے نازل کیا گیا ہے اس کتاب میں تمام انسانوں کے لئے ہدایت موجود ہے یہ کتاب ہر اچھے کاموں کا حکم دیتی ہے اور تمام برے کاموں سے روکتی ہے تاکہ معاشرے میں امن و سکون کا ماحول برقرار رہے شراب نوشی چھٹی بری عادتوں سے باز رہنے کے لئے قرآن کریم میں حکم نازل ہوا ہے شراب کے مضر اثرات جو عقل و صحت پر پڑتے ہیں اس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا، بے ہوشی کے عالم میں شراب نوشی کرنے والا حلال و حرام کے درمیان فرق کرنے پر قادر نہیں رہتا ہمدستی کی حالت میں اس سے ایسی ایسی حرکتیں سرزد ہو جاتی ہیں کہ ہوش کی حالت میں وہ ہرگز نہیں کر سکتا۔ قرآن نے اس عادت قبیحہ کو شیطان کا عمل قرار دیا ہے اور اس سے بچنے کو کہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اے ایمان والو شراب، جوا، بت اور پانے یہ سب شیطان کے کام ہیں لہذا تم اس سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پا سکو، (مائدہ: ۹۰) ترمذی شریف کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص شراب پینے سے کوڑے مارا اگر چوتھی بار پھر پینے تو اسے قتل کر دو۔ (ترمذی) مذکورہ حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی سختی کے ساتھ شراب کے پینے سے منع کیا ہے۔ ایک بار طارق بن سوید نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے تعلق سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس سے دور رہو پھر اس نے کہا کہ میں اسے دوا کے لئے بناتا ہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دوا نہیں ہے بیماری ہے (مسلم)

کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہ ہوگا (مسلم) حضرت صفوان بن سلیم سے مروی ہے کہ حضور سے عرض کیا گیا کہ کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں پھر عرض کیا گیا کہ کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں پھر عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا (مالک) زبان بڑی خطرناک چیز ہے اسے قابو میں رکھنے سے ہی ہر قسم کی بھلائی ہے زبان ہی وہ چیز ہے جس سے خیر و شر کے بہت سے اعمال صادر ہوتے ہیں زبان کا استعمال اگر خیر و بھلائی میں ہے تو انجام بخیر ہے اور اگر شر اور بدی میں ہے تو انجام بھی اسی کے مطابق ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ خاموشی سلامتی اور عافیت اور ہلاکتوں سے نجات کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

**رشوت خوری:** رشوت خوری نہایت بری عادت ہے یہ بہت سے فتنہ و فساد کا سبب بنتی ہے یہ مرض بڑی تیز رفتار کے ساتھ ملک و ملت میں پھیلتا جا رہا ہے رشوت خور پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برسی ہے قرآن کریم نے رشوت خور کو اکلون للمسحت یعنی رشوت کھانے والے کہا ہے (مائدہ: ۴۲) رشوت کو صحت کہا گیا ہے اس لئے کہ وہ نہ صرف رشوت دینے اور پینے والے کو برباد کرتی ہے بلکہ پورے ملک و ملت کو جز سے کھود کر برباد کر دیتی ہے جس ملک میں رشوت چل جائے وہاں کا قانون معطل ہو کر رہ جاتا ہے اور قانون ہی وہ چیز ہے جس سے ملک و ملت کا امن برقرار رکھا جاتا ہے اس کے معطل ہو جانے سے نہ تو کسی کی جان محفوظ رہتی ہے اور نہ ہی مال و آبرو، اس لئے شریعت اسلام نے اسے صحت فرما کر حرام قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت بھیجتا ہے اور اس شخص پر بھی لعنت برسی ہے جو ان



نے جب یہ سنا تو اسے ڈانٹ دیا کہ خبردار چپ رہو آپ نے فرمایا اسے میرے قریب لاؤ، جب وہ قریب آکر بیٹھا تو آپ نے فرمایا کیا تو یہ حرکت اپنی ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ میں سے کسی کے ساتھ پسند کرتا ہے؟ اس شخص نے کہا ہرگز نہیں تو آپ نے فرمایا دوسرے لوگ بھی اپنی ماؤں، بیٹیوں، بہنوں، پھوپھیوں اور خالوں کے لئے یہ فعل وار نہیں کرتے پھر آپ نے دعا فرمائی کہ الہی اس کے گناہ کو معاف فرما اور اس کے دل کو پاک اور شرمگاہ کو محفوظ کر دے۔

**ہم جنس پرستی:** ہم جنس پرستی مذہب، فطرت، اخلاقیات اور مروجہ عادات کے سراسر خلاف ہے قوم لوط میں اس فعل بد کا رواج پڑ گیا تھا، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں اس فعل بد سے بہت روکا لیکن وہ اس فعل بد سے باز نہ آئے حضرت لوط علیہ السلام کے اصلاح کی ساری کوششیں ناکام ہو گئیں تو اللہ نے پھر راز پروری قوم کو تباہ و برباد کر دیا سورہ اعراف میں ذکر ہے ”ان کی ساری کی ساری بستیاں الٹ دی گئیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”جس کسی کو قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو قیفل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ (احمد ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ) کسی حدیث میں اس حکم میں اتنا اضافہ ہے ”وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ سنگ سار کئے جائیں گے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم جنس پرست کو جلا دیا تھا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم جنس پرست پر دیوار کرا دی تھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ان دونوں کو قتل کر دو اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فعل نہایت خبیث ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے۔

حضور کی ایک حدیث ہے کہ ”مومن جب شراب پیتا ہے تو اس وقت اس کا ایمان اس سے رخصت ہو جاتا ہے، ایک دوسری حدیث میں ارشاد نبوی ہے کہ ”خدا نے شراب پر اس کے پینے اور پلانے والے پر بیچنے اور خریدنے والے پر دوسروں کے لئے یا اپنے لئے نچوڑنے والے اور جس کے لئے لے جائی جائے سب پر لعنت فرمائی ہے، (ابوداؤد) ایک عربی شاعر نے شراب کی خرابی کو اس طرح سے بیان کیا ہے

شربت الخمر حتی ضل عقلی

كذلك الخمر تفعل ما تشاء

یعنی (میں نے شراب پی تو میری عقل گمراہ ہو گئی، اسی طرح شراب جو چاہتی ہے کرتی ہے)

**زنا کاری:** زنا کاری نہایت سنگین جرم ہے، اسلام نے اس فعل قبیح سے بڑی سختی کے ساتھ روکا ہے، اس کا ارتکاب کرنے والا معاشرہ میں چہرہ دکھانے کے قابل نہیں رہ جاتا، اسلام میں اس جرم کے لئے دردناک سزا ہے، اس جرم کا ارتکاب کرنے والا اگر غیر شادی شدہ ہے تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر شادی شدہ ہے تو اسے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے گا، اللہ رب العزت کا ارشاد ہے ”بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد دونوں کو سو کوڑے مارو اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے حکم کو نافذ کرنے میں تم کو ان پر ترس نہ آئے اور کچھ مسلمان اس سزا کو دیکھیں (نور ۲) قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمان الہی ہے ”اور زنا کے قریب مت جاؤ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے، (بنی اسرائیل ۳۲) مسند امام احمد میں ہے کہ ”ایک شخص نے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے زنا کی اجازت دے دیجئے، حاضرین مجلس

## منظوم تہنیت

بموقع رسم سجادگی حضرت علامہ محمد احسن رضا قادری

از: مولانا پھول محمد نعمت رضوی مظفر پور

واصف شمس الضحیٰ ہیں حضرت احسن میاں  
 نائب خیرالوریٰ ہیں حضرت احسن میاں  
 اک غلام مصطفیٰ ہیں حضرت احسن میاں  
 غوث اعظم کی عطا ہیں حضرت احسن میاں  
 منزل مقصود مل جائے گی دامن تھام کر  
 صاحب فیض و عطا ہیں حضرت احسن میاں  
 مل گئی سجادگی نوخیزی ہی میں اس لیے  
 پرتو سجاں رضا ہیں حضرت احسن میاں  
 آپ کی سجادگی میں اور بھی ہوگا عروج  
 آپ سچے باخدا ہیں حضرت احسن میاں  
 خدمت علماء ہو یا کہ مسلکی ہو کوئی کام  
 وہ بڑے ہی باوفا ہیں حضرت احسن میاں  
 دیکھتے ہی ٹھیک ہو جاتا ہے جن کو ہر مریض  
 ایک روحانی دوا ہیں حضرت احسن میاں  
 ہو مبارک آپ کو گدڑی نشینی اے شہا  
 نعمت اور سب کی دعا ہیں حضرت احسن میاں

چوری: قرآن کریم میں ذکر ہے ”اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹ لو ان کے کئے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے (مائدہ: ۳۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کو ناپسند فرماتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو چور پر۔ وہ انڈا چراتا ہے اور ہاتھ کٹواتا ہے اور رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے (متفق علیہ) حدیث شریف میں ذکر ہے کہ ایک خرمیہ عورت نے چوری کی جس سے قریش بہت پریشان ہوئے انھوں نے مشورہ کیا کہ اس معاملہ میں کون حضور سے سفارش کرے سب نے کہا کہ حضور کے محبوب حضرت اسمہ بن زید کے سوا اور کون یہ جرأت کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت اسمہ نے حضور سے گفتگو کی تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو؟ پھر حضور نے لوگوں سے خطاب فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگ اسی لئے ہلاک ہو گئے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کمزور چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے۔ خدا کی قسم اگر فاطمہ میری بیٹی بھی چوری کرتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ (متفق علیہ) ایک بار حضور کے پاس ایک چور لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر حضور نے فرمایا کہ وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔ (ترمذی) اگر حکومت اسلامیہ ہوتی تو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جاتا اور شراب پینے والے کو اسی (۸۰) کوڑے مارے جاتے۔ موجودہ صورت میں ان کے لئے یہ حکم ہے کہ مسلمان ان کا بایکٹ کریں، ان کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا اور کسی قسم کے اسلامی تعلقات نہ رکھیں تا وقتیکہ وہ لوگ توبہ کر کے اپنے افعال قبیحہ سے باز نہ آجائیں اگر مسلمان ایسا نہ کریں تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

## نبی کریم کا علم غیب

### قرآن پاک اور احادیث کریمہ کی روشنی میں

از:- مولانا غیاث الدین احمد نظامی، خاوند ریس، مدرسہ عربیہ سعید العلوم یکماڈ پوکشی پور مہراج ٹنچ، یوپی

المغناط کے صفحہ ۸۴ پر بھی نبی کا معنی لکھا ہے ”اللہ نے اسہام سے غیب کی بات بتانے والا“ مگر ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ میں اللہ رب العزت نے تمام نبیوں اور رسولوں کے کمالات کو یکجا فرمادیا ہے، ان کے علم کے سامنے تمام مخلوقات کا علم اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتا جتنا ایک قطرے کو سمندر سے اور ایک ذرے کو ہمارے پہاڑ سے ہے، پھر یہ مہترین انسان کس منہ سے ان کے علم پر کچھ اچھا لتا ہے۔ پر ہم تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیوانے ہیں ہم ان کی شان بیاں کرتے ہیں، کرتے رہیں گے، جلنے والے خاک ہوتے رہیں، اور ہماری اس دیوانگی پر شرک کے فتوے لگاتے رہیں، ہم تو بس ایک ہی نعرہ لگاتے رہیں گے۔ ہمارا رب عزوجل ہم سے راضی ہو جائے ہمارے آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے راضی ہو جائیں، اور اسی عشق میں ہماری زندگی تمام ہو جائے۔

امام عشق و محبت مجدد اہل سنت ماحی شرک و بدعت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کتنی آسانی سے ہمیں علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت کو سمجھا دیا ہے کہ عشق و اتنا ہی کافی ہو جاتا ہے:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہیں ہو بھلا  
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں ورود

حضور کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے تمام معجزات میں سے ایک اہم اور عظیم معجزہ ”علم غیب“ بھی ہے۔ اس پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ ذاتی علم غیب تو اللہ رب العزت کے سوا کسی کو نہیں مگر اللہ رب العزت اپنے کرم سے اپنے نبیوں اور رسولوں اور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے وسیلے سے اپنے دیگر برگزیدہ بندوں کو علم غیب عطا فرماتا ہے۔ یہ علم غیب عطا کیا کہلاتا ہے، جیسا کہ خود اللہ رب العزت کا فرمان عالیشان قرآن پاک میں موجود ہے کہ

(۱) عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ (سورہ جن، آیت ۲۶)  
ترجمہ: (اللہ) عالم الغیب ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(۲) وَمَلَكًا لِّيُظْلِمَ لَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَخْتَصِبُ مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ (سورہ آل عمران، آیت ۱۷۹)  
ترجمہ: اللہ کی شان نہیں کہ اسے عام لوگوں! تمہیں غیب کا علم دے دے۔ ہاں اللہ جن چاہتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے۔

اللہ رب العزت نے یوں تو تمام انبیاء کرام و رسلان عظام کو علم غیب عطا فرمایا کہ نبی کہتے ہی اسے ہیں جو غیب کی خبریں دے، دیوبندی عالم مولوی عبدالحفیظ کی لکھی ہوئی لغت، مصباح



تم پر بڑا فضل ہے۔

(۳) ذَلِكْ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ (سورہ یوسف آیت ۱۰۲)

ترجمہ: یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔  
(۵) وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَ هُدًى وَ رَحْمَةً وَ بُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (سورہ نحل آیت ۸۹)

ترجمہ: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے (ف) اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔  
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ (سورہ التکویر، آیت ۲۳)  
ترجمہ: اور یہ (نبی) غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

دشمنان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی میں اس قدر اندھے ہوتے ہیں کہ انھیں نہ تو یہ قرآن کی آیتیں نظر آتی ہیں اور نہ انھیں احادیث کریمہ سمجھ میں آتی ہیں۔ عجب تماشہ ہے، جن کا کلمہ پڑھتے ہیں، جن کی امت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، انھیں کی برائی پر آمادہ نظر آتے ہیں، جب کہ اللہ رب العزت نے تو مومنوں کی شان یہ بیان فرمائی ہے:

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (سورہ البقرہ، آیت ۳)

ترجمہ: وہ جو غیب پر ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔

آئیے ایمان کی تازگی اور پختگی کے لئے چند احادیث پاک حوالے کے ساتھ مطالعہ کریں اور اپنے آقا کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی شان کے ترانے

گائیں اور ان کے گستاخوں اور دشمنوں کے لئے ہدایت کی دعا کریں۔

اور حق یہی ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا۔ شرق تا غرب، عرش تا فرش۔ ملکوت السموت والارض، بلکہ روزِ اول سے روزِ آخر تک سب، کان و ہا، کیون کا علم آپ کو عطا کیا، اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ آپ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا علم ان سب کو محیط ہوا۔ بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز نبی کریم رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا علم نہیں، بلکہ اس کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں ہزاروں ہزار بے حدود بے شمار سمندر بہار ہے ہیں جن کی حقیقت کو وہ خود جانیں یا ان کا عطا کرنے والا مالک و مولیٰ جل و علا الحمد للہ العلی الاعلیٰ۔

کتاب حدیث و تصانیف علمائے قدیم و جدید میں اس کے شافی و کافی دلائل و براہین موجود ہیں اور اگر کچھ نہ ہو تو محمد اللہ قرآن عظیم خود علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شاہد اور گواہ ہے۔

آئیے دیکھئے ہمارا رب عز و جل اپنے پیارے محبوب دانا مے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فضل و کرم کی کیسی کیسی بارشیں فرما رہا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:-

(۳) يَسْلُكُ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ. (سورہ ہود، آیت 49)

ترجمہ:- یہ غیب کی خبریں ہیں جن کو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔  
(۳) وَ عَلَّمَكُمَا مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ

عَظِيمًا (سورہ نساء آیت ۱۱۳)

ترجمہ:- اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے (ف) اور اللہ کا

الادب المفرد، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: توقیرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وترك إكثار سوال عما لا ضرورة إليه، واحمد بن حنبل فی المسند فی مسند انس بن مالک وابو یعلی فی المسند فی مسند زہری عن انس، وابن حبان فی الصحيح، کتاب العلم الخ والطبرانی فی المعجم الاوسط).

ترجمہ:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سراج، ہاتھ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ظہر نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات و حادثات ہیں، پھر فرمایا جو شخص کسی بھی قسم کی کوئی بات پوچھنا چاہتا ہے تو وہ پوچھے، خدا کی قسم! میں جب تک یہاں کھڑا ہوں تم جو بھی پوچھو گے اس کا جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلال کے سبب بار بار فرما رہے تھے کہ کوئی سوال کرو، مجھ سے (جو چاہو) پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوزخ میں۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بار بار فرماتے رہے

(۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمَنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ، فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ، وَاكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَالَ أَنَسٌ فَقَامَ إِلَيْهِ زَجَلٌ فَقَالَ: أَيُّنَا مَذْخُلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: النَّارُ فَقَامَ عَيْدُ اللَّهِ بَيْنَ حُذَافَةَ فَقَالَ مِنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْوَكُ حُذَافَةُ هَالِ ثُمَّ اكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي، سَلُونِي فَبَرَكَ عُمرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمرُ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ عَلَى نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ غُرِضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ آيَفَا فِي غُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ، وَإِنَا أَصْلَبِي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْحَبْرِ وَالشَّرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (اخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لا يعنيه، وفي کتاب: مواقيت الصلاة، باب: وقت الظهر عند الزوال، وفي کتاب: العلم، باب: حسن برک علی رکبته عند الإمام او المحدث، وفي

(۳) عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حِفْظَهُ مَنْ حِفْظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

(اخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: القدر، باب: وكان امر الله قدرا مقدورا، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الفتن واشراط الساعة، باب: اخبار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما یكون إلى قیام الساعة، والترمذی مثله عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ فی السنن، کتاب: الفتن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء اخبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابه بما هو کائن إلى یوم القیامة، وابوداؤد فی السنن، کتاب: الفتن والملاحم، باب: ذکر الفتن ودلائلها، واحمد بن حنبل فی المسند، والبزار فی المسند، وقال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، والطبرانی مثله عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ فی مسند الشامیین، والخطیب التبریزی فی مشکوٰۃ المصابیح).

ترجمہ:- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہو کر خطاب فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس دل کھڑے ہونے سے بے کر قیامت تک کی کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی، جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان نہ فرمادیا ہو۔ جس نے اسے یاد رکھا یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔

مجھ سے سوال کرو مجھ سے سوال کرو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گفتگوں کے بل پیٹھ کر عرض فرمانے لگے۔ ہم اللہ پاک کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گزارش کی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔

(۲) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حِفْظُ ذَلِكَ مَنْ حِفْظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ.

(اخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء فی قول اللہ تعالیٰ: وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ، وشرح السنہ الجزء الخامس عشر).

ترجمہ:- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخلوقات کی ابتدا سے لے کر جنتوں کے جنت میں داخل ہوجانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہوجانے تک ہمیں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے اسے یاد رکھا، یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا سو بھول گیا۔



جو آج تک وقوع پذیر ہو چکی تھی اور جو قیامت تک ہونے والی تھی۔  
حضرت عمرو بن الخطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم میں زیادہ جاننے والا وہی ہے جو ہم میں سب سے زیادہ حافظ والا تھا۔

(۵) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ. فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ

(اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن و اشراط الساعة، باب: إخبار النبي صلى الله عليه وآله وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، واحمد بن حنبل في المسند، والحاكم في المستدرک، والبزار في المسند، والطيالسي في المسند، وابن منده في كتاب الإيمان، وإسناده صحيح، والمقرء في السنن الواردة في الفتن).  
ترجمہ:- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے قیامت تک رونما ہونے والی ہر ایک بات بتا دی اور کوئی ایسی بات نہ رہی جسے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا نہ ہو، ابنتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ اہل مدینہ کو کون سی چیز مدینہ سے نکالے گی؟

(۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَأْتِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: فَيَمُوتُ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: رَبِّي لَا أَذْرِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، حَتَّى وَحَدَّثَ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيْ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ

(۴) عَنْ عُمَرَو بْنِ أَحْطَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ. وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الطُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ. فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ قَالَ: فَاغْلُمَا أَحْقَظًا  
(اخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن و اشراط الساعة، باب: إخبار النبي صلى الله عليه وآله وسلم فيما يكون إلى قيام الساعة، والترمذي في السنن عن ابي سعيد الخدري، كتاب: الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء ما اخبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم اصحابه بما هو كائن إلى يوم القيامة، وابن حبان في الصحيح، والحاكم في المستدرک، وابو يعلى في المسند، والطبرانی في المعجم الكبير، والشيخاني في الاحاد والمثنائي).

ترجمہ:- حضرت عمرو بن الخطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر میں ہماری امامت فرمائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے تشریف لے آئے نماز پڑھائی بعد ازاں پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتی کہ صبح کا وقت ہو گیا پھر منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو

المسند، وابن ابی شیبہ فی المصنف، والشیبانی فی  
الاحاد والمثنائی،، وعبد بن حمید فی المسند، وابن  
ابی عاصم فی السنة وغیرہم)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (معراج کی رات)  
میرا رب میرے پاس (اپنی شان کے لائق) نہایت حسین صورت  
میں آیا اور فرمایا: یا محمد! میں نے عرض کیا: میرے پروردگار! میں  
حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔ فرمایا: عاظم بالا کے فرشتے کس بات  
میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں  
نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں  
کندھوں کے درمیان رکھ اور میں نے اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک  
محسوس کی۔ اور میں وہ سب کچھ جان گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے  
درمیان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ایک روایت  
کے اغاظ اس طرح ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور  
میں جن گیا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ پھر  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اور اسی طرح  
ہم ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور زمین کی تمام بادشاہتیں  
(یعنی عجب بات خلق) دکھا رہے ہیں اور (یہ) اس لئے کہ وہ عین  
الحقین والوں میں سے ہو جائے۔ (الانعام، 75: 6)۔

اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور مجھ پر ہر شے کی حقیقت  
ظاہر کر دی گئی جس سے میں نے (سب کچھ) جان لیا۔

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى. وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ  
حَسَنٌ.

وفی روایۃ عنہ: قَالَ: فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمَوَاتِ وَمَا فِی  
الْأَرْضِ وَتَلَا: وَكَذَلِكَ نُرِیْ إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ الانعام، 6:  
75. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وفی روایۃ: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
فَجَلَسَنِي لِي كُلِّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ  
وَالطَّبْرَانِيُّ وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.  
وفی روایۃ: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فَعَلِمْتُ  
فِی مَقَامِي ذَلِكَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.  
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالرُّوَيْانِيُّ).

وفی روایۃ: فَعَلِمْتُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَبَصُرْتُهُ. رَوَاهُ  
الطَّبْرَانِيُّ.

وفی روایۃ: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فَمَا  
سَأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا عَلِمْتُهُ. (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي  
عَاصِمٍ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي  
السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم، باب: ومن سورۃ ص، والدارمی فی  
السنن، کتاب الروایا، باب: فی رویۃ الرب تعالیٰ فی  
النوم، واحمد بن حنبل فی المسند، والطبرانی فی  
المعجم الکبیر، والرویان فی المسند، وابویعلیٰ فی

باب : غزوة بدر، ونحوہ فی کتاب : الجنة وصفة  
نعیمها واهلها، باب : عرض مقعد المیت من الجنة او  
النار علیہ واثبات عذاب القبر والتعوذ منه، وابو داود  
فی السنن، کتاب : الجهاد، باب : فی الاسیرینال منه  
ویضرب ویقرن، والنسائی فی السنن، کتاب : الجنائز،  
باب : ارواح المومنین، وفی السنن الکبری، وابن  
حبان فی الصحيح، واحمد بن حنبل فی المسند،  
والبخاری فی المسند، وابن ابی شیبہ فی المصنف،  
والطبرانی فی المعجم الاوسط، وفی المعجم الصغیر،  
وابو یعلی فی المسند، وابن الجوزی فی صفوة الصفوة،  
والخطیب التبریزی فی مشکاة المصابیح،

ترجمہ :- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ  
: جب انیس ابوسفیان کے (قافہ کی شرم سے) آنے کی خبر پہنچی تو  
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔  
حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا : (یا  
رسول اللہ!) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان  
ہے اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم سمندر  
میں گھوڑے ڈال دیں گے، اگر آپ ہمیں برک الغماد پہاڑ سے  
گھوڑوں کے سینے ٹکرائے گا حکم دیں تو ہم ایسا بھی کریں گے۔ تب  
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو بلایا لوگ آئے اور  
وادی بدر میں اترے۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا : یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
زمین پر اس جگہ اور کبھی اس جگہ دست اقدس رکھتے۔ حضرت انس

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : پس مجھ سے دنیا و آخرت کے بارے  
میں کیئے جانے والے سوالات کے جوابات میں نے اسی مقام پر  
جان لئے۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :  
اور میں نے دنیا و آخرت کے ہر ایک شے کی حقیقت جان بھی لی اور  
دیکھ بھی لی۔

اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے کبھی شہیزمے متعلق سوال کیا گیا تو میں نے اسے جان  
سے۔ پس اس کے بعد کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مجھ سے کسی شے کے متعلق  
سوال کیا گیا ہو اور میں اسے جانتا نہ ہوں۔

(۷) عَنْ اَبِي سَبْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم شَاوَرَهُ حَبِيبٌ بَلَغْنَا اِقْبَالَ اَبِي سَفْيَانَ، وَقَامَ  
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ،  
لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَحْبِصَهَا الْبَحْرَ لَحَصْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ  
نَضْرِبَ اَنْكَادَهَا اِلَى بَرْكِ الْعِمَادِ لَعَمَلْنَا قَالَ فَتَدْب  
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم النَّاسَ، فَانْطَلَقُوا  
حَتَّى بَزَلُوا بَدْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ  
وَسَلَّم هَذَا مُضْرَعُ فُلَانٍ قَالَ وَيَضَعُ يَدُهُ عَلَى الْاَرْضِ،  
هَاهُنَا وَهَاهُنَا قَالَ : فَمَا مَاتَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعٍ يَدِ  
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
وَابُو دَاوُدَ

اخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب : الجهاد والسير،



بخالد بن الولید رضی اللہ عنہ، ونحوہ النسائی فی السنن الكبرى، واحمد بن حنبل فی المسند، والحاکم فی المستدرک، وقال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، والطبرانی فی المعجم الكبير، والخطيب التبریزی فی مشکاة المصابيح، كتاب: احوال القيامة وبداء الخلق، باب: فی المعجزات، الفصل الاول.

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے متعلق خبر آنے سے پہلے ہی ان کے شہید ہو جانے کے متعلق لوگوں کو بتا دیا تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب جھنڈا سنبھال لیا ہے اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ اب جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ اب ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمان مبارک اشک بارتھیں۔ (پھر فرمایا: ) یہاں تک کہ اب اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید) نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح عطا فرمائی ہے۔

(۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَرْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ، وَلَجِقَ بِالْمُشْرِكِينَ، وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ إِنَّ كُنْتُ لَا كُتُبُ مَا شِئْتُ فَمَاتَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ وَقَالَ أَنَسٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر (دوسرے دن) کوئی کافر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرہ برابر بھی ادھر ادھر نہیں مرا۔

(۸) عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَأَبْنَ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: أَخَذَ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ. وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّأْيَةَ سَيْفٌ مِنْ سَيْوفِ اللَّهِ، حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ.

اخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المغازی، باب: غزوة مودة من ارض الشام، وفي كتاب: الجنائز، باب: الرجل ينمى إلى اهل الميت بنفسه، وفي كتاب: الجهاد، باب: تمنى الشهادة، وفي باب: من تافر في الحرب من غير إمرة إذا خاف العدو، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب خالد بن الوليد رضی اللہ عنہ، ونحوہ النسائی فی السنن الكبرى، واحمد بن حنبل فی المسند، والحاکم فی المستدرک، وقال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، والطبرانی فی المعجم الكبير، وفي كتاب: الجهاد، باب: تمنى الشهادة، وفي باب: من تافر في الحرب من غير إمرة إذا خاف العدو، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب

الاتصار، باب: حدیث المشایخ عن أبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

ترجمہ:- حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رب سے ملاقات سے قبل (ہم سے تمام علوم کا ذکر فرما دیا) یہاں تک کہ آسمان کے درمیان اڑنے والے پرندے کے پر کی حرکت کا بھی ذکر فرما دیا۔

(۱۱) عن عبد اللہ بن عمرو بن العاصی قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يده كتابان فقال أتدرون ما هذان الكتابان؟ فقلنا لا يا رسول الله إلا أن تخبرنا فقال للذي في يده اليمنى هذا كتاب من رب العالمين فيه أسماء أهل الجنة وأسماء أبائهم وقبائلهم ثم أجمل على آخرهم فلا يزداد فيهم ولا ينقص منهم أبداً.

اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب القدر، باب: ما جاء أن الله كتب كتاباً لأهل الجنة وأهل النار، و احمد بن حنبل فی المسند، باب مسند عبد الله بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما.

حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاصی فرماتے ہیں کہ: اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے، ان کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے یہ کتابیں کیسی ہیں؟ تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اسی وقت معلوم ہوگا جب آپ خبر دیں گے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کتاب جو میرے داہنے ہاتھ میں ہے یہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہے، اس میں جنتیوں کے اسما

و جودہ مَبُودًا، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا؟ فَقَالُوا: دَفَنَاهُ مَرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. رواه مسلم واحمد والمظله والبيهقي.

اخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: صفات المنافقين واحكامهم، و احمد بن حنبل فی المسند، والبيهقي فی السنن الصغرى، و عبد بن حميد فی المسند، والخطيب التبريزي فی مشکاة المصابيح، و ابو المحاسن فی معصرة المختصر،

ترجمہ:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کتابت کیا کرتا تھا وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا مل گیا اور کہنے کا میں تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں میں آپ کے لئے جو چاہتا تھا لکھتا تھا سو وہ شخص جب مر گیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ اس زمین پر آئے جہاں وہ مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش قبر سے باہر پڑی تھی۔ پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ تو لوگوں نے کہا: ہم نے اسے کئی بار دفن کیا ہے مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔

(۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُنْذِرٍ، حَدَّثَنَا أَشْيَاخُ، مِنَ التَّيْمِ، قَالُوا: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: لَقَدْ تَرَكْنَا مُحَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يُحْرُكُ طَائِرٌ جَنَاحَيْهِ فِي السَّمَاءِ إِلَّا أَذْكَرْنَا مِنْهُ عِلْمًا.

اخرجه الإمام أحمد بن حنبل فی المسند، کتاب مسند

یہاں صرف بارہ حدیثیں لکھی گئیں ورنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے ثبوت پر کتب احادیث میں کثرت سے احادیث مروی ہیں، اہل عقل و دانش کے لئے اتنا کافی و وافی اور شافی ہے۔ اللہ رب العزت منکرین علم غیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ عطا فرمائے اور ہم اہل سنت و جماعت کو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جینے اور مرنے اور اسی پر بروز حشر اٹھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

### جلسہ تعزیت

یہ سن کر نہایت افسوس اور غم ہوا کہ شیخ الحدیث حضرت علامہ الحاج مفتی محمد حفیظ اللہ قادری اعظمی خلیفہ حضور رفیق ملت (مفتی احسن المدارس رجبی روڈ کانپور) کا وصال پر ملال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ خبر کیا تھی ایک غم کا استعارہ تھی جسے سن کر کانپور کے اہل سنت میں غم و اضطراب کی ہر دوڑ گئی، جگہ جگہ ایصالِ ثواب کی محفلیں منعقد ہونے لگیں۔ مدرسہ ضیائے مصطفیٰ کانپور میں بھی جلسہ تعزیت کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت حضرت قاری ابوسعید صاحب نے فرمائی۔ راقم اعروف محمد تحسین رضا قادری نے حضرت مفتی صاحب کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا اس کے علاوہ دارالعلوم کے دیگر اساتذہ نے بھی مفتی صاحب کے حوالے سے غم و اندوہ میں ڈوب کر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

رضا اسلامک مشن اناؤور کانپور

اور ان کے والد اور قبیحے کا نام درج ہے اور آخر میں ان کا میزان بھی ہے، اس میں کمی بیشی نہ ہوگی۔

(۱۲) سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی:

فأشهد أن الله لا رب غيره، وأنت مأمون على كل غائب. المستدرک للحاکم، کتاب معرفة الصحابة قصہ اسلام سواد بن قارب۔

ترجمہ:- (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمیع غیوب پر امین ہیں) اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔ گویا آپ نے ہمیں یہ بتا دیا کہ میرے تعلق سے علم غیب کے ہونے کا عقیدہ رکھنا قرآن و سنت کے عین مطابق ہے۔

یہی حدیث ابویعلیٰ فی المعجم، باب الیاء میں۔ اس فقرہ کے ساتھ منقول ہے: فأشهد أن الله لا شيء غيره وأنت مأمون على كل غائب۔

اسی حدیث میں آگے ذکر ہے کہ: ففرح رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه بمقالتي فرحاً شديداً، حتى رُئي الفرح في وجوههم۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام میری یہ بات سن کر اتنا زیادہ خوش ہوئے کہ ان کی فرحت و مسرت ان کے چہروں سے صاف عیاں ہو رہی تھی۔

### آخری بات

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت کی نسبت سے



## اہل قبلہ کا علمی تجزیہ

ترجمہ: مولانا رفیق احمد دہلوی، اہل سنت و جماعت، اسلامیہ کتب خانہ

تعتدرو قد کفرتم بعد ایمانکم (سورۃ توبہ ۶۶) بہانے نہ بناؤ تم کا کفر ہو چکے مسلمان ہو کر (کنز الایمان) اس آیت کریمہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں و بیاں ہے کہ عبادت و ریاضت کی یہ بندگی ایمان کا نام نہیں یہ بات لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے جو مہذبہ نہ نہ رہے پابند تھے۔ پھر قرآن کہتا ہے تم کا کفر ہو چکے کیوں؟ اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے ومن الناس من يقول آمنا بالله وبالیوم الآخر وماہم بمؤمنین (سورۃ بقرہ ۸) اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے ہیں ہم اللہ اور پیچھے دن پر ایمان مانے وہ ایمان والے نہیں (کنز الایمان) اس آیت سے یہ بات اظہر من الشمس والاسم اللہ تعالیٰ اللہ اللہ اور ایمان برآ آخرت کی رٹ لگانے والے مسلمان نہیں کیوں؟ تیسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لبس البران تولوا وجوهکم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من آمن بالله والیوم الآخر والملائکۃ والکتاب والنبیین (سورۃ بقرہ ۷۷) اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو یہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر (کنز الایمان) اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر شافعی نقل کرتے ہیں۔ عن مجاہد عن ابی ذر انہ قال رسول اللہ ﷺ ما الایمان؟ فتلا علیہ (لبس البر ان تولوا وجوهکم... الخ) حضرت مجاہد روایت کرتے

اس پر آشوب اور میں اہل سنت و جماعت بہت ہی نازک اور روح فرسا دور سے گزر رہی ہے۔ آج خصوصی طور پر صلح تکلیف کی وہائے عہد کے اذہان و افکار پر شکنجہ کس رہی ہے۔ حضور سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کی خدمات و نشانہ تنقید بنایا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں سرکار کی وہ حدیث بتاؤ یہاں مناسب سمجھتے ہوں کہ جس میں ﷺ فرماتے ہیں۔ لعن آحمرہ الامۃ اولہا (سنن ترمذی) قیامت کی علامتوں میں سے ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ آخری امت پچھلی امت پر لعنہ کئے گی۔ آج تکین ہو رہا ہے لوگوں کے ذہنوں کو مغربی تہذیب اور مغربی تعلیم نے اسد م کے نور سے عاری کر دیا ہے۔ آج ہر فرد چاہے وہ کسی بھی مکتب فکر کا رکن ہو اسے سہمان اور مؤمن سمجھا جاتا ہے۔ کھستہ خیل کرے تب بھی وہ مسلمان ہے۔ اور دلیل کے طور پر یہ عبارت پیش کی جاتی ہے۔ لا نکفر احدا من اهل القبلة (کتب عقائد)

لوگوں نے اہل قبلہ ہر کس و نا کس کو سمجھ رکھا ہے۔ جو بظاہر قہر رخ ہو کر نماز پڑھے۔ لیکن یہ ان لوگوں کی کج فہمی اور دینی تعلیمات و اصطلاحات سے نادانی اور جہالت کی روشن دلیل ہے۔ آئیے اسی معرکہ الآراء اصطلاح کلامی کا تجزیہ کرتے ہیں۔ میں سب سے پہلے قرآن، حدیث، کتب عقائد اور کتب فقہ اسلامی سے وضاحت کرونگا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لا

جس نے دینی شعار کا اظہار کیا اس پر مسلمانوں کے احکام جاری ہو گئے یہاں تک کہ اس کے خلاف عمل ظاہر نہ ہوا تھا۔

اب آئیے اس اہل قبلہ والی عمارت کو کتب عقیدہ سے ملاحظہ کرتے ہیں۔ علامہ لال کلائی فرماتے ہیں ولا نکفر اهل القبلة بذنوبهم و نكل اسرارهم الى الله عز وجل (اعتقاد اهل السنة) حافظ ابن عساكر فرماتے ہیں ونرى ان لا نکفر احدا من اهل القبلة بذنوبهم (تبيين كذب المفتري) ميرسيد شريف ابجر جانی فرماتے ہیں لا نکفر احدا من اهل القبلة (المواقف) علامہ ابن قدامہ المقدسی رقم طراز ہیں کہ ولا نکفر احدا من اهل القبلة بذنوبهم ولا نخبره عن الاسلام بعمل (لمعة الاعتقاد) علامہ ابو جعفر طحاوی رقم طراز ہیں لا نکفر احدا من اهل القبلة بذنوبهم ما لم يستحلها (عقيدة الطحاوی) اسکے علاوہ اہل قبلہ والی یہ عبارت دیگر کتب میں بغیر بعض الفاظ وارد ہے اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ جمہور اہل سنت کا عقیدہ اور موقف یہ ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر کرنا درست نہیں لیکن یہاں ایک سوال ابھرتا ہے کہ آخر اہل قبلہ کون ہیں؟ جن کی تکفیر درست نہیں اور اس بات کی وضاحت کرنا مناسب سمجھتا ہوں تکفیر اہل قبلہ میں اشعری اور ماتریدی کے مابین ذرہ برابر بھی اختلاف نہیں بعض نادان یہ سمجھتے ہیں کہ ماتریدی میں اہل قبلہ کی تکفیر درست اور اشعری میں درست نہیں ہے۔ حاشا للہ! یہ اتنا بڑا عظیم بہتان ہے کہ حقیقت سے کوئی اسکا دور کا بھی تعلق نہیں تو آئیے دیکھتے ہیں اہل قبلہ کون ہیں؟ علامہ تفتازانی اہل قبلہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں اهل القبلة معناه الذين اتفقوا على ما هو من

بیکس حضرت ابو ذر نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے عرض کیا ایمان کیا ہے؟ تو آقائے دو جہاں نے اس آیت کی تلاوت فرمائی (تفسیر ابن کثیر) مذکورہ تینوں آیتوں کے ذریعہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ محض قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والے یا زبانی اللہ اور رسول اللہ کی رٹ لگانے والے مسلمان نہیں۔ اور اہل قبلہ بھی نہیں بلکہ اصل اہل قبلہ وہ ہے جو ضروریات دین کا دل سے اقرار کرتے ہوئے اس پر عمل کرے اور جن جن لوگوں سے قرآن میں ایمان کی نفی کی ہے وہ ایسے لوگ تھے جو ضروریات دین کا انکار کرتے تھے آخر یہ ضروریات دین کیا ہیں اسکا اجمالی خاکہ قرآن کی لیس البر... الخ والی آیت نے پیش کیا۔ تفصیل کیلئے کتب تفاسیر کا مطالعہ کریں۔

اب ہم حدیث کی طرف آتے ہیں۔ اہل قبلہ والی یہ اصطلاح سرکارِ دو عالم ﷺ کی اس حدیث سے لی گئی ہے من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذاک المسلم الذی له ذمة الله وذمة رسوله فلا تحفوا الله فی ذمته (بخاری باب فضل استقبال القبلة) جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے۔ جس کیلئے اللہ اور اسکے حبیب ﷺ کی ضمانت ہے پس اللہ کی ضمانت ضائع نہ کرو۔ یہی وہ حدیث ہے جس سے محدثین و متکلمین نے اہل قبلہ کی اصطلاح قائم کی۔ حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ فیہ ان امور الناس محمولة علی الظاهر فمن اظهر شعار الدين اجریت علیہ احکام اہلہ ما لم یظهر منه خلاف ذلك (فتح الباری) یہ حدیث اس بات پر دال ہے کہ لوگوں کے معاملے ظاہر پر محمول کئے جائیں گے

لیں وہ مؤمن نہیں۔ میر سید شریف البحر جانی اسی بات کو دیگر الفاظ میں یوں کہتے ہیں بل التحقیق ان المراد باہل القبلة فی هذه القاعلة هم الذين لا ينكرون ضروریات الدین لا من یوجه وجهه الى القبلة فی الصلاة قال الله تعالی (لیس البر ان تولوا الى آخر الآية) فمن انکر ضروریات الدین لم یبق من اهل القبلة (المواقف علامہ محمود شکاری آری فرماتے ہیں وعن سائر الامة اهل السنة عدم تکفیر اهل لقبة مالم یثبت عنہم انکار ما علم ضرورة انه من الدین والا فبحکم علیہم بالکفر علی ما صرح به الامام الرافعی وهو الاصح (صب العذاب علی من سب الاصحاح) اہل قبلہ کی تکفیر اس وقت درست نہیں جب تک ضروریات دین کا انکار ثابت نہ ہو اگر انکار ثابت ہو گیا تو ان پر اہل قبلہ کا اطلاق بھی نہیں ہوگا مزید برآں کہ کفر کا حکم لگایا جائیگا جیسے کہ علامہ رافعی نے صراحت کی اور یہی صحیح ہے۔ شوافع میں سے علامہ سبکی اہل قبلہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں اما من خرج بیدعته عن اهل القبلة کمنکری حدوث العالم والبعث والحشر للاجسام فلا نزاع فی کفرهم لانکارهم بعض ما علم مجی الرسول به ضرورة (شرح جمع الجوامع) علامہ شیخ الاسلام زکریا الانصاری شافعی فرماتے ہیں ومنکری حدوث العالم والبعث والحشر فلا تقبل شہادتہم للکفر لانکارهم ما علم مجی الرسول به ضرورة (اسنی المطالب فی شرح روض الطالب) علامہ ماوردی فرماتے ہیں من نکفر بیدعته کمنکری حدوث العالم والبعث ...

ضروریات الاسلام واختلقوا فی اصول سواها الا فلا نزاع فی کفر اهل القبلة المواظب طول العمر علی الطاعات بصدور شی من موجبات الکفر عنه (شرح لمقاصد) یعنی اہل قبلہ کا یہ معنی ہے کہ جو تمام ضروریات دین کو ماننا ہو اور ان کے سوا بعض اصول میں اختلاف رکھتا ہو ورنہ اس میں کچھ خلاف نہیں کہ جس اہل قبلہ سے کوئی موجب کفر صادر ہو وہ کافر ہے اگرچہ تمام عبادتوں میں زندگی بھر مداومت کرے۔ علامہ عبدالحکیم سیال کوئی رقم طراز ہیں ان اهل القبلة هم الدین اتفقوا علی ما هو من ضروریات الدین فمن واطب علی الطاعة مع عدم اعتقاد ضروریات الدین لا یکون من اهل القبلة (حاشیہ حیالی علی شرح العقائد) اہل قبلہ وہ ہیں جو تمام ضروریات دین پر اتفاق رکھتا ہو، جو طہری عبادت کی پابندی کرے لیکن ضروریات دین کو نہ ماننا ہو وہ اہل قبلہ میں سے نہیں، علامہ عبدالعزیز فرہاری لکھتے ہیں ان من انکر بعض ضروریات الدین فلیس من اهل القبلة (بر اس علی شرح العقائد) جو ضروریات دین میں سے کسی کا بھی انکار کرے وہ اہل قبلہ میں سے نہیں۔ مزید وضاحت کرتے ہوئے علامہ ملا علی قاری رقم طراز ہیں لا یخفی ان المراد بقول علمائنا لا تجوز تکفیر اهل القبلة بذنب لیس مجرد التوجه الى القبلة فان الغلاة من الروافض وان صلوا الى القبلة لیسوا بمؤمنین (منح الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر) یہ بات مخفی نہیں ہے کہ ہمارے علماء کرام کا قول اہل قبلہ کی تکفیر درست نہیں ہے مراد محض قبلہ کی طرف رخ کرنا نہیں کیونکہ غالبی روافض لاکھ قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھ



لانکارہم علی ما علم مجی الرسول بہ ضرورۃ فلا تقبل شہادتہم (الاقناع فی فقہ الشافعی) علامہ سیمان الجیری فرماتے ہیں (قوله لا نکفرہ) ای بیدعتہ خرج من نکفرہ بیدعتہ کالمجسمۃ ومنکرى البعث لانکارہم ما علم مجی الرسول بہ ضرورۃ فلا يجوز الاقتدا بہ لکفرہ (حاشیہ الجیرمی علی المنہاج) علامہ نووی فرماتے ہیں وان من جہد ما یعلم من دین الاسلام ضرورۃ حکم بردتہ وکفرہ (شرح المسلم للنووی) حافظ ابن حجر مکی فرماتے ہیں: واعلم ان التردد فی المعلوم من الدین بالضرورۃ کالانکار (الفتاویٰ الحدیثیہ) علامہ حسن العطار خاں فرمائی فرماتے ہیں کہ اُما من خرج بیدعتہ من اهل القبلة کمکر حدوث العالم فلا نزاع فی کفرہم لانکارہم بعض من علم مجی الرسول بہ ضرورۃ (حاشیہ العطار علی جمع الجوامع) حافظ عبدالرحمن باعلوی فرماتے ہیں کہ الائمة المبتدعة ان كانوا من المحکوم بکفرہم لانکارہم ما علم مجی الرسول بہ ضرورۃ کمکرى حدوث العالم فلا خلاف فی عدم صحة صلاحہم والاقتداء بہم (بعیۃ المسترشدین) ان تمام ائمہ شوافع کی عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ ضروریات دین کا انکار کرنے والا اہل قبلہ میں سے نہیں اور منکر ضروریات دین کے کفر میں کسی کا نزاع نہیں مزے کی بات یہ ہے کہ خاتم المحققین حافظ ابن حجر مکی شافعی فرماتے ہیں انکار تو دور ضروریات دین میں تردید بھی اہل قبلہ سے خارج کرنے کے لئے کافی ہے۔

ایمان کے تعریف کرتے ہوئے علامہ ابن عابدین شامی

فرماتے ہیں کہ: الايمان وهو تصديق محمد النبي ﷺ فی جميع ما جاء به من الله تعالى مما علم مجیہ ضرورۃ (رد المحتار)۔ ایمان کا مطلب سرکارِ دو عالم کی تصدیق ان اتمام امور میں جو ضروریات دین میں سے ہے۔ حافظ بدر الدین العینی ایمان کی تعریف کچھ یوں فرماتے ہیں الايمان تصديق الرسول فی كل ما علم مجیہ بہ بالضرورۃ تصديقا جازما مطلقا ای سواء كان لدلیل او لا (عمدة القارئ علی صحیح البخاری) علامہ ابن نجیم المصری الحنفی فرماتے ہیں کہ الايمان تصديق سيدنا محمد ﷺ فی جميع ما جاء به من الدين ضرورۃ (الاشباه والنظائر) یعنی ایمان ضروریات دین کے اقرار کا نام ہے۔ کفر کی تعریف کرتے ہوئے علامہ شمس الدین رثی شافعی فرماتے ہیں: ان الکفر انکار ما علم مجی الرسول بہ ضرورۃ (نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج)۔ میر سید شریف جرجانی فرماتے ہیں: المقصد الثالث فی الکفر وهو خلاف الايمان فهو عندنا عدم تصديق الرسول فی بعض ما علم مجیہ ضرورۃ (المواقف) علامہ محمد الحسني رقم طراز ہیں کہ الکفر هو جحد الضروریات من الدین او تاویلها (ایثار الحق علی الخلق) مزید علامہ ابن نجیم المصری الحنفی لکھتے ہیں کہ الکفر تکذیب محمد ﷺ فی شیء مما جاء من الدين بالضرورۃ (الاشباه والنظائر) امام صرصری ارشاد فرماتے ہیں کہ والاشبه ان الکفر انکار ما علم کونه من الدين ضرورۃ فلا یکفر احد بانکار ما سوى ذلک من مسائل الفروع (شرح

مختصر الروضة) یعنی کفر ضروریات دین کے انکار کا نام ہے۔ اب میں اس دعوے کی مزید وضاحت و صراحت کے لئے ائمہ احناف کی چند مستند کتابوں کا حوالہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ امام محمد فرماتے ہیں من انکر شیئا من شرائع الاسلام فقد ابطال قول لا اله الا الله (السير الکبیر) جس نے ضروریات اسلام کا انکار کیا۔ اس نے اقرار تو حید و باطل کیا۔ علامہ ابن الجیم مصری لکھتے ہیں وفي جمع الحوامع وسرحه ولا تکفر من اهل القبلة ببدعته کمکری صفات الله تعالى وحقه افضل عبادہ وجواز رؤيته يوم القيامة ومن كفرهم اما من خرج ببدعة من اهل القبلة کمکری حدوث العالم والبعث والحشر للأجسام والعلم بالجزئیات فلا نزاع فی کفرهم لانکارهم بعض ما علم معنی الرسول به ضرورة (البحر الوائق) یعنی اپنے کفریات کے سبب جو اہل قبلہ سے خارج ہو گیا اسے کفر میں کسی کا انکار نہیں کیونکہ اس نے ضروریات دین کا انکار کر دیا۔

علامہ ابن ہمام الحنفی معتزلہ کے بابت رقم طراز ہیں واما المعتزلة فمقتضى الوجه حل مناقحتهم لان الحق عدم تکفیر اهل القبلة وان وقع الزام فی المباحث بخلاف من خالف القواطع المعلومة بالضرورة من الدين مثل القائل بقدوم العالم ونفى العلم بالجزئیات علی ما صرح به المحققون (شرح فتح القدیر) معتزلہ کی تکفیر میں علمائے کرام کا شدید اختلاف ہے۔ بخلاف اسکے جو قواطع اسلام کا انکار کرے اسکے کفر میں کسی کا اختلاف نہیں۔ علامہ شیخ زادہ کی مجموع

الانهر فی شرح ملتقى الابحر کے بھی عبارت کچھ یوں ہی ہیں۔ فرماتے ہیں لا تجوز المناكحة بين اهل السنة والاعتزال لأنه كافر عندنا ولكن الحق عدم تكفير اهل القبلة وان وقع الزام فی المباحث بخلاف من خالف القواطع المعلومة بالضرورة كونها من الدين مثل القائل بقدوم العالم ونفى العلم بالجزئیات علی ما صرح به المحققون (مجمع الانهر) اور یہی عبارت ہو ہو علامہ ابن العابدین الثامی نے بھی اپنی معرکہ آراء کتاب حاشیہ رد المحتار میں جی بیان کی ہے۔ ان تمام دلائل سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اہل قبلہ سے مراد محض قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والے نہیں بلکہ تمام ضروریات دین کو صدق دل سے ماننے اور عمل کرنے والے کو کہتے ہیں ہذا ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کفر ہے۔ اہل قبلہ سے خارج ہے۔ اب اسکی تکفیر اہل قبلہ کی تکفیر نہیں۔ اب میں ضروریات دین کیا ہیں؟ بیان کرنا چاہوں گا علامہ امیر ہاشم غنی ضروریات دین کی تحریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وهو ما يعرف الخواص والعوام من غير قبول للتشكيك كالتوحيد والرسالة ووجوب الصلاة والصوم والزكاة والحج (يكفر) منكره (تيسير التحرير لا مريد شاه) یعنی ضروریات دین وہ ہیں جن کو خواص و عوام بغیر کسی شکوک و شبہات کے جانتے ہوں۔ علامہ عبدالعزیز فرباری لکھتے ہیں ای الامور التي علم ثبوتها فی الشرع واشتهر فمن انكر شيئا من ضروریات لم يكن من اهل القبلة ولو كان مجاهدا فی الطاعات (نبوا س)۔ ضروریات دین وہ امور ہیں

جن کا ثبوت شریعت مطہرہ سے ہوا اور وہ مشہور بھی ہوں ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کر دے وہ اہل قبلہ سے خارج ہے چاہے عبادت و ریاضت میں سرگرداں ہی کیوں نہ ہو۔ علامہ ابن عابدین الشامی ضروریات دین کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

و صرح ایضاً بان ما کان من ضروریات الدین وهو ما یعرف الخواص والعوام انه من الدین کو جو ب اعتقاد التوحید والرسالة والصلوات الخمس واخواتها ..

هذا ما ظهر لی واللہ اعلم (رد المحتار) ضروریات دین وہ ہیں جس کو عوام و خواص جانتے ہوں کہ وہ دین کا حصہ ہیں ان کا منکر کافر ہے۔ اور ضروریات دین کی تفصیل کرتے ہوئے حافظ ابن حجر کی اپنے فتاویٰ الحدیثیہ میں فی مطلب اصول امدین کی فص میں سیر حاصل گفتگو کرتے ہیں۔ اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے نقل نہیں کر رہے ہیں۔ تفصیل کیلئے فتاویٰ حدیثیہ کا مطالعہ کریں۔ ہم نے اختصار اپنی کم بضاعتی کے باوجود کتب فقہ و علم الکلام کے ذریعہ یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اہل قبلہ وہ ہیں جو تمام ضروریات دین کا اقرار کریں اور اس پر عمل پیرا بھی ہوں۔ اہل قبلہ کی اصطلاح بخاری کی وہ حدیث من صلی صلاتنا سے لی گئی ہے جیسا کہ دیوبندیوں کے محدث مولوی انور شاہ کشمیری رقم طراز ہیں

قوله من صلی صلاتنا واخذ من نحو هذه الاحادیث لقب اهل القبلة لاهل الاسلام (فیض الساری) اور اہل سنت کا یہ جو قاعدہ ہے جیسے کہ علامہ تفتازانی فرماتے ہیں ومن قواعد اهل السنة والجماعة ان لا یکفر احدا من اهل القبلة (شرح العقائد) مندرجہ ذیل حدیث سے لیا گیا ہے۔ عن انس بن

مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث من اصل الايمان الکف عن قال لا اله الا الله ولا مکفره بدنس ولا نخرجه من الاسلام بعمل (سنن داؤد، الحدیث ۲۵۳۴) سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں اصل ایمان ہیں پہلا کلمہ گو سے اپنا کف لسان کریں، کسی گنہ کی بنا پر اسے کافر نہ کہیں اور کسی عمل سے اسے اسلام سے خارج نہ کریں۔ اور ائمہ نے جو بیان کیا کہ ضروریات دین کے منکر و مخالف اہل قبلہ سے خارج ہیں اس کی دلیل بخاری کی یہ حدیث ہے وان لا تنزع الامر اهلہ الا ان تروا کفرا بواحا عندکم من اللہ فیہ برهان (بخاری رقم الحدیث ۶۵۳۲) سرکارِ دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اور نہ ہم اہل ایمان سے ان کے معاملے میں جھگڑینگے مگر جب تم ان سے ظاہری کفر دیکھو جس پر اللہ کی دلیل بھی قائم ہو تو انکی گرفت کریں گے۔ دوسری حدیث ملاحظہ فرمائیں خوارج کی سلسلے میں حضرت ابوامامہ روایت فرماتے ہیں شر قتلی قتلوا تحت اديم السماء وخير قتيل من قتلوا کلاب اهل النار کلاب اهل النار قد کانوا هؤلاء مسلمین فصاروا کفارا قلت یا أبا امامة هذا الشئ تقوله قال بل سمعته من رسول الله ﷺ (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۱۷۶)

حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں خوارج زمین کے ماتحت قتل کئے جانے والوں میں بہت برے ہیں اور انہیں جس نے قتل کیا وہ اہل خیر میں سے ہے۔ وہ جہنم کے کتے ہیں (خوارج) وہ جہنم کے کتے ہیں بیشک وہ مسلمان تھے پھر وہ کفار ہو گئے، راوی حضرت ابو غالب عرض کرتے ہیں اے ابوامامہ کیا آپ یہ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں



ڈھکیل دیا۔ ایسے ہی لوگوں کی سزایان کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں وکذا نقطع بکفر کل من قال قولاً يتوصل به الى تضليل الامة او تكفير الصحابة (فتح الباری) اور یوں ہی ہم ان تمولوگوں کے کفر کا قطعی فیصلہ کرتے ہیں جو ایسا قول کہے جس کی وجہ سے پوری امت گمراہ قرار پائے اور یا یہ بدعت کہ جس کی تکفیر کریں۔ انت، اللہ العزیز اگر حبیب ﷺ کا سر مبارک مسموم کرے؟ کے عنوان سے فقیر اپنی تحقیق پیش کرے گا۔ اب میں ان نام نہاد دانشوروں کو دعوت فکری دینا چاہتا ہوں جو ان خبیثائے اربعہ (قاسم ناتوتوی، اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انیسٹھوی، رشید احمد گنگوہی) کو اہل قبلہ جانتے اور مانتے ہیں کہ یہ لوگ سنجیدگی اور متانت کے ساتھ ان دلائل پر غور کریں اور اپنے موقف بدلنے کی کوشش کریں۔

اثر کرے نہ کرے سن تو لے مری فریاد

نہیں ہے داد کا طالب یہ بندہ آزاد

## خانقاہ شریف ملت میں جلسہ میلاد النبی

۲۵ فروری ۲۰۱۵ء بروز بدھ اور جمعرات خانقاہ شریف

رضا گمر نیا محلہ سیہوڑی ضلع جہپور ایم پی میں عظیم الشان جشن عید میلاد النبی کا انعقاد ہوا جس کی سرپرستی شہزادہ حضور برہان ملت حضرت علامہ مفتی محمد محمود احمد صاحب قبلہ نے اور صدارت خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند شریف ملت حضرت مولانا مفتی محمد شریف احمد مفتی اعظم سیہوڑہ شریف نے فرمائی۔

از: محمد یوسف رضا رضوی شریفی، جبل پورا ایم پی۔

کہا نہیں بلکہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو یوں کہتے ہوئے سنا۔

مذکورہ بالا تمام دلائل اس بات پر روشن دلیل ہیں کہ محض زبان سے اللہ اور اللہ کے حبیب کی محبت و اطاعت کے جھوٹے دعوے کرنا اور قبلہ رخ کر کے نماز پڑھ لینے سے وہ اہل قبلہ میں سے نہیں اور نہ ہی وہ مسلمان ہیں، انکے بارے میں قرآن کہتا ہے مَنْ الَّذِينَ قَالُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ بَاۡفُوۡهُمۡ وَلٰہُمْ قُلُوۡبُہُمۡ (المائدہ ۴۱) کچھ ایسے بھی ہیں وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور انکے دس مسلمان نہیں (کنز الایمان) اب سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فیاض بریلوی رضی اللہ عنہ اور ان کی موافقت میں سکھانے والے عرب و عجم نے جن خبیث، متعلق کفر کا فتویٰ صادر فرمایا تھا وہ نہ ہی مسلمان تھے اور نہ ہی اہل قبلہ میں سے، وہ اپنے کفریات کی وجہ سے ایمان و اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے کافی تحقیق و تدقیق کے بعد انہیں ان کی خاص شیطانی شکل میں دنیا والوں کے سامنے پیش کیا۔ یہ وہ بد بخت لوگ ہیں کہ جنہوں نے نہ صرف رسالت مآب ﷺ کے ناموس اقدس پر کچھ اچھلنے کی کوشش کی بلکہ زندگی کے ہر لمحہ سرکار کی تنقیص و استخفاف میں صرف کر دیئے، یہاں تک کہ ذات الوہیت کو بھی نہ بخشا، اسے بھی داغدار کرنے کی منوس کوشش کی لیکن انکی کوششوں پر علمائے اہل سنت نے پانی پھیر دیا اور ان کی ایسی سرکوبی کی کہ آج بھی انکی نس کے سچے کو یہ ہمت نہیں کہ ان کے رد و ابطال کا جواب دے سکے۔ حاشا للہ! امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ان بد بختوں نے عجز ہو کر مکفر المسلمین کا جھوٹا لیبل لگایا اور اپنی خرافات بھری کتابوں کے ذریعے پوری امت مسلمہ کو شرک و بدعت کی کھائی میں

## جامع الشواہد پر علی میاں ندوی کا اعتراض اور اس کا مسکت جواب

سیدنا علامہ وحی احمد محدث سورتی علیہ الرحمہ کی کتاب جامع الشواہد پر صاحب نزہۃ الخواطر علی میاں ندوی کی تنقید اور اساطین دیابندہ کی تحریروں سے اس کا جواب دیتی ایک تحقیقی تحریر

از: میثم عباس قادری رضوی، پاکستان

پرسیدی امام اہل سنت مجدد دین و ملت محسن اہل سنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سمیت دیگر صاحب کی تصدیقات موجود ہیں (راقم کے پاس اس کا ”کتب خانہ اہل سنت، پبلی بھیت“ کا شائع کردہ نسخہ موجود ہے) ”جامع الشواہد“ کی صفحہ ۱۱۱ پر امام اہل سنت کے علاوہ (بقول غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری ان کے ہم مخرج) دیوبندی علماء نے بھی تصدیقات کیں۔

”جامع الشواہد“ پر دیوبندی مؤلف کا اعتراض:

مولوی عبدالحی حسنی دیوبندی صاحب نے ”نزہۃ الخواطر“ کے نام سے کتاب لکھنا شروع کی، جس کی وہ تکمیل نہ کر سکے، بعد میں اس کتاب کو مولوی ابوالحسن علی ندوی دیوبندی صاحب نے مکمل کیا، اس کتاب کے دیوبندی مؤلف ”جامع الشواہد“ کی بناء پر حضرت محدث سورتی سے بہت فحاشیاں اور یوں لکھتے ہیں:

”یہ ان فقہاء میں سے ہیں جو نصوص حدیث پر عمل کرنے والوں

(غیر مقلدین وہابیہ و غیر ہم سے)

حضرت علامہ مولانا وحی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کا اہم رائے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپ اعلیٰ حضرت کے خاص احباب میں سے تھے۔ آپ کی علمی عظمت و شان، امام اہل سنت مجدد دین ملت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کی بارگاہ میں آپ کے مقام اور حالت زندگی کے لیے ”تذکرہ محدث سورتی“ (مؤلف خواجہ رضی حیدر) ملاحظہ فرمائیں جو کہ پاکستان میں ”سورتی اکیڈمی، ڈی۔ ۱۶۵، نانٹم آباد نمبر ۲، کراچی“ سے ۱۹۸۱ء میں اور ہندوستان سے اپریل ۲۰۱۰ء کو ”رضا اکیڈمی، ۵۲، ڈونٹا اسٹریٹ، کھڑک بھٹی“ سے (۳۳۲ صفحات میں) شائع ہو چکی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غیر مقلدین کے عقائد و اعمال کے متعلق ایک سہولت کا نہایت شاندار اور مدلل جواب ”جامع الشواہد“ کے نام سے تحریر فرمایا، جو ہندوستان بھر میں نہایت مقبول ہوا۔ اس کے علاوہ حضرت محدث سورتی نے ”انفع الشواہد لمن ینخرج الوہابیین عن المساجد“ کے نام سے ایک مختصر فتویٰ بھی تحریر فرمایا جس

دیوبندی ان کے ”ہم عقیدہ“ (غیر مقلد حضرات کی تردید پر مشتمل حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی کی کتب ”جامع الشواہد“ سے ناراضگی کا اظہار کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا محدث سورتی ”نصوص حدیث پر عمل کرنے والے (غیر مقلد) بابی“ حضرات سے تعصب رکھتے اور ان کو برا بھلا کہتے تھے۔ اسی لیے انہوں نے ان (غیر مقلد و بابی حضرات) کی کتب سے مختلف اقوال جمع کر کے ان کو غیر مقلدین کا مذہب بنا دیا اور ان کو معافیٰ کفریہ پر محمول کیا۔“

دیوبندی مؤلف نے حسبِ عادت تعصب کی بنا پر امتیاز تو کر دیا، لیکن یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ ”جامع الشواہد“ کی تصدیق و تائید کا بردیوبند بھی کر چکے ہیں اور یہ تصدیقات ”جامع الشواہد“ کے ساتھ شائع بھی ہو چکی ہیں اس کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ کیجیے:

”جامع الشواہد“ میں غیر مقلدین کی کتب سے پیش کیے گئے حوالہ جات درست ہیں: مولوی رشید گنگوہی دیوبندی

۱۔ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی صاحب کی دیوبندی فرقہ کے نزدیک مستند سوانح ”تذکرۃ الرشید“ میں مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی صاحب نے ”جامع الشواہد“ کے متعلق کیے گئے ایک اعتراض کا گنگوہی صاحب کی طرف سے دیا گیا جواب

سے متعصب ہوتے اور ان لوگوں کو سخت برا بھلا کہتے۔ ان ہی لوگوں کی کتابوں سے مختلف اقوال جمع کر کے ان تمام اقوال کو ان کا مذہب بنا دیا اور ان اقوال کو ایسے معانی پر محمول کیا کہ ان کے کہنے والوں کو کافر کہا جاسکے، اس لیے ہر اس شخص کو کافر کہا جو اس پر عمل کرتا اور جیسی حدیث پر اعتماد رکھتا ہے۔ بالآخر ان لوگوں کو اپنی مسجدوں سے نکالنے کا فتویٰ دے دیا اور اس کی پوری کوشش کرنے لگے کہ جس طرح ممکن ہو سکے فقہاء کی بھی مہرے ان باتوں پر لگائی جاسکیں اور ان فقہاء کی مہروں کا نام عربی میں رکھا ”جامع الشواہد لا حراج غیر المقلدین من المساجد“ (یعنی مسجدوں سے ان تمام غیر مقلدوں کے نکالنے کی دلیلوں کے لیے جامع قول) اس مسئلہ میں لوگوں کی دلیلیں اور مہرے بے حد و حساب تھیں۔“

(نزمۃ الخواطر جلد ہشتم ترجمہ بنام چودھویں صدی کے علمائے برصغیر صفحہ

844 دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

دیوبندی اعتراض کا مدلل جواب:

جواب کا حصہ اول، جس میں دیوبندی علماء سے ”جامع الشواہد“ کی توثیق ثابت کی گئی ہے:

قارئین! ”نزمۃ الخواطر“ کے دیوبندی مؤلف کا اقتباس آپ نے ملاحظہ کیا جس میں انہوں نے (بقول مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد ان کے ”ہم مخرج“ اور بقول مولوی رشید احمد گنگوہی



تقصید شخصی کو شرک بتاتے ہیں تو یہ شخص مداح اُن کا کس طرح حنفی ہو سکتا ہے اور یہ دعویٰ اُس کا قابل قبول نہیں بظاہر حال۔ اور ”جامع الشواہد“ سے لاریب دوسرے غیر مقلدین بھی تبریٰ کہتے ہیں مگر جس جس مسئلے سے صاحب ”جامع الشواہد“ نے نقل کیا ہے اُس میں ہرگز تحریف نہیں چند موقع سے بندہ نے بھی مطالعہ کر دیکھی ہے اور یہ عقائد بعض معتبروں کی زبانی دریافت ہوئے اور وہ خود اقرار کرتے ہیں پس یہ قول اس کا قابل طمانیت نہیں۔“

(تذکرۃ الرشید جلد ۱ صفحہ ۷۸، ۷۹، مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰ نارنگی، لاہور)  
قرین آپ نے ”جامع الشواہد“ کے متعلق گنگوہی صاحب کے الفاظ ملاحظہ کیے جن میں وہ ”جامع الشواہد“ میں درج حوالہ بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ”یہ عقائد غیر مقلدین کے بعض معتبروں کی زبانی دریافت ہوئے اور وہ اس کا اقرار کرتے ہیں پس یہ قول اس کا قابل طمانیت نہیں“ لہذا ”جامع الشواہد“ کے متعلق دیوبندی فرقہ کے مزعومہ ”امام“ اور ”فقہہ انفس“ کے اس اعتراف کے باوجود صاحب ”نزہۃ الخواطر“ کا ”جامع الشواہد“ میں درج غیر مقلدین کے عقائد و اعمال کے متعلق یہ کہن کہ ”ان اقوال کو ایسے معانی پر محمول کیا کہ ان کے کہنے والوں کو کافر کہا جاسکے اس سے ہر اس شخص کو کافر کہا جو اس پر عمل کرتا اور جیسی حدیث پر اعتماد رکھتا ہے بالآخر ان لوگوں کو اپنی مسجدوں سے نکالنے کا فتویٰ دے دیا“، ہم اہلسنت کے ساتھ

نقل کیا ہے ذیل میں ”تذکرۃ الرشید“ میں نقل کیا گیا اعتراض ملاحظہ کریں:

”زید اپنے آپ کو حنفی بتاتا ہے مگر مولوی نذیر حسین دہلوی کا مداح ہے اور آمدورفت بھی رکھتا ہے یوں کہتا ہے کہ ”جامع الشواہد“ میں جو عقائد غیر مقلدین کے درج ہیں وہ غلط ہیں صاحب ”جامع“ نے غیر مقلدوں پر تہمت کی ہے۔“ (تذکرۃ الرشید جلد ۱ صفحہ ۱۷۸، مطبوعہ اسلامیات ۱۹۰ نارنگی، لاہور) قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ یہ قریباً وہی اعتراض ہے جو صاحب ”نزہۃ الخواطر“ نے ”جامع الشواہد“ کے متعلق کیا ہے کہ ”جامع الشواہد“ میں غیر مقلدین کے اقوال کو زبردستی کفر یہ معنی پہنا کر ان کو کافر کہا گیا ہے یہاں بھی یہی اعتراض ہے جس کا جواب دیتے ہوئے مولوی رشید گنگوہی دیوبندی صاحب کہتے ہیں ”غیب کی بات تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر اصل حال یہ ہے کہ اس زمانہ میں غیر مقلد تہقیر کے اکثر اپنے آپ کو حنفی بہہ دیتے ہیں اور واقع میں حنفیہ کو مشرک بتلاتے ہیں۔ خود مولوی نذیر حسین نے مکہ معظمہ میں غیر مقلد ہونے سے تبریٰ اور حلف کیا اور حنفی اپنے آپ کو بتلایا اور ہندوستان میں وہ ہر روز سخت غیر مقلد تھے اور اب بھی وہ ویسے ہی ہیں سو جب امام کا یہ حال تو اُن کے مقتدی کیسے کچھ ہوں گے اور مولوی نذیر حسین کا حنفیوں کو بدتر از ہنود کہنا معتبر لوگوں سے سنا گیا ہے اور خود مخلص شاگرد اُن کے

فتویٰ ”جامع الشواہد“ پر چودہ دیوبندی سماء کی تصدیقات ہیں:

۱۔ مصنف ”نزہۃ الخواطر“ نے ”جامع الشواہد“ پر اعتراض تو رد یا لین خیانت کا ارتکاب کرتے ہوئے یہ حقیقت بیان کر کہ اس پر چودہ ۱۴ دیوبندی سماء کی تصدیقات بھی موجود ہیں۔

۲۔ مولیٰ حبیب الرحمن لدھیانوی دیوبندی صاحب ”جامع الشواہد“ کی تصدیق کرتے ہوئے اپنی تصدیق میں:

- (۱) لہسن کھانے والے کو مسجد آنے سے ممانعت
- (۲) حضرت عمر کا ایک مجذوبہ کو طواف کعبہ سے روکنا
- (۳) حضرت علی کا ایک واعظ کو مسجد سے اس لئے نکالنا کہ اس نے منسوخ کا حم نہ تھا (یہ تین نکات) بیان کرنے کے بعد مزید لکھتے ہیں:

”پس جبکہ روکنا مسجد کے آنے سے بسبب موجود ہونے ایک امر کے امور مذکورہ سے درست ہوا تو غیر مقلدوں کو جو جامع امور مذکورہ کے ہیں نکالنا بطریق اولیٰ درست ہوا اور بسبب حقوق مرض باطنی کے جو جذام سے بڑھ کر ہے اور مساجد میں اس کے آنے سے فتنہ و فساد برپا ہوتا ہے اور خدائے تعالیٰ مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا، کما قال اللہ تعالیٰ: وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُنٰفِسِیْنَ“ باقی تحقیق اس رسالے کی رسالہ ”انتظام

تعصب اور غیر مقصدین سے محبت کی عکاسی کرتا ہے دیوبندی حضرات سے ایک زبردست مطالبہ۔

”جامع الشواہد“ کے متعلق ان سطور سے نبیوں نے اپنے تئیں تو حضرت محدث سورتی کی تردید کی ہے تین اس دیوبندیوں کے گٹھوی صاحب بھی آگئے جو ”جامع الشواہد“ کے تصدیق کنندہ ہیں اور دیوبندی مذہب کے مطابق گٹھوی صاحب کا مخالف ہدایت و نجات سے دور ہے۔ ”تذکرۃ الرشید“ میں گٹھوی صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ ”آپ نے کئی مرتبہ بخشیہ تبیین الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے ”سن لو! حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور یہ قسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔“ (تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۱۷ مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور)

اب دیوبندی حضرات ”نزہۃ الخواطر“ کے مصنف کو درست کہیں تو گٹھوی صاحب غلط قرار پاتے ہیں اور اگر گٹھوی صاحب کو درست کہیں تو مصنف ”نزہۃ الخواطر“ گٹھوی صاحب کے مخالف ہو کر ہدایت و نجات سے دور ہوتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں سے دیوبندی حضرات کو کون سی صورت قابل قبول ہے اس کا فیصلہ ان پر ہے۔ لیکن جو بھی فیصلہ کریں اس کی اطلاع ہمیں ضرور کر دی جائے تاکہ ہم بھی اس فیصلہ پر مطلع ہو سکیں۔

دیوبندی صاحبان کے تائیدی دستخط موجود ہیں۔

(جامع الشواہد مشمولہ کتاب ”غیر مقلدین کے خلاف عرب و عجم کے فتوے“ صفحہ 36، 35 مطبوعہ نعمان اکیڈمی، مکی مسجد بخاری روڈ ڈیوڑھا پچ ٹک، گوجرانوالہ، ایضاً کتاب ”شرعی فیصلے“ صفحہ 476 مرتب مولوی منیر اختر دیوبندی مطبوعہ مجلس تحفظ حدیث و فقہ، جامعہ اسلامیہ باب العلوم، کھروڑ پکا) گنگوہی صاحب کی تصدیق شامل کر کے یہ کل چودہ دیوبندی علماء میں جنہوں نے ”جامع الشواہد“ کی بھرپور تائید و تصدیق کی ہے۔

اب مؤلف ”نزہۃ الخواطر“ اور ان کے حامی ”جامع الشواہد“ کی تائید و توثیق کرنے والے اپنے مذکورہ بالا اکابر دیوبند کے بارے میں بھی یہی کہیں گے جو ”جامع الشواہد“ کے بارے میں کہہ رہے؟ یا حسب معمول ایسوں کے متعلق زبان بند رکھی جائے گی؟ اگر ”جامع الشواہد“ کے دیوبندی مصدقین کے بارے میں زبان بند رکھی جائے گی تو اس سے آپ کی ایک اور نا انصافی دنیا پر مزید واضح ہو جائے گی کہ دیوبندی حضرات کے اپنے اور بیگانوں کے لیے اصول الگ الگ ہیں۔ (بشکریہ تالیف میٹنگ ہاؤس)

## اپیل

جامعہ رضویہ منظر اسلام سرکار اعلیٰ حضرت کی ایک اہم علمی یادگار ہے جس کا فیضان علمی جماعت اہل سنت کے ہر خطہ پر برس رہا ہے۔ عاشقان اعلیٰ حضرت سے مخلصانہ اپیل ہے کہ ہر موقع خیر پر اس کی امداد کریں۔

(ادارہ)

المساجد باخواجه اهل الفتن والمفاسد“ میں جو اس عجز کی تالیفات سے ہے موجود ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ

اَتَمُّ الرِّاقِمِ خَادِمِ الْعُلَمَاءِ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ الرَّحْمَنِ لَدِهِ اِنْوَايُ“

(جامع الشواہد مشمولہ کتاب ”غیر مقلدین کے متعلق عرب و عجم کے فتوے“ صفحہ 36، 35 مطبوعہ نعمان اکیڈمی، مکی مسجد بخاری روڈ ڈیوڑھا پچ ٹک، گوجرانوالہ، ایضاً جامع الشواہد مشمولہ کتاب ”شرعی فیصلے“ صفحہ 476، 475 مطبوعہ مجلس تحفظ حدیث و فقہ، جامعہ اسلامیہ باب العلوم، کھروڑ پکا)

مولوی حبیب الرحمان لدھیانوی دیوبندی صاحب کی اس تصدیق پر مولوی الہی بخش، مولوی حیدر علی، مولوی عبدالرحمن اور معین الاسلام صاحبان کے تائیدی دستخط موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مولوی یعقوب نانوتوی دیوبندی صاحب کی تحریر بھی درج ہے جس میں وہ غیر مقلدین کے متعلق لکھتے ہیں ”مقدمہ جماعت کے جبکہ خلاف جمہور اہل سنت ہیں تو بدعتی ہونا ان کا ظاہر ہے اور مثل تجسیم اور تحلیل چار سے زیادہ ازواج کے اور تجویز قیہ اور برابری سبب صدائیں کافق یا کفر ہے تو اب نماز اور نیکان اور ذبیحے میں ان کے احتیاط لازم ہے جیسے روافض اور خوارج کے ساتھ احتیاط چاہئے حررہ محمد یعقوب النانوتوی عفا عنہ القوی“۔

اس تحریر کے ساتھ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی، مولوی ابوالخیرات سید احمد دیوبندی، مولوی محمود حسن دیوبندی، مولوی محمد محمود دیوبندی، مولوی غلام رسول دیوبندی، مولوی مظاہر الحق دیوبندی، مولوی محمد حسن دیوبندی، مولوی عزیز الرحمن



## تضمین برکلام امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت

کیجیے اعداء کی آفت کیجیے  
فصل رب ہوگا ارادت کیجیے  
یو قیمت پر قیمت کیجیے  
دشمن احمد پہ شدت کیجیے  
مخدوں کی کیا موت کیجیے

غیظ میں شیطان جل جائے حضور  
یہ گروہ اب بھی سنبھل جائے حضور  
دین کا بھی سکہ چل جائے حضور  
مخدوں کا شک نکل جائے حضور  
جانب مہ پھ اشارت کیجیے

خود بنو آقا کی زلفوں کا اسیر  
مہرباں ہو جائے گارب قدیر  
آپؐ بننا ہے دب روشن ضمیر  
اُن کے در پر بیٹھے بن رفیق  
بے نو و فکر ثروت کیجیے

دو جہاں میں نور والا آگیا  
مگر جس کو دیکھ کے گھبرا گیا  
چاند جس کو دیکھ کے شرمایا  
جس کا حسن اند کو بھی بھائی  
ایسے پیارے سے محبت کیجیے

ہر طرف چھا جائے گا کیف و سرور  
دو جہاں ہو جائے گا لب چمن چور  
مختار ہیں! اے حور و قصور  
سالم و سالم دو عالم میں حضور  
آپؐ سے کیا عرض حاجت کیجیے

کیا ہو شکوہ اے مرے طیبہ کے چاند  
ورد کیسا، اے مرے طیبہ کے چاند  
کیا تھا میرا، اے مرے طیبہ کے چاند  
تجھ سے کیا کیا اے مرے طیبہ کے چاند  
ظلمت غم کی شکایت کیجیے

بندہ اب باتیں بتانے کا نہیں  
یوں کہیں بھی آنے جانے کا نہیں  
دھوپ ہے اور شامیانی کا نہیں  
اب تو آقا منہ دکھانے کا نہیں  
کس طرح رفعِ ندامت کیجیے

آپؐ نے سینچا ہے دین گلستاں  
اللہ مالکِ ہفت آسماں  
آپؐ پر نازاں ہے یہ سارا جہاں  
آپؐ ہم سے بڑھ کے ہم پر مہرباں  
ہم کریں جرم آپؐ رحمت کیجیے

## تراۓ سجادگی

بموقعہ رسم سجادگی عرس اعلیٰ حضرت ۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ  
از: خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا الشاہ قاری محمد امانت رسول صاحب،

سربراہ اعلیٰ مدینہ الاسلام ہدایت گریلی بحیثیت  
آج، ہے عرس رضا پھر تجھ کو کیا  
کرتے ہیں مدح و ثناء پھر تجھ کو کیا  
تھے مجدد چودہویں کے باخدا  
حضرت احمد رضا پھر تجھ کو کیا  
اس صدی کے بنی مجدد بالیقین  
مصطفیٰ ابن رضا پھر تجھ کو کیا  
یہ نجیب قادری مارہرہ کے  
آئے ہیں صد مرجا پھر تجھ کو کیا  
بخشنے ہیں بیٹے کو سجادگی  
حضرت سبحان رضا پھر تجھ کو کیا  
جانشین اعلیٰ حضرت قادری  
بن گئے احسن رضا پھر تجھ کو کیا  
مفتی اعظم کے سجادہ نشین  
کون ہیں؟ احسن رضا! پھر تجھ کو کیا  
آج عرس رضوی میں احسن رضا  
قادری دولہا بنا پھر تجھ کو کیا  
پیش کرتا ہے عقیدت کا خراج  
یہ امانت بر ملا پھر تجھ کو کیا

## نعت مقدس

از: پھوس محمد نعت رضوی، تیغیہ نزار احوم، نکل چھپرہ، میگہ سیلوٹ، مظفر پور بہار

جو عظمت، رسول پہ قربان ہو گیا  
جنت کا اس کے واسطے سامان ہو گیا  
توقیر اس کی بڑھ گئی دونوں جہان میں  
جس کا بھی بچہ حافظ قرآن ہو گیا  
معروف جب ہوا میں ثنائے رسول میں  
لحمہ وہ مشکلات کا آسان ہو گیا  
طیبہ کی دید میں طلبگار ہوں بہت  
ہوگی خوشی جو پورا یہ ارمان ہو گیا  
جو دشمن رسول تھا ملتے ہی آپ سے  
کلمہ وہ پڑھ کے دیکھو مسلمان ہو گیا  
رحمت ہے بیٹی یہ میرے آقا نے ہے کہا  
آمد ہوئی جو اس کی میں دھوان ہو گیا  
نعت ہوئیں جو آقا کی مجھ پر نوازشیں  
لو آج پورا نعتیہ دیوان ہو گیا

### شولا پور میں عرس اعلیٰ حضرت

ہر سال کی طرح اس سال بھی شہر شولا پور میں اہل سنت حنفیہ مسجد  
شاستری نگر میں عرس اعلیٰ حضرت بڑی ہی شان و شوکت سے منایا  
گیا۔ قاری باقر صاحب نے تلاوت کی صدارت مولانا عبد السلام  
رضوی نے کی۔ حافظ افسر رضا قریشی نے نعت و منقبت کا نذرانہ  
پیش کیا۔ دیگر علماء اور ائمہ نے بارگاہ امام احمد رضا میں اپنی عقیدتوں  
کا خراج پیش کیا۔ ۲۔ ۳ بجکر ۳۸ منٹ پر قل شریف، سلام و دعا اور  
اس کے بعد لکڑ تقسیم کیا گیا۔ (فقیر محمد ایوب قادری رضوی، شولا پور)

## نو منتخب سجادہ حضرت احسن میاں کا مجوزہ دورہ بہار و نیپال

از: محمد فرقان فیضی ابن مولانا نعمت رضوی، مظفر پور بہار

صدارت و سرپرستی فرمائیں گے۔ واضح رہے کہ یہ نیپال کا واحد وہ ضلع ہے جو ۱۰۰ فیصد سنی رضوی مسلمانوں سے مڈ اور بدمذہبوں سے پاک ہے۔ اس ضلع میں سرکار مفتی اعظم ہند، سرکار مفسر اعظم ہند، سرکار ریجن ملٹ اور حضور صاحب سجادہ حضرت علامہ الحاج اشہ محمد سبحان رضا خاں سہنی میں مدظلہ انورانی کے دورے ہو چکے ہیں۔

حضرت احسن میاں صاحب قبلہ کے اس رشد و ہدایت والے دورے کی خبر سن کر اطراف کے ضلعوں میں خوشیوں کی لہر دوڑ چکی ہے، پیفٹ، اشتہارات، پوسٹر، میز، فلیکسی، اخبارات، ای میل وغیرہ کے ذریعے شب و روز خوب سے خوب تر تشہیر کی جا رہی ہے۔ نیپال کا ریڈیو برابر اس کی خبریں نشر کر رہا ہے۔ ایف ایم ریڈیو کے ذریعے سے بھی اس خبر کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ علما اور دانشوروں کا خیال ہے کہ اس چار روزہ دورے میں لاکھوں لوگ حضرت احسن میاں صاحب قبلہ کے دست حق پرست پر بیعت و تائب ہو کر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ برکاتیہ میں داخل ہوں گے۔ اور سرکار اعلیٰ حضرت کے شہزادے کے ذریعہ خانوادہ رضویہ کے مشائخ کرام کے فیوض و برکات سے مالا مال ہوں گے۔ لوگوں نے ابھی سے اپنے گھروں اور دوکانوں کو سجانا شروع کر دیا ہے۔ ہر طرف شہزادہ اعلیٰ حضرت کی آمد کی تیاریاں زور و شور کے ساتھ عروج پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مذہبی و مسلکی پروگراموں و نقطہ بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین

خطہ بہار اور اس سے متصل نیپال کے علاقہ سرلاہی کے رہنے والے سنی صحیح العقیدہ متبعین مسلک اعلیٰ حضرت کے لیے یقینیہ مسرت و شادمانی کا موقع ہے کہ مورخہ ۱۲ مئی سے ۱۸ مئی تک یہاں کے عاشقان اعلیٰ حضرت کی عشق و محبت کی پیاس کو سیرابی میں تبدیل کرنے کے لیے شہزادہ حضور صاحب سجادہ نبیرہ اعلیٰ حضرت نو منتخب سجادہ نشین درگاہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ الحاج اشہ محمد احسن رضا قادری مدظلہ النورانی عشق و محبت کی پریم نگری مرکز اہل سنت بریلی شریف سے تشریف لارہے ہیں۔ سب سے پہلے آپ ملتوا سرلاہی نیپال کے عظیم الشان دینی ادارے مدرسہ جیلانیہ میں تشریف لاکر یہاں کی قابل دید اور فلک بوس جیلانیہ جامع مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرائیں گے۔ اور رات کو یہیں مفسر اعظم ہند کانفرنس کی سرپرستی فرمائیں گے۔ یہ حضرت کا پہلا دورہ ہے اس لیے یہاں کے سنی صحیح العقیدہ لوگ آپ کے دید کے شدت کے ساتھ منتظر ہیں۔ ۱۶ تاریخ کو مظفر پور، بیتا مڑھی، سیوان وغیرہ علاقوں کا تبلیغی و دعوتی دورہ فرما کر ہزاروں لوگوں کو سلسلہ رضویہ میں داخل فرمائیں گے۔ اس سنہرے موقع پر ان تمام علاقوں کے بڑے بڑے دینی اداروں میں حضرت کے استقبال پر وگرام ترتیب دیئے گئے ہیں۔ مورخہ ۱۶ تاریخ ہی کی شب کو سیوان میں ہونے والے ایک عظیم الشان پروگرام کی سرپرستی بھی فرمائیں گے۔ مورخہ ۱۷ مئی کو اتر واری محلہ سندھ پور سرلاہی میں سرکار مدینہ کانفرنس جو دو روزہ ہے اس کی



## مراسلات

ادادہ

### عرس نظامی اختتام پذیر

رپورٹ: مولانا محمد طاہر نظامی ایڈیٹر ضیاء حبیب میگزین

اگیا شریف (سنت کبیر نگر) میں حضور خطیب البراہین حضرت علامہ شاہ صوفی مفتی محمد نعیم الدین برکاتی محدث بستوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا دوسرا سالانہ عرس مقدس کا انعقاد ۲۰/۲۱ فروری ۲۰۱۵ء کو خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نظامیہ میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ہوا، عرس نظامی میں مشائخ عظام، علمائے کرام اور شعرائے اسلام نے کثیر تعداد میں شرکت کی، اور تمام حضرات حضور خطیب البراہین قدس سرہ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا، ملک و بیرون ملک سے لاکھوں مریدین، متوسلین، معتقدین نے شرکت کی۔ ۲۰ فروری ۲۰۱۵ء بروز جمعہ مبارکہ بعد نماز فجر قرآن خوانی و ایصال ثواب کی محفل منعقد ہوئی، بعد نماز جمعہ حضور خطیب البراہین علیہ الرحمۃ والرضوان کے مکان سے چادر شریف کا جلوس نکلا جس کی قیادت شہزادہ حضور خطیب البراہین، حبیب اعما حضرت علامہ محمد حبیب الرحمن صاحب قبلہ رضوی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوربہ نظامیہ نے کی اور نبیرہ حضور خطیب البراہین حضرت مولانا الحاج ضیاء المصطفیٰ نظامی، حضرت مولانا محمد سعید نظامی، مولانا ثناء المصطفیٰ نظامی اور حکیم رضاء المصطفیٰ نظامی و دیگر علمائے کرام ساتھ رہے۔

بعد نماز عشاء خطیب البراہین کانفرنس کی بحسن و خوبی

انجام دہی کے لیے شہزادہ حبیب اعما مولانا ضیاء المصطفیٰ نظامی نے تین نفری پینل تشکیل دیا۔ علمائے کرام کی اتنی تعداد تھی کہ اسٹیج پر سرشام ہی جگہ پر ہو چکی تھی، بعد نماز عشاء سے لے کر صبح صادق تک پروگرام چلتا رہا، علمائے کرام نے تقریریں کیں اور شعرائے نعت و منقبت کے حسین گلدستے پیش کیے اور عشاقان حضور خطیب البراہین بیٹھ کر سماعت کرتے رہے۔ جلے کو خطاب کرتے ہوئے شہزادہ حضور صدر الشریعہ، محدث کبیر حضرت علامہ ای ج ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ قادری نایب قاضی القضاۃ فی الہند نے کہا کہ خطیب البراہین حضرت صوفی نعیم الدین علیہ الرحمۃ کو میں زمانہ طالب علمی سے جانتا ہوں، وہ مجھ سے سینئر تھے، میں نے دوران طالب علمی میں دیکھا کہ طلبہ انھیں صوفی صاحب کہا کرتے تھے۔ ایسا معہوم ہوتا ہے کہ یہ صوفی پیدا ہی ہوئے تھے، صوفی صاحب ایک نچے پکے مومن تھے، ایسے مومن جن کی نگاہوں سے تقدیریں بدل جاتی ہیں، آپ ہمیشہ رسول پاک ﷺ کی سنت کی اتباع کرتے تھے، آپ نے اپنی پوری زندگی سنت رسول ﷺ کے پیانے میں ڈھال لی تھی۔

شیر کالپی، غیاث ملت، حضرت مولانا سید غیاث الدین صاحب قبلہ نے جلے کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خطیب البراہین مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے ترجمان تھے، آپ سچے قادری تھے اور پوری زندگی سلسلہ قادریہ کے فروغ میں گزار دی۔ پروگرام کا اختتام صلاۃ و سلام اور شہزادہ حضور حافظ ملت حضرت علامہ الحاج عبدالحفیظ صاحب قبلہ سربراہ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی دعاؤں پر ہوا۔

اخیر میں نبیرہ حضور خطیب البراہین حضرت مولانا ضیاء المصطفیٰ نظامی نے تمام معاونین، زائرین، اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ ۲۱ فروری ۲۰۱۵ء بروز سنچر صبح آٹھ بج کر پینس منٹ پر آخری قل اور حضور صاحب سجادہ کی دعاؤں پر عرس اختتام پذیر ہوا۔

## پاکستان میں عرس قادری رضوی

### کے روح پرور نظارے

**لائل پور فیصل آباد۔** ۲۵، ۲۴، ۲۳ صفر المظفر کو آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان پر سنی رضوی جامع مسجد میں مجدد اعظم سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا عرس سراپا قدس حضرت علامہ صاحبزادہ مولانا محمد فضل رسول حیدر رضوی کی سرپرستی میں تزک و احتشام سے فیض بخش عام ہوا جس میں ہزاروں عوام اور ۱۵۰ سے زائد مشاہیر علمائے اہل سنت نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ لنگر شریف کا وسیع انتظام تھا۔

**میلہ ملتان۔** ضیفیم اہل سنت علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت رئیس التحریر علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی کی سرپرستی میں جامع مسجد دربار بابا پیر ننھے شاہ کی جامع مسجد میں فکر رضا کانفرنس منعقد ہوئی اور عید گاہ میلی اور سنی رضوی جامع مسجد میلی میں عرس رضوی کی تقریب سعید ۱۸، ۱۹ صفر المظفر کو منائی گئی۔

**گوجرانوالہ۔** ۲۱، ۲۰ صفر کو حکیم الامت پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت علامہ مفتی ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی کی زیر صدارت امام احمد رضا کانفرنس منعقد ہوئی جس میں سیکڑوں علمائے اہل سنت اور ہزاروں برادران طریقت نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

**کراچی۔** ۲۳، ۲۲، ۲۵ صفر کو جمعیت اشاعت اہل سنت کے زیر اہتمام نور مسجد کاغذی بازار بیٹھا درس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس

سرہ کا عرس سراپا قدس فیض بخش عام ہوا۔ کراچی میں ۱۰ مقامات پر عرس قادری رضوی کی تقریبات منائی گئیں۔

**سرگودھا** مولانا شاہد رضا رضوی کے زیر اہتمام جامع مسجد شاہد حامد علی شاہ میں عرس قادری رضوی منایا گیا۔ جس میں ضیفیم اہل سنت مصمام المناظرین رئیس التحریر مولانا محمد حسن رضوی نے خطاب فرمایا۔

**حیدر آباد۔** سندھ میں علامہ مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی مارہروی کے آستانہ پر دارالعلوم احسن البرکات میں امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک منعقد ہوا۔

**سکھر سندھ۔** جامعہ غوثیہ رضویہ باغ حیات علی شاہ سکھر میں علامہ مفتی محمد حسین قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ پر سرکار اعلیٰ حضرت کا عرس سراپا قدس شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔

(رپورٹ: ولد ار احمد رضا، میلی پاکستان)

### کوٹہ میں جشن دستار فضیلت

راجستھان کے مرکزی ادارے دارالعلوم رضائے مصطفیٰ کا ۲۰ رواں جشن دستار فضیلت اور بانی ادارہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر حسین علیہ الرحمہ محسن اعظم راجستھان کا ۱۴ رواں عرس مفتی ملت زیر صدارت قاضی شریعت شہزادہ مفتی ملت حضرت علامہ الحاج مفتی محمد شمیم اشرف رضوی مؤرخہ ۱۱ صفر ۱۴۳۶ھ مطابق ۵ دسمبر ۲۰۱۴ء بروز جمعہ کو بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا جس میں ملک و ملت کے مشاہیر علمائے کرام اور شعرائے عظام نے شرکت فرمائی۔

(محمد ضیاء الدین اختر، کوٹہ راجستھان)



# ہماری ڈاک

ادارہ

حضرت قبلۃ اقدس، نبیرہ اعلیٰ حضرت، پیر طریقت، شہزادہ

حضور ریحان ملت سیدنا و محمد و منا علامہ شاہ الحاج محمد سبحان رضا خاں

سبحانی میاں صاحب قبلہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خدا کرے مزاج مبارک بخیر و شگفتہ ہوں

ماہنامہ اعلیٰ حضرت کا مشترکہ شمارہ اگست تا اکتوبر باصرہ نواز

ہوا، بحمد اللہ تعالیٰ سارے مشمولات لائق استفادہ ہیں بالخصوص علامہ

نقی علی خاں علم و عمل کا ایک عظیم سنگم، جنگ بدر کیوں اور کیسے

ہوئی، حیات امام اعظم کے چند درخشاں پہلو، محدث سورتی امام اہل

سنت کی نظر میں، امام قاضی خاں حنفی، امام احمد رضا کی نظر میں، ایوان

نعت ایک تجزیہ اور تعمیر بیت اللہ شریف بہت عمدہ، متنوع اور کافی

معلوماتی ہیں، ڈاکٹر محترم وصی احمد واجدی مکرانی صاحب کا تجزیہ

ایوان نعت مختصر ہونے کے باوجود بہت خوب اور کلام اعلیٰ حضرت کو

شرک آمیز کہنے والے کے ”چہرہ“ پر زنا لے دار مانجھ ہے، جنگ بدر

پر اس طرح کا تفصیلی مضمون پہلی بار میری نظر سے گزرا، اسی طرح

حیات امام اعظم کے حوالے سے صاحب مضمون نے بہت سے نئے

گوشتوں کو اجاگر کرنے کی اچھی اور کامیاب کوشش کی ہے۔ علامہ نقی

علی خاں امام الاتقیاء و رئیس المسلمین کی ذات گرامی پر بات ابھی

ادھوری ہے دوسری قسط کا شدت سے انتظار ہے، کراچی پاکستان سے

علامہ حامد علی عظیمی صاحب کی دونوں تحریریں فکر انگیز اور قیمتی ہیں۔ بہر

صورت مجموعی اعتبار سے پورا شمارہ اپنے اندر مکمل جامعیت لیے ہوئے ہے جس کے لیے سارے اہل قلم قابل مبارک باد ہیں اور پوری مجلس ادارت تشکر و امتنان کی مستحق، مولیٰ تبارک و تعالیٰ آپ کے زیر سایہ رسالہ اعلیٰ حضرت کو بام عروج پر پہنچائے۔ آمین والسلام۔

کشف بردار

عبدالحجید محمد رضوی

استاذ دارالعلوم فدائیہ خانقاہ عالیہ سرگندہ، جم گنج درجہ نگہ، بہار، الہند

☆

السلام علیکم

محترم مدیر ماہنامہ اعلیٰ حضرت

ہر ماہ کی طرح ماہ جنوری ۲۰۱۵ء کا تبرک رسالہ بذریعہ

ڈاک موصول ہوا۔ بہت بہت شکریہ۔ دیگر مضامین کے ساتھ مضمون

حق بیانیان بہت اچھا لگا۔ پڑھ کر کافی معلومات حاصل ہوئی۔ عرس

شریف کے موقع پر حضرت صاحب سجادہ نے حضرت علامہ احسن

رضا خاں صاحب قبلہ کو اپنا جانشین منتخب کیا۔ ہماری جانب سے بہت

بہت مبارکباد پیش خدمت ہے۔ امید ہے کہ آپ کی سرپرستی میں مرکز

کا کام احسن طریقہ سے انجام دیں گے۔ دعا میں یاد رکھیں۔ تمام

احباب ماہنامہ اعلیٰ حضرت کی خدمت میں سلام و مبارکباد پیش ہے۔

(محمد ریاض نقشبندی رضوی ادوئی)

## اپیل

قلم کار اور مضمون نگار حضرات سے گزارش ہے کہ مضامین

صاف، خوشخط یا ایچ میں کمپوز شدہ ہی ارسال فرمائیں۔ نیز فوٹو

کافی اور غیر واضح تحریر بھیجنے سے احتراز کریں۔ (ادارہ)



## آئینہ منظر اسلام

وہ منظر اسلام جسے سرکارِ اعلیٰ حضرت نے ایک آلِ رسول کی فرمائش پر ۱۳۲۲/۱۹۰۳ء میں شہرستانِ عشق و محبت بریلی شریف کی سرزمین پر قائم فرمایا۔

وہ منظر اسلام جس کی بے مثال تعمیر و ترقی اور عظمت و رفعت حضورِ حجۃ الاسلام کی ارفع و اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کا ایک خوبصورت استعارہ ہے۔

وہ منظر اسلام جس کے گلشنِ علم و حکمت کی لازوال تروتازگی و شادابی میں سرکارِ مفتی اعظم ہند کا علمی و روحانی تصرف ہمہ وقت کارفرما ہے۔

وہ منظر اسلام جس کی رعنائیاں اور تہائیاں سرکارِ مفسرِ اعظم ہند کے بے مثال ایثار و قربانی اور خلوصِ کاملہ بولتا ثبوت ہیں۔

وہ منظر اسلام جس کی عالمی شہرت اور مرکزی حیثیت حضرت رحمانِ ملت کی قائدانہ صلاحیتوں کا ایک روشن و منور نمونہ ہے۔

وہ منظر اسلام کہ شاہِ راہِ ترقی پر جس کی تیزگامی میرے والد محترم حضور صاحبِ سجادہ کی پر عزم، مستحکم اور مخلصانہ قیادت و نظامت کی درخشاں و دیدہ زیب تصویر ہے۔

وہ منظر اسلام جو ماضیِ قریب کے اکثر اکابر اہل سنت کا قبلہِ علوم و حکمت ہے۔

وہ منظر اسلام جس نے قوم و ملت کو "تحریک تحفظ ناموس رسالت" اور "تحریک تحفظ عظمت اولیا" کے بے شمار جانیاز سپاہی عطا فرمائے۔

وہ منظر اسلام جو دینی و عصری علوم و فنون کے ساتھ اسلامی افکار و نظریات کی ترسیل و تبلیغ، عقائد اہل سنت کی ترویج و اشاعت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کے عروج و ارتقا کے لئے شب و روز سرگرم عمل ہے۔

وہ منظر اسلام جس کے فارغین کی ایک عظیم جماعت عالمِ سنیت کے خطہ خطہ میں مذہب و مسلک کی بے لوث خدمت کرنے میں مصروف کار ہے۔

وہ منظر اسلام جو اپنے تابناک ماضی کی ضیاءِ کارنوں کی روشنی میں اپنے روشن و منور مستقبل کے خطوط متعین کر کے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

ہاں! یہی منظر اسلام آج آپ کے جذبہ ایثار و تعاون کو آواز دے رہا ہے۔ آئیے! اور اس کے عروج و ارتقا کے لئے دل کھول کر حصہ لیجئے تاکہ اعلیٰ حضرت کے اس عظیم ادارے کا علمی و روحانی قافلہ یوں ہی اپنے سفر کی منزلیں طے کرتا رہے۔

فقیر قادری محمد احسن رضا

سجادہ نشین درگاہِ اعلیٰ حضرت بریلی شریف



Monthiy "Aala Hazrat" Urdu Magazine  
84, Saudagran Street, Bareilly 243003-(U.P.)  
Ph.: 2555624, 2575683-(Office)  
Fax : 2574627 (0091-581)

R.N.P. NO. 6802/60 N.I.C.  
POSTEL REGD. NO. U.P./BR-175/14-17  
PUBLISHING DATE : 14th  
POSTING DATE : 18th ] EVERY ADVANCE MONTH

PAGES : 64 PAGE WITH COVER WEIGHT 80 GRM

Rs. 20/-

Editor : Mohammad Subhan Raza Khan (Subhani Mian)

May - 2015



## دعوت خیر

طالبان علوم نبویہ کے قیام و طعام، منظر اسلام کے تمام شعبوں کے عروج و ارتقا، دارالافتا کے عمدہ و احسن انتظام، لائبریریوں کی آرائش و زیبائش، ماہنامہ اعلیٰ حضرت کی مسلسل اشاعت، رضا مسجد کی زیب و زینت، خانقاہ رضویہ کی تب و تاب اور عرس رضوی کے وسیع انتظامات میں دل کھول کر حصہ لیں۔

Printed Published & Owned by Mohammad Subhan Raza Khan "Subhani Mian" Printed at Raza Barqi Press, Moh. Saudagran Bareilly & Published at Office of Monthly Aala Hazrat 84, Saudagran Street Bareilly (U.P.)